الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

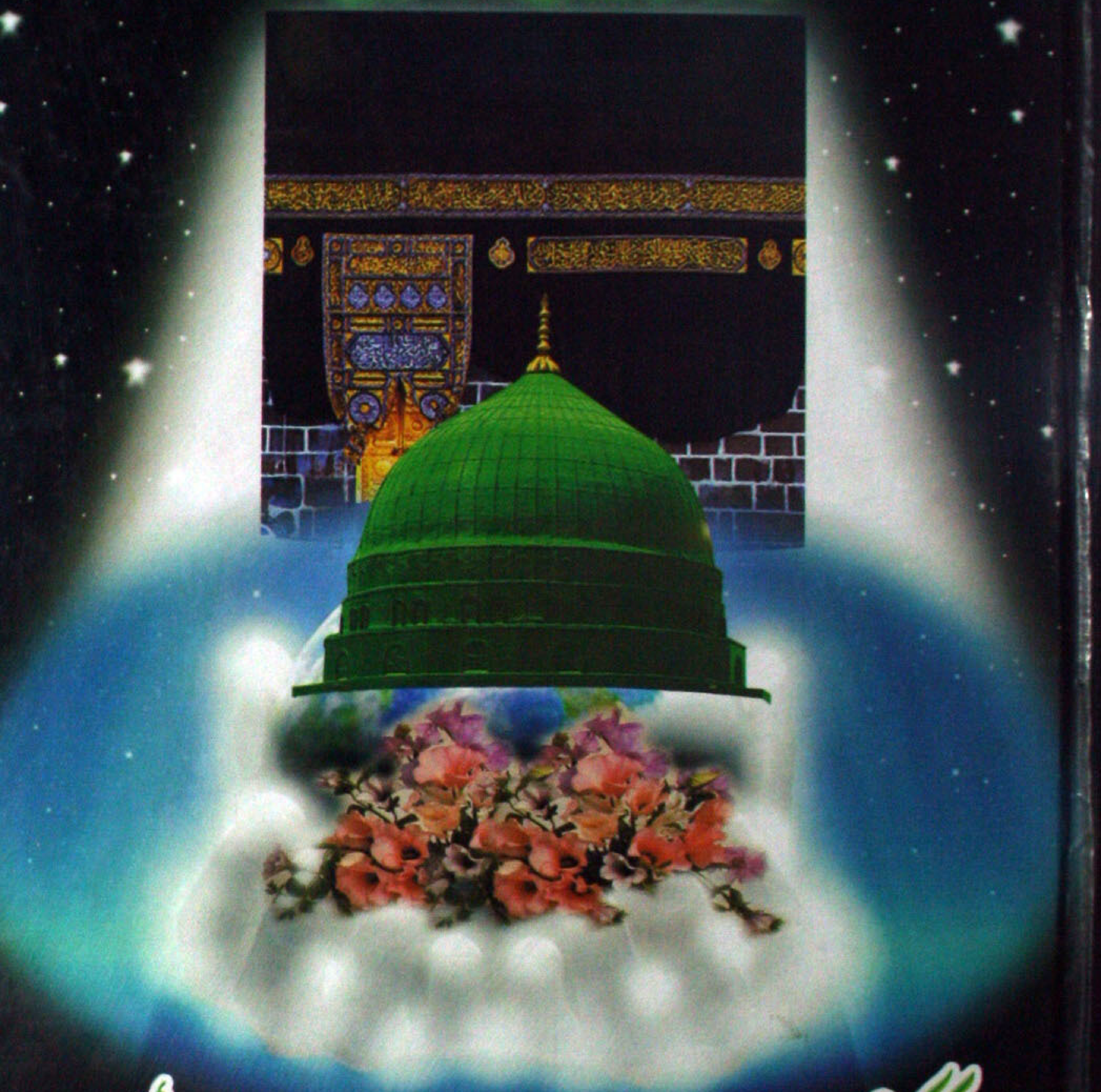

گلدستۂ نعت ﷺ

انتخاب و ترتیب

چوہدری حاجی محمد اسحاق خان

بزمِ رضویہ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

گلدستۂ نعت

انتخاب و ترتیب

چوہدری حاجی محمد اسحاق خان

بزمِ رضویہ، لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نمبر ۵۵

نام کتاب ---------- مجموعہ نعت

انتخاب وترتیب ---------- حاجی محمد اسحاق صاحب

صفحات ---------- ۲۲۴

تعداد ---------- ۱۰۰۰ (یک ہزار)

کمپوزنگ ---------- محمد نعیم رضا قادری

ٹائیٹل ---------- محمد عرفان عرفانی چشتی

سن اشاعت ---------- بروز ہفتہ ۲۶ رمضان المبارک ۲۲ نومبر ۲۰۰۳

ناشر ---------- بزمِ رضویہ لاہور

برائے ایصال ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملنے کا پتہ

محمد سلیم جلالی قادری — ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۴/۱۳۷ داتا نگر بادامی باغ، لاہور

حاجی محمد اسحاق — ۲۸۳۔سی، گلشن راوی، لاہور

مجاہد محمد رفیق نقشبندی — الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہدہ آباد) ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ، گجرات

علم دین پبلشرز — علم دین سنٹر، ۷۔لوئر مال ماتھر سٹریٹ، لاہور

marfat.com

میں یہ کتاب محترم جناب..

کی خدمت میں تحفۂ پیش کر رہا ہوں، اس امید کے ساتھ آپ بھی اس کتاب کو پڑھیں گے اور اپنے اہل خانہ کو بھی پڑھنے کی تلقین کریں گے، خود بھی محافل نعت میں شرکت کریں گے اور اپنے اہل خانہ کو بھی شرکت کی دعوت دیں گے اور محافل نعت کے تقدس کا احترام کریں گے۔

طالب دعا

معاونین واراکین

بزم رضویہ

نوٹ: جو حضرات اپنے مرحوم عزیز واقارب کے لیئے کتاب ایصالِ ثواب کر کے فری تقسیم کرنا چاہتے ہوں تو بزمِ رضویہ کے ناظمِ اعلیٰ سے رابطہ کرے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

شعر اس کلام موزوں کو کہتے ہیں جس میں قافیہ وردیف کو قصداً ملحوظ خاطر رکھا جائے.......... اگر کسی کلام میں اتفاقاً وزن پیدا ہو جائے تو اسے عمدہ کلام تو کہا جا سکتا ہے لیکن شعر نہیں کہا جا سکتا ہے۔ سید الکونین ﷺ کی شان اقدس میں تخلیقات شعری کا نذرانہ عقیدت پیش کرنے والوں کی صف میں حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن زہیر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش پیش ہیں۔ اسی عظیم روایت کے تسلسل کے طور پر کہیں جلال الدین رومی (رحمۃ اللہ علیہ) کی صدا ہے .... تو کہیں شرف الدین بوصیری (رحمۃ اللہ علیہ) وعبدالرحمٰن جامی (رحمۃ اللہ علیہ) کے عشق رسول ﷺ سے معمور نغمے .... کہیں شیخ سعدی کے نالے ہیں .... تو کہیں امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) کی آقا نامدار ﷺ کی محبت سے سرشار نعتیں، یہ تمام مداحان رسول ﷺ اپنے اپنے نغمات لیے نگارستان عشق مصطفےٰ ﷺ میں رنگا رنگ پھول اور مہکتی کلیاں بکھیر رہیں ہیں۔

ہمارے بزرگ دوست جناب محترم چوہدری حاجی محمد اسحاق خان صاحب نے بڑی محنت اور محبت سے ان عظیم ہستیوں کے حضور نذرانہ عقیدت کو گلدستہ نعت کی صورت میں اکٹھا کر کے سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی اس سعی کو قبول فرمائے۔

ان تمام ہستیوں کے برعکس ''توحید پرست'' افراد کا ایک ایسا بھی طبقہ ہے جو کل تک نعت گوئی کو ''شرک گوئی'' نعتیہ اشعار کو ''شرکیہ اشعار'' اور محافل نعت کو بدعت ایسے مذموم الفاظ سے آلودہ کرنے کی جسارت کر رہے تھے.......... یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی ثناء خوانی کو تو وقت کا

marfat.com

ضیاع گردانتے لیکن اپنے نام نہاد مولویوں کی تقاریر سے پہلے ان کی منقبت پڑھنے کو فرض عین سمجھتے، یاللعجب!!

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

نیرنگیٔ زمانہ دیکھیے کہ آج اسی زاویۂ فکر کے حامل افراد اپنی مساجد میں محافل نعت کا انعقاد کرنے لگے ہیں، کل تک جو لوگ محفل میلاد کو بدعت قرار دے رہے تھے آج ان کی مساجد میں ''صبح بہاراں''، ''جشن حبیب خدا''، ''یوم صدیق اکبر''، ''یوم فاروق اعظم'' اور ''ختم بخاری'' ایسی تقریبات کا انعقاد ہر سال تعیین ایام واوقات کے ساتھ بالعموم کیا جارہا ہے۔ ①

یہ بیداری ہے یا عیاری؟؟؟

اہل نظر خود ہی فیصلہ فرمائیں۔

قارئین حضرات سے مودبانہ التماس ہے کہ اگر کتاب میں کوئی لفظی یا معنوی غلطی دیکھیں ہم اُن سے معذرت چاہتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ اس غلطی کی نشاندہی فرما کر اطلاع ضرور کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کردیا جائے۔

آخر میں ہماری دعا ہے اللہ عزوجل اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے ہمارا شماران عظیم ہستیوں کے گروہ میں جن پر انعام کیا گیا اور جو تیرے پیارے محبوب پر قیامت تک درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے والوں کے ساتھ کرے، اور ہم کو فرقہ واریت پھیلانے والوں کی مکاری وعیاری اور سازشوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

اراکین بزم رضویہ

marfat.com

محافل نعت

تاریخ، اہمیت، تقدس اور تقاضے

واقعی یہ درست ہے کہ شعر گوئی کی تاریخ تقریباً تاریخ انسانی جتنی ہی قدیم ہے لیکن نعت گوئی کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ عام طور پر شاعری، قلبی و ذہنی اور طبعی میلان کا ثمر ہوتی ہے اگر چہ اس کے مقبول ہونے یا مردود ہونے کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ مختلف تاویلات وتشریحات بھی، لین نعت سرور کونین ﷺ وہ عظیم صنف سخن ہے کہ جر ہر صاحب ایمان کے نزدیک محبوب اور محمود ہے نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کی ملکہ رہی ہے اور حب رسول اللہ ﷺ کے فرغ کا ذریعہ خیال کی جاتی رہی ہے عہد صحابہ میں با قاعدہ طور پر نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں شاتمانِ رسول اور دشمنان اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جواب بھی دیئے جاتے تھے حدیث مبارکہ ہے۔

"............ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ مسجد نبوی میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھواتے تاکہ وہ اس منبر پر کھڑے ہو کر رسول کریم ﷺ کی تعریف میں فخر یہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں یا یوں بیان کیا کہ تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ اور رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے، اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرائیل امین علیہ السلام) کے ذریعے سے حسان کی مدد فرمائے۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں فخر یہ اشعار پڑھتے رہیں۔

(ابوداؤد شریف، جلد ۲، صفحہ ۳۳۶)

marfat.com

اسی طرح مرقوم ہے جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں اپنے ہمزیہ قصیدہ کا یہ شعر پیش کیا

هجرت محمداً فاجبت عنه

وعند الله فی ذالک الجزاء

تو رسول کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا

جزاؤک علی الله الجنة یا حسان

اسی طرح جب انہوں نے یہ شعر پڑھا

فان الی واولده وعرضی

لعرض محمد منکمْ وقآء

تو حضور رسالت پناہ ﷺ نے زبان حق ترجمان سے یہ کلمات طیبات صادر ہوئے۔

وقاک الله یاحسان حر النار

(دیوان حسان شرح البرقوتی، صفحہ ۸، ۹)

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے اور نعت گوئی کے ساتھ ساتھ نعت خوانی کی سعادت بہت صحابہ کرام کو حاصل رہی ہے حضرات خلفائے راشدین کی نعتیں آج بھی ملتی ہیں۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت ابوطالب، حضرت کعب بن زہیر، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ ایسے صحابہ جن کا تعلق قوم جنات سے تھا کی لکھی ہوئی نعتیں ہمارے دینی

marfat.com

لٹریچر کے علاوہ عربی ادب کا نہایت اہم حصہ ہیں اس سلسلہ کی تفصیلات کے لیے راقم کی کتاب ''محبت کی سوغات'' دیکھی جاسکتی ہے۔

نعت گوئی اور نعت خوانی کا سلسلہ گذشتہ چودہ صدیوں سے پورے تسلسل کے ساتھ جاری وساری ہے اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ یہ سلسلہ نور سعادت دارین کا باعث وذریعہ ہے لیکن آج کل نعت خوانی کی محافل باقاعدہ طور پر ''انڈسٹری'' کی شکل اختیار کرگئی ہیں اور کمرشل بنیادوں پر محافل نعت برپا کرنے کا رواج عام ہوگیا ہے جب کہ ایسے حالات میں ''کرائے'' کے نعت خوانوں سے نعت خوانی سے پرہیز کرنا چاہیے ہے۔ بدقسمتی سے آج کل بعض اچھے خاصے نوجوان صنف مخنث کا روپ دھار کر محافل نعت کی زینت بنتے ہیں اپنی اداکاری اور گلے کے زور پر ہزاروں لاکھوں روپے بٹور کر چلتے بنتے ہیں رائج الوقت محافل نعت میں نہ فکر آخرت، نہ اصلاح عقیدہ واعمال اور نہ ہی اخلاقیات کی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے بلکہ اب تو یہ محافل ان اعلیٰ اقدار کے خاتمے کا باعث بن رہی ہیں جس سے ان پرنور محافل کا تقدس بری طرح پامال ہوتا ہے اور ان کے منعقد کرنے کے نتائج بہت کم مرتب ہوتے ہیں، اب اس صورت حال کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ محافل نعت کا سلسلہ بند کردیا جائے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے اس مرض کا علاج کیا جائے۔

محافل نعت کے بانیان، نعت خوان حضرات اور نعت کے شائقین سے نہایت خلوص کے ساتھ التماس ہے کہ وہ چند امور پر اپنی توجہ مبذول کریں۔

(۱) محافل نعت باقاعدہ طور پر کسی اچھے قاری صاحب کی تلاوت کلام مجید سے شروع کی جائیں۔اور کچھ نعت خوانوں کو حمد باری تعالیٰ پڑھنے کا بھی پابند بنایا جائے۔

(۲) محافل نعت میں مسلمہ اور اہل علم نعت گو شعراء کا کلام سنا جائے جیسے حضرت سلطان باہو، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، حضرت میاں محمد بخش قادری،

marfat.com

حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری، حضرت قبلہ سید نیک عالم شاہ نقشبندی، حضرت ملاں جامی، حضرت مولانا روم، مولانا حسن رضا خاں بریلوی، عہد حاضر کے شعراء میں پروفیسر حفیظ تائب، سید نصیر الدین گیلانی، احمد ندیم قاسمی وغیرہ جیسے شعراء کا کلام پڑھا جائے اور اپنی مرضی سے "پکڑ" جوڑنے والے جاہل اور ہٹ دھرم شعراء کے کلام سے قوم کو بچایا جائے۔ کیونکہ عام طور پر صاحب کلام کے روحانی مقام کے مطابق نعت کا اثر مرتب ہوتا ہے۔

(۳) محافل نعت کا دورانیہ ساری رات کی بجائے بعد نماز مغرب شروع کر کے رات گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک محدود کیا جائے اور اس میں بھی نمازوں کا باجماعت اہتمام ہو نیز شرکاء محفل کو نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کی نہ صرف ترغیب دی جائے۔ بلکہ ان سے عہد لیا جائے کہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی کریں گے۔

(۴) محفل نعت میں کم از کم ایک مستند عالم دین کا گھنٹہ بھر خطاب ضرور کروایا جائے قوم کو روایتی مقررین اور پیشہ ور واعظین کے حوالے نہ کیا جائے۔

(۵) نعت خوان متشرع ہوں اور آداب نعت کو ملحوظ خاطر رکھ کر صحیح تلفظ کی ادائیگی کے ساتھ معیاری نعتیہ کلام پیش کریں۔

(۶) حریص، لالچی اور بھکاری قسم کے کمرشل نعت خوانوں سے محفل مبارکہ کو آلودہ نہ کیا جائے۔

(۷) خوشامدی نقیب محفل اپنے لیے چند روپے کھرے کرنے کے لیے بعض سمگلر، منشیات فروش، راشی اور بدقماش لوگوں کو حاجی صاحب، عاشق رسول، صوفی صاحب حضرت صاحب اور پیر صاحب جیسے بھاری بھرکم القابات سے نوازتے ہیں جن سے معاشرے میں ان لوگوں کے لیے احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جبکہ شرعاً ایسے لوگوں کا احترام، حرام ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ فاسق کی مدح پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس لیے سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری کسی چرب

marfat.com

زبان شخص کی بجائے سنجیدہ فکر شخصیت کی سونپی جائے۔

(۸) محافل نعت پر خرچ ہونے والے لاکھوں روپے ایک مصرف یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مدارس دینیہ قائم کئے جائیں جن میں درس نظامی اور علوم عصریہ کا امتزاج قائم ہو اور صبح و شام روزانہ ایک ایک نعت شریف کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے، تاکہ ایک طرف تو سارا سال نعت خوانی جاری رہے اور دوسری طرف دین کے حقیقی خدام تیار ہوں۔

(۹) مٹھائی والے تبرک کے علاوہ دینی لٹریچر اور فقہی مسائل بھی عوام و خواص میں مفت تقسیم کیا جائے جو حضور اکرم ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی امت کی حقیقی خدمت ہے۔

(۱۰) محافل نعت میں دنیاوی شہرت کی حامل شخصیت سے صدارت کرانے اور بطور مہمان خصوصی بلانے کے بجائے اہل علم اور صاحبان تقویٰ حضرات کو مدعو کیا جائے۔

(۱۱) تلاوت کلام مجید، حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول کریم ﷺ کے دوران کسی بھی آنے والے مہمان کے لیے استقبالیہ نعروں اور کھڑے ہونے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ محفل نعت کے آداب وہی ہیں جو بارگاہ نبوی میں حاضری کے آداب ہیں۔ شرکاء محفل مبارکہ میں باادب طریقے سے بیٹھیں نیز اوچھے طریقے سے نوٹ برسانے اور اپنی اس ''اداکاری'' کو ویڈیو فلمیں وغیرہ بنوانے سے اجتناب کریں۔

چونکہ محافل نعت کا اصل مقصد جذبہ حب رسول ﷺ اور اطاعت نبوی ﷺ کی لگن پیدا کرنا ہے اس لیے ان امور پر خاص توجہ مرتکز رکھنا ازبس ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

''............ (اے محبوب) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان اور تمہاری یہ چیزیں اللہ کی اور اس کے رسول اور اس

marfat.com

کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ اور اللہ

فاسقوں کو راہ نہیں دیتا............" (التوبۃ:۲۴، ترجمہ کنز الایمان)

اس ارشاد باری عمل اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم دوہرے معیار کو چھوڑ کر خالصتاً قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

(۱۲) جو لوگ دکھاوے کے طور پر نعت خواں حضرات پر نوٹوں کی بارش کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اُن کی اس اداکاری سے کن کن حضرت کی دل آزاری ہوتی ہوگی مثلاً سب سے پہلے تو سرکار مدینہ ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنے گی کیونکہ جب آپ نے اِس اوچھے ہتھکنڈے سے نوٹوں کی بارش کی تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان نوٹوں پر کیا کچھ لکھا ہوتا ہے۔ اکثر نوٹوں پر محمد یعقوب، عشرت حسین نام لکھے ہوتے ہیں جو کسی کے پیر کے نیچے بھی آجاتے ہیں تو کبھی حاضرین محفل لاعلمی میں اُن کے اوپر بھی بیٹھ جاتے ہیں، اس کے علاوہ وہ سفید پوش لوگ جو صرف سرکار ﷺ کی نعت سننے کے لیے آتے ہیں وہ کیا محسوس کرتے ہوں گے، ہمارا کئی ایسے سفید پوش طبقہ کے لوگوں سے ملنا ہوا جن سے کہا کہ چلو یار نعت شریف کی محفل پر جانا ہے تو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ہماری اوقات نہیں اور نہ اتنا حوصلہ ہے کہ اپنی غریبی کا مذاق اُڑتا ہوا دیکھیں۔

جب سرکار ﷺ کا کرم ہوگا وہ خود ہی کوئی نہ کوئی اسباب بنادیں گے تو ہماری بھی حاضری ہوجائے گی، اب ہماری ایسی محافل میں جانے کوئی تمنا نہیں۔

marfat.com

اولین نعت

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقا ﷺ کی اولین نعت گو تبعان اسعد بن کلیکرب تھے جنہیں تبع شاہ یمن کہا جاتا ہے اور وہ حضور ﷺ سے کم از کم سات سو سال پہلے ہوئے ہیں۔ ابو النصر منظور احمد شاہ انہیں تبع اول حمیری لکھتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی جلوہ گری سے ایک ہزار سال قبل ہوئے ہیں۔

نعت کیا ہے؟

نعت کا تعلق خدائے ذوالجلال سے ہے۔ خالقِ حقیقی خود رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر دورد بھیجتا ہے۔ یہ بات اس کے دوام پر دال ہے۔ یعنی نعت ازل سے ہے اور ابد تک بلکہ اس کے بعد بھی رہے گی۔ عالمِ انسانیت کے حوالے سے جب تک حضور ﷺ پر دوردوسلام کی ڈالیاں پیش کرنے کا خدائی حکم ہے۔ اہل اسلام میں جو لوگ طبعِ موزوں رکھتے ہیں، وہ سرکار روالا تبار ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں نعت کی صورت میں ہدیۂ عقیدت وارادت پیش کرتے رہتے ہیں۔ نعت کے شاعروں، نقادوں اور قارئین میں سے بہت سے اہل علم حضرات نے اپنے اپنے انداز میں نعت کی تعریف کی ہے۔

محمد فیروز شاہ تخلیق نعت کے مرحلے کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ ''محبوب قلب ونظر کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی کانپ اٹھتا ہوں۔ خاک کا عالم پاک کے سردار سے ربط ورابطہ؟ تب میرے عمل کی ندامتیں اس کی رحمتوں کے حضور سوالی بنتی ہیں تو لفظ......... سچے لفظ تخلیق ہوتے ہیں''۔ سید نور محمد قادری نعت کو محفل شاعری نہیں گردانتے'' اس سے کچھ ماوراخیال کرتے ہیں۔ ''فخر موجودات آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعت گوئی بچوں کا کھیل

marfat.com

نہیں ہے اور نہ ہی یہ قافیہ پیمائی اور الفاظ و بیان کے جادو جگانے کا نام ہے۔ پیچ وتاب رازی کی بجائے سوز و ساز رومی کی ضرورت ہے''۔

لکھنوء کے پروفیسر، ڈاکٹر ملک زادہ منظور نعت کو کمالات نبوت کی تصویر کہتے ہیں۔

''نعت محض رسول کریم ﷺ کی شاعرانہ توصیف کا نام نہیں، بلکہ بقول ایک تنقید نگار، نبوت کے حقیقی کمالات کی ایسی تصویر کشی کا نام ہے جس سے ایمان میں تازگی اور روح کی بالیدگی پیدا ہو سکے اور یہ تازگی بالیدگی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب مداح کا دل رسول کریم ﷺ کی محبت کے حقیقی جذبات سے پُر ہو''۔

محبت کی بات آئی ہے تو یاد رہے کہ بیشتر اہل قلم نعت کو محبت کا اظہار کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ علامہ احمد سعید کاظمی کہتے ہیں۔ ''...... زبان شعر میں بارگاہ نبوت کا ہدیہ شوق و محبت، نعت ہے۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کے الفاظ ہیں۔ ''نعت عشق کی تخلیق بھی ہے اور عشق آفرین بھی۔ حُسن نعت دل میں محبت رسول ﷺ کی شمع فروزاں کر دیتا ہے اور اس شمع کا سوز اثر میں قرۃ العین ہوتا جس کے لیے ''جمالیاتی ٹھنڈک'' کی تعبیر بھی کرتا ہوں۔''

ہمدرد والے حکیم سعید سید ھے سادے الفاظ میں اس حقیقت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ سے محبت اور عقیدت ایمان کا لازمی حصہ ہے اور اسی محبت و عقیدت کا اظہار نعت ہے۔'' قریباً انہی الفاظ میں اقبال ساغر صدیقی نے اظہار خیال کیا ہے۔

ڈاکٹر سید احسن زیدی نعت کو تبلیغِ اسلام کا موثر ذریعہ بھی بتاتے ہیں۔ ''نعت گوئی شب تارِ الست کے سینے...... پھوٹنے والے نورِ اولین کے ساتھ والہانہ محبت کا اظہار ہی نہیں، یہ تبلیغ اسلام کا موثر ذریعہ بھی ہے۔ ساقی جاوید نعت گوئی کو ایک فن کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بھی قرار دیتے ہیں۔ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کے نزدیک نعت درحقیقت جمالِ محمدی ﷺ کے خالق کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنا ہے۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد سعد اللہ (انڈیا) کہتے ہیں۔ ''آنحضور ﷺ کی مداحی میں آپ سے

marfat.com

عقیدت واحترام کے لیے جب شاعری میں اظہار خیال کیا جاتا ہے تو جو صنف سخن وجود میں آتی ہے، اسے نعت کہا جاتا ہے۔ سید حسین علی ادیب رائے پوری بھی نعت کو آئینہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''نعت وہ آئینہ ہے جس میں نعت گو شاعر کا عکس بھی نظر آتا ہے۔ یعنی جس طرح کے الفاظ، خیالات اور جذبات، عقیدت اور محبت کی ترجمانی کرتے ہیں، اس سے شاعر کے ادراک واحساسات کی تصویر بھی اس آئینہ میں محسوس ہوتی ہے۔

نعت گوئی میں احتیاط

''باخدا دیوانہ باش وبا محمد ہوشیار''

کی تشریح جس طرح حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعت گوئی کے ضمن میں کی ہے۔ وہ کسی اور کا منصب نہیں۔ لکھتے ہیں ''حقیقتاً نعت شریف لکھنا بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں صاف راستہ ہے۔ جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب حد بندی ہے''۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص خدا اور رسول خدا (جل شانہ، صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام وارشادات سے آگاہی نہ رکھتا ہو، جب تک علم دین سے بہرہ ور نہ ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کے خالق ہونے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا بندہ اور محبوب ہونے کے احساس سے بہرہ مند نہ ہو، نعت نہیں کہہ سکتا۔ علم دین سے بیگانہ آدمی کہیں نہ کہیں غچا کھا جاتا ہے یا کھا سکتا ہے۔ اس لیے نعت گوئی کے حوالے بات کرتے ہوئے، عالمیان دین نے احتیاط، سخت احتیاط کی تلقین کی ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا محولہ بالا قول سب کے مشعل راہ دکھائی دیتا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ''عام طور پر نعت گوئی کو

marfat.com

بہت آسان سمجھا جاتا ہے لیکن میرے خیال میں یہ بہت مشکل کام ہے۔ جذبات عقیدت کی رو میں بہہ کر حد سے تجاوز ہو گیا تو عظمت توحید میں فرق آیا اور اگر ذرا سی غفلت اور بے التفاتی کے باعث شانِ رسالت میں ادنیٰ تنقیص کا شائبہ پیدا ہوا تو بارگاہ نبوت ﷺ سے رابطہ کا انقطاع ہوا۔ اس راہ میں افراط تفریط سے بچ کر چلنا بہت دشوار ہے۔

کوثر نیازی اس موضوع پر یوں اظہار خیال کرتے ہیں۔ ''جو نزاکت نعت گوئی میں ہے وہ کسی اور صنف سخن میں نہیں۔ یہاں ایک طرف محبت کے تقاضے ہیں تو دوسری طرف شریعت کی حدود۔ جذبہ ایک طرف کھینچتا ہے تو علم دوسری جانب۔ عام محبوبوں کا معاملہ ہو تو قلم آزاد ہے، جس طرح چاہے، وارداتِ قلب کا نقشہ کھینچ دے مگر یہاں جس محبوب (ﷺ) کی بات ہونی ہے، وہ محبوب خدا ہے۔ ایک ایک لفظ میزان میں تل کے نکلنا چاہیے کہ کہیں سُوئے ادب نہ ہو جائے، لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ جو بات ہو، افراط و تفریط سے بچ کر ہو۔ میرا اپنا ایک شعر ہے۔

لے سانس بھی آہستہ، یہ دربار نبوی ﷺ ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

ایک طرف یہ پابندیاں ہیں، دوسری طرف شعر کا مزاج اتنا حساس ہے کہ وہ ان حدود قیود سے فوراً ''آورد'' میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اب محض علم کے بل بوتے پر نعت کہو تو جذبے کی روح خالی ہو گی اور محض جذبے کی بنا پر شعر کہو تو اس پر نعت کا اطلاق نہ ہو گا۔ گویا نعت گوئی کیا ہے ایک کارگہِ شیشہ گراں ہے ذرا سی ٹھیس لگی اور آبگینہ ٹوٹ گیا۔ آب و آتش کو یکجا کرنا پھر آسان ہے مگر جذبہ اور علم کی آمیزش سے تغزل کے کامل شعور کو برقرار رکھتے ہوئے نعت کہنا کارے دارد''۔

اولین نعت

marfat.com

غالب نے کہا تھا............

غالب ثنائے خواجہ ﷺ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذاتِ پاک رتبہ دانِ محمد ﷺ است

نعت کہنے، پڑھنے، سننے والے سب لوگ غالب کے اس شعر میں بیان کردہ حقیقت پر مہر تسلیم ثبت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کے مقام و مرتبہ سے صرف خداوند کریم ہی واقف ہے کیونکہ یہ مقام و مرتبہ اسی کا عطا فرمودہ ہے اور جو شخص ممدوح کے مقام و مرتبہ سے واقف نہ ہوں وہ اس کی تعریف و توصیف کا حق ادا نہیں کر سکتا اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ممدوح خدا (علیہ التحیۃ والثناء) کی تعریف بساط بھر کریں اور آخر میں اس حقیقت کا اعتراف کریں کہ مدح سرور دو عالم ﷺ کا حق ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو حضور ﷺ کے مقام سے واقف ہستی ہی کر سکتی ہے اور وہ خالق و مالک حقیقی کی ہستی ہے۔

جب یہ سچ ہے اور بنیادی طور پر اس کلمے کے مجموعے کو، اس بیان یا تحریر جو نظم یا نثر میں آقائے کائنات ﷺ کی مدح میں تخلیق ہو، نعت ہے............ تو بلاشبہ نعت کا مجموعہ اول، ام الکتاب قرآن مجید اور اولین نعت گو خود حضور کائنات ﷺ کا خالق و محبِّ حقیقی ہے۔ اس صورت میں قرآن پاک میں بیان کردہ مضامین توصیف سرکار ﷺ کو اولین نعتیں کہا جا سکتا ہے۔ ''مدارج النعت'' میں قرآن حکیم کو سراپا نعت کہا گیا ہے۔

ادیب رائے پوری قرآن پاک سے بھی پہلے سے نعت کا وجود یوں ثابت کرتے ہیں۔

''صنفِ شاعری میں مقید نعت کی عمر بہت مختصر ہے لیکن نعت کی قدامت کے لیے میرزا دبیر کا یہ مصرع کہ ''قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے''۔ اس کی قدامت کا پتا دے رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کی سب سے پہلی تحریر جو کسی انسان کی نگاہ سے گزری ہے، وہ بھی حمد باری اور نعت رسول ﷺ ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے بیہقی، طبرانی، زرقانی علی المواہب، درمنثور اور مستدرک حاکم کی یہ

marfat.com

روایت نقل کی ہے۔ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا، ابھی تو میں نے (جسداً) پیدا بھی نہیں فرمایا۔ انہوں نے عرض کی، اے میرے پروردگار! جب تو نے مجھ کو پیدا فرمایا اپنے ہاتھوں سے اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا اور عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا۔

''لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (ﷺ)

محفلوں میں پڑھی جانے والی نعت

نعت خوانی ہر دور میں ہوتی رہی ہے گزشتہ چند برسوں میں اسے بہت فروغ ملا ہے۔ بہت سی انجمنیں اور تنظیمیں فروغ نعت خوانی کے عنوان سے کام کر رہی ہیں بنیادی طور پر ان میں سے بیشتر کا مقصد روپیہ کمانا ہوتا ہے اور اس مقصد کے لیے وہی نعتیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ملک کے علم دین سے ناواقف جاہل لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اپیل کر سکیں۔ چنانچہ جو شاعر نعت خوانی کے مقصد کے تحت نعت لکھتے ہیں، وہ عام طور پر رسالت اور الوہیت میں فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے، ایسے مضامین ہی باندھتے ہیں جن سے نعت پڑھنے والا داد اور کرنسی نوٹ حاصل کر سکے۔ ایسی شاعری میں نے احتیاطیاں بہت ہوتی ہیں۔ فنی بھی اور شرعی بھی۔ کیونکہ عام طور پر ان نعتوں کے سامعین علم دین کی باریکیوں سے ناواقف ہوتے ہیں اور محبت رسول ﷺ کی وجہ سے نعت سننے کے محفل میں آتے ہیں۔ نیز یہ سامعین بنیادی طور پر ترنم اور گائیکی سے متاثر ہوتے ہیں اسی لیے بعض نامور نعت خواں، نعت کے چند اشعار کے ساتھ دسیوں غزلیں پڑھ جاتے ہیں اور سامعین اسے نعت ہی سمجھ کر پیسے لٹاتے رہتے ہیں۔

محافل نعت .... یا سنجیدہ علمی مجالس کے خلاف سازش؟

کچھ عرصہ سے اہل سنت کے ایک مخصوص حلقہ میں محافل نعت کے انعقاد پر بڑا زور ہے اور زر کثیر صرف کر کے بڑے بڑے شہروں کی بڑی بڑی شاہراہوں پر محافل نعت سجانے کا رواج

marfat.com

جڑ پکڑ رہا ہے۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعت سننے اور نعت کہنے سے کسے اختلاف وانکار ہوسکتا ہے مگر جب کوئی عمل حدِ اعتدال سے تجاوز کرنے لگے تو قوم کے دماغوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں، سوچیں اور فیصلہ کریں کہ اعتدال کی حد عبور کرنے کے اس عمل کے پیچھے کوئی خفیہ سازش تو کام نہیں کر رہی؟

اہلِ سنت کا جو طبقہ محافل نعت کے اس نہج پر انعقاد کا پرجوش حامی ہے، غور کیا جائے، ٹھنڈے دل سے سوچا جائے اور جذباتیت کا شکار ہونے سے خود کو بچاتے ہوئے تامل سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ جہلاء پر مشتمل ہے۔ علماء نے کبھی بھی اس طرح محافل نعت و مولود کو نہیں سراہا کہ پوری قوم محافل وعظ کو بھلا کر پوری طرح نعت خوانی سے جت جائے۔ ایسی مثال نہ متقدمین کے دور میں پیش کی جاسکتی ہے اور نہ متاخرین کے دور سے۔ حالانکہ ہر دو ادوار میں ممتاز نعت گو علماء و شعراء موجود رہے ہیں۔ اور تو اور شاعری میں صنف نعت کو حیات نو عطا کرنے والی برصغیر کی ممتاز علمی شخصیت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے دور میں محافل نعت کو حدِ اعتدال میں رکھا اور عوام کو علم و عمل ہی کی طرف راغب کیا۔ آپ کی سوانح حیات کے اوراق پر نظر ڈالی جائے تو آپ کہیں بھی محافل نعت میں تمام رات یا گھنٹوں بیٹھے دکھائی نہیں دیتے۔ ہاں وعظ و تذکیر اور فقہ و فتاویٰ کے کام میں آپ کے شب و روز ضرور بسر ہوتے نظر آتے ہیں۔

اہلِ سنت کا یہ طبقہ جو محافل نعت کی سرپرستی کرتا نظر آتا ہے بظاہر خوشنما کام کر رہا ہے مگر سوچئے اس کی اس جدوجہد سے عام سنی شخص کی معلومات میں دین کے حوالہ سے کسی قسم کی معلومات کا اضافہ ہو رہا ہے.........؟

اس وقت پاکستان میں آباد مسلمانوں میں دین کی فہم کے اعتبار سے اگر کوئی کمزور ترین طبقہ ہے تو وہ یہی ہے جسے محافل نعت میں لگا کر فہم دین سے مزید دور کیا جا رہا ہے۔ ہر فرقے اور ہر طبقے کے قائدین اپنے افراد کی دین فہمی کے سلسلہ میں منظم منصوبہ بندی کر کے ایسی محافل،

marfat.com

دروس، سیمینار، تربیتی کیمپس اور تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کرتے ہیں جن میں ان کی ذہنی تربیت کی جاتی ہے، انہیں دین کا عمیق مطالعہ کرایا جاتا ہے اور مختلف کورسز کے ذریعہ نوجوانوں کو لادین عناصر سے گفتگو کر کے انہیں قائل کرنے کے قابل اور فریق مخالف پر برتری کے لائق بنایا جاتا ہے مگر ہم صرف نعتیں اور قوالیاں سنا کر عشق رسول ﷺ اور محبت مصطفےٰ ﷺ اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور وہ بھی اجاگر نہیں ہو پاتی۔ اسی لیے کہ حب مصطفےٰ ﷺ اور عشق رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ قول و فعل کا تضاد دور ہو۔ عادات و اطوار بدلیں۔ اخلاقی جرات پیدا ہو، بدعنوانی ختم ہو، برائی قریب نہ پھٹکنے پائے، تقویٰ کا غلبہ اور زہد کا ملکہ ہو، معاشرہ اعلیٰ انسانی قدروں کا گہوارہ بن جائے، مگر کیا سواد اعظم کی دعویدار، ان پڑھ سنی اکثریت نے یہ تمام اعلیٰ قدریں اپنے اندر پیدا کر لی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اس ملک کو اس اکثریت کے اس اخلاقی انقلاب کا عملی نمونہ ہونا چاہیے جب کہ حقیقی صورت حال یہ ہے کہ ہر شخص کرب میں مبتلا اور ہر فرد معاشرہ کا ستم رسیدہ انسان نظر آتا ہے۔ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ سُنی قیادت مل بیٹھ کر اپنی قوم کی علمی بے بضاعتی اور فکری کم مائیگی کو دور کرنے کی تدبیر کرے اور محافل نعت کے عظیم اجتماعات کو جس قدر جلد ممکن ہو "محافل فکر و تذکیر" میں بدلنے کی سعی کرے ورنہ اگر کچھ عرصہ مزید عوام کو اس جاہل ٹولے کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا جسے محفل و نعت کا اسٹیج خوب راس آتا ہے تو پھر ان کو علم و فہم دین کی مجالس کی طرف پلٹانا اور اپنے اسلاف و اکابر کے نہج پر چلانا کسی کے بس میں نہ رہے گا۔

نعت و قرأت کے حوالے سے خوش فہمی کا شکار

اس خوش فہمی میں عموماً مشہور و پیشہ ور قسم کے قراء و نعت خواں حضرات زیادہ گرفتار ہوتے ہیں۔

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مال و متاع و عزت و شہرت و دنیاوی آسائشوں کے لالچ

marfat.com

میں قرأت ونعت پڑھنے کے باوجود خود کو شعبۂ قرأت ونعت کا بہت بڑا مخلص خدمت گزار اور مسلکِ اہل سنت کا عظیم مددگار تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ خدمت گزار پیسے پہلے طے کرتا ہے، وقت بعد میں دیتا ہے۔ اور اگر پیسے ملنے کی امید نہ ہو یا امید سے کم ملنے کا یقین ہو، تو بہت خوبصورتی سے ٹال بھی دیتا ہے۔

کبھی پیسے پہلے طے نہیں کیے جاتے، لیکن یقین ضرور ہوتا ہے کہ اسٹیج پر لوگوں کی طرف ہونے والی بارش زر، تکمیل مقصود میں معاون ثابت ہوگی۔ اور جب امید کے مطابق لوگوں کی جانب سے ''حوصلہ افزائی'' ہو جاتی ہے، تو جناب کا چہرہ تازہ گلاب کی طرح کھل پڑتا ہے، گفتگو کرتے ہوئے لہجے کی ملائمت اور تکلف میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہاں موجود حاضرین کو صاحب ذوق اور قدر دان قرار دیا جاتا ہے۔ نیز اب ان حضرات کے لیے مائک ایک مقناطیس کا سا کام کرتا ہے، جب کہ ان کی حالت ایک لوہے کے ٹکڑے کی مثل ہو جاتی ہے کہ یہ خود کو مائک کی جانب کھنچتا محسوس کرتے ہیں اور انہیں اس سے دور کرنے کے لیے دیگر حضرات کو کافی محنت ومشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اور اب اس مقام کو یاد رکھا جاتا ہے تاکہ آئندہ بھی ''خدمت دین کے لیے مخلصانہ حاضری کا شرف حاصل'' کیا جاسکے۔

لیکن اس کے برعکس اگر ''کچھ بھی حاصل نہ ہوسکا'' تو چہرے پر ناگواری وبیزاریت کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ لہجہ کرخت ہو جاتا ہے اور سامعین کرام کو بے ذوق وناقدرے قرار دیا جاتا ہے۔ نیز آئندہ کے لیے اس مقام کو نوٹ کر لیا جاتا ہے، تاکہ دوبارہ تاریخ لینے کے لیے آنے والوں کو صاف انکار کیا جاسکے۔

یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ نعت وقرأت کو بطور پیشہ اختیار کرنا اس لیے قابل مذمت ہے کہ یہ دونوں کام طاعت میں شمار ہوتے ہیں اور طاعت پر اجرت لینا حرام ہے۔ سوائے چند مقامات کے کہ وہاں ضرورت کی بناء پر فقہاء کرام (رحمۃ اللہ علیہم) نے اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

marfat.com

اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں، ''اصل حکم یہ ہے کہ وعظ پر اجرت لینی حرام ہے، درمختار میں اسے یہود ونصاریٰ کے ضلالتوں (یعنی گمراہیوں) میں سے گنا، مگر **کم من حکم یختلف با ختلاف الزمان کما فی العالمگیر یه** (یعنی بہت سے حکم ایسے ہیں جو زمانے کے مختلف ہونے سے بدل جاتے ہیں، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔) کلیہ غیر مخصوصہ (یعنی کسی خاص صورت کے ساتھ غیر مخصوص ضابطہ یہ ہے) کہ طاعت پر اجرت لینا ناجائز ہے۔ (لیکن) ائمہ نے حالات زمانہ دیکھ کر اس میں چند چیزیں مستثنیٰ (یعنی حکم ناجائز سے خارج) کیں۔

کچھ نہ ملتا، تو کیا آپ کا موڈ آف ہو جایا کرتا تھا؟............

ان تمام سوالوں سے صرفِ نظر کر کے فقط حصول انعام کے دلیل بنانے کو یاد رکھنا کس جانب اشارہ کر رہا ہے، ایک ذی شعور پر قطعاً مخفی نہیں رہ سکتا۔

ہاں یہ ضرور یاد رہے کہ اگر کسی کی نیت فقط اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا کا حصول ہی ہو، مال ومتاع کا لالچ نہ ہو، سوال بھی نہ کیا جائے، تو اب کسی کی جانب سے مالی خدمت کرنا، ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) سے سوال ہوا کہ ''ایسے علماء جو عوام کو نصیحت وغیرہ سناتے ہیں اور وہ لوگ جواب میں ان کی خدمت کرتے ہیں، تو یہ آمدنی ان علماء کو جائز ہے یا نہیں؟..........اور بعض لوگ صرف حمد ونعت پڑھتے ہیں اور سامعین ''نقد وجنس'' سے ان کی خدمت گزاری کرتے ہیں، تو یہ آمدنی ان کے لیے درجہ جواز میں ہے یا عدم جواز میں؟

یہ لوگ آیت کریمہ ''**أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ**'' [1] کے حکم کے تحت داخل ہیں..........یا.....خارج؟

آپ جو جواباً ارشاد فرمایا، ''اس میں تین صورتیں ہیں۔

marfat.com

(۱) اگر وعظ کہنے اور حمد ونعت پڑھنے سے ان کا مقصود یہی ہے کہ لوگوں سے کچھ مال حاصل کریں، تو بے شک اس آیت کریمہ کے تحت داخل ہیں۔ اور حکم باری تعالیٰ **"لَا تَشْتَرُوْ بِاٰیٰتِیْ ثَمَناً قَلِیْلاً"** ۲ کے مخالف ہیں۔ اور یہ آمدنی ان کے حق میں خبیث ہے۔ خصوصاً جب کہ ایسے حاجت مند نہ ہوں، جن کو سوال کی اجازت ہے کہ اب تو ان کا مال بے ضرورت

(۱) یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی (البقرۃ، ۸۶، پ ۱)

(۲) اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

سوال کرنا دوسرا حرام ہوگا اور وہ آمدنی خبیث تر وحرام، مثل غصب ہے۔ عالمگیری میں ہے، **"ما جمع السائل بالتکدی فھو خبیث"** (یعنی وہ مال جسے سائل، طلب کے ذریعے جمع کرے، خبیث ہے۔)

(۲) دوسرا یہ کہ نعت وحمد ووعظ سے ان کا مقصود محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور مسلمان ان کے طلب کیے بطورِ خود ان کی مدد کریں، تو یہ جائز ہے اور وہ مال حلال۔

(۳) تیسرے یہ کہ ان امور سے مقصود تو رضائے الٰہی ہی ہے، لیکن یہ حضرات حاجت مند ہیں اور عادۃً معلوم ہے کہ لوگ خدمت کریں گے اور اس خدمت کی طمع بھی دل میں موجود ہے، تو یہ صورت اگرچہ صورت دوم کی مثل محمود نہیں، تو صورت اول کی طرح مذموم بھی نہیں، لہٰذا فتویٰ اس کے جواز پر ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ (قدیم) بتغیر ما۔ جلد دوم۔ حصہ ثانی۔ ص ۱۲۵)

marfat.com

حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور دور حاضر کے نعت خواں

دور حاضر کے نعت خواں حضرت کو دعوت فکر دی جاتی ہے کہ نعت خوانی بڑا عظیم منصب ہے کہ حضور سید عالم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھا دیتے الحاصل نعت خوانی کا مرتبہ کوئی معمولی مرتبہ نہیں ہے۔ دور حاضر کے نعت خواں کو چاہیے کہ اپنی سیرت اور صورت اسلامی بنائیں دعویٰ تو یہ کہ ہم رسول عربی ﷺ کے عاشق اور محبت ہیں عشق اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی ہر ادا کو محبوب جانتے ہوئے اس پر عمل کرنا مگر ان نعت خواں کو دیکھیں دعویٰ محبت رسول ﷺ کا اور آپ کی صورت اور سیرت سے دشمنی اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے اور داڑھی پوری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور سید عالم ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نعت خوانی کرنے چاہیے مگر نعت خوانی کے آداب اور محفل کے آداب اشد ضروری ہیں۔

نوٹوں کو نعت خوانوں کے سروں پر پھینکنا

نوٹوں کے اوپر نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ناموں کو زمین پر نہیں گرانا چاہیے اور ان ناموں کا ادب واحترام اشد ضروری ہے فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۵ میں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ہمارے علماء تصریح اور توضیح فرماتے ہیں کہ نفس حروف یعنی الف اور با وغیرہ حروف تہجی ہر ایک علیحدہ علیحدہ قابل ادب ہیں اور کسی چیز پر علیحدہ علیحدہ بھی لکھے ہوئے ہوں یہ حروف قابل ادب ہیں مثلاً کسی تختی پر لکھے ہوئے ہوں اگر چہ ان میں کوئی برا نام لکھا ہو جیسے فرعون اور ابو جہل وغیرہ ہم ان ناموں کے باوجود بھی ان حرفوں کی تعظیم کی جائے اگر چہ ان کافروں کے نام اہانت اور تذلیل کے قابل ہیں اس مسئلہ کی فتاویٰ ہندیہ میں تصریح اور توضیح کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں فی الهندیه اذ کتب اسم فرعون اور کتب ابو جهل الخ

marfat.com

یعنی فتاویٰ ہندیہ میں مذکور ہے کہ اگر کسی چیز پر فرعون یا ابو جہل کا نام لکھا ہوا ہو تو مکروہ ہے اس کو اس طرح پھینک دیا جائے کیونکہ یہ حروف (تہجی) قابل ادب ہیں۔

حروف تہجی اللہ کے کلام ہیں

فتاویٰ رضویہ ہے حروف تہجی یعنی الف وا وغیرہ یہ اللہ کی کلام ہیں اور یہ حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے۔ (ردالمختار)

محفل نعت میں اعلانیہ طور پر نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی میں ہر آدمی شریک ہوتا ہے

محفل نعت میں کوئی نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں کی بے ادبی کر رہا ہے اور کوئی دیکھ رہا ہے، اصل صورت اس کی یہ ہوگی جب ناظمین محفل نوٹوں کو پھینکیں گے اور نیچے گریں گے اور نوٹوں پر لکھے ہوئے ناموں اور حروف کی بے ادبی ہو تو تمام محفل نعت کے شرکاء اس بے ادبی کرنے کے گناہ میں شریک ہوں گے الحاصل اللہ تعالیٰ پناہ دے ابلیس کے مکروہ فریب سے کہ وہ آدمی سے حسنات اور نیکیوں کے دھوکہ سے سیأت کرواتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے اور محفل نعت کے بہانے بے ادبی کرواتا ہے اور مساجد اور شاہراہوں میں تصویر کشی جیسا گناہ کرواتا ہے۔ **نعوذ باللہ تعالیٰ**

محفل نعت میں بار بار اٹھنے اور دوسروں کو اٹھانے کا شرعی حکم

محفل نعت میں عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ بار بار اٹھتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں نوٹ ہوتے ہیں اور یہ لوگ دوسروں کو بھی نوٹ وصول کرنے کے لیے اٹھاتے ہیں اور یہ لوگ کبھی ادھر جاتے ہیں اور کبھی مجلس میں ادھر جاتے ہیں اور ساتھ ہی بلند آواز سے بولتے ہیں بھی ہیں اور ایک دوسرے کو اشارے بھی کرتے ہیں ایسے افعال اور اقوال یہ محفل نعت اور مجلس

marfat.com

وعظ کے خلاف ہیں ایسی چیزوں کا ارتکاب کرنے والے کروانے والے اور دیکھنے والے سب کے سب گنہگار ہوں گے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مرقوم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۲۰۸ میں ہے

النوع الثنی والخمسون قطع کلام الغیر من غیر ضرورة خصوصاً اذاکان فی مذاکرة العلم الشرعی (وقد مر ان السلام علیه) ای علی الجالس لمذاکرة العلم (اثم) لما فیه من قطع الغیر وایذاء المسلم المتکلم والسامع (وکذاتکلم من هو جالس(وفی مجلس عظة) ای وعظ وتذکیر (ولو مع الاخفاء وکذامجرد التفاتة وتحکه) وقیامه واتکائه (من غیر حاجته) فکل هذا سوء ادب وخفة وعجلة وسفه بل یتعین التوجه الیه والانصات والاستماع الی ان ینتهی کلامه بلا التفات ولاتحرک ولاتکلم الخ

مختراً (طریقه محمدیه وحدیقهٔ ندیه)

کلام ممنوع کی ۵۲ ویں قسم یہ ہے بغیر ضرورت شرعیہ کے دوسرے کی بات کاٹنا ہے خصوصاً جب کہ وہ علم شرعی کے ذکر میں ہو اور اس سے پہلے یہ گزر چکا ہے اس دوران اس پر سلام کرنا بھی گناہ ہے کیونکہ اس میں اسی نیک کلام کا کاٹنا ہے اور قائل اور سامعین مسلمانوں کو ایذا دینا ہے۔ اس طرح جو مجلس وعظ میں بیٹھا ہو اس سے بھی بات کرنا گناہ ہے اگرچہ آہستہ ہی ہو۔ اس طرح بغیر ضرورت کے ادھر ادھر دیکھنا یا کوئی حرکت وجنبش کرنا کھڑا ہو جانا یا تکیہ لگالینا اور یہ سب گستاخی و بے ادبی اور ہلکا پن اور جلد بازی اور حماقت ہے بلکہ لازم یہی ہے کہ اسی کی طرف توجہ

marfat.com

کیے خاموش کان لگائے سنتے رہیں یہاں تک کہ اس کا کلام ختم ہو اس وقت تک نہ ادھر ادھر دیکھیں نہ کوئی حرکت کریں اور بالکل کسی قسم کی کوئی بات نہ کریں۔

محفل نعت ہونی چاہیے مگر..................

قارئین کرام کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ اس طرح تو محفل نعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ حالانکہ میری مراد یہ نہیں کہ محفل نعت کو ختم کیا جائے بلکہ میرا پیغام اہل سنت کے شعراء، ادباء اور علماء کی طرف یہ ہے کہ محفل نعت ہونی چاہیے مگر محفل نعت کے آداب کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ محفل نعت کے اندر جو قبائح اور برائیاں معرض وجود میں لائی جا رہی ہیں ان کو ختم کیا جائے ورنہ محفل نعت کے تمام شرکاء ثواب کی بجائے گنہگار ہوں گے۔

محفل نعت میں عمرہ کا ٹکٹ

''دور حاضر میں محفل نعت پر عمرہ کے ٹکٹ دینا'' یہ جزئی مجھے فقہاء کی عبارات صریحہ وقیعہ رفیعہ سے تو واضح طور پر نہیں ملی مگر اتنی بات ضرور ہے کہ عمرہ ٹکٹ دینا یہ صدقہ نفلی ہے اور صدقہ نافلہ کے بارے میں شریعت مصطفوی میں یہی حکم ہے کہ مخفی اور پوشیدہ دیا جائے۔

درۃ الناصحین بحوالہ موعظہ حدیث منقول ہے

فقالو یارب هل من خلقك شی اشد من الريح قال نعم ابن آدم يتصدق صدقة بيمينه يخفيها من شماله فهو اشد منه

پھر فرشتوں نے سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ سخت اور کوئی مخلوق ہے ارشاد ہوا جناب باری سے کہ ہاں صدقہ ہے کہ دیتے ہیں بنی آدم داہنے ہاتھ سے اور نہیں خبر ہوتی بائیں ہاتھ کو

خلاصۂ بحث: اصل مسئلہ اظہر من الشمس معلوم ہو گیا کہ عمرہ کا ٹکٹ صدقہ نافلہ ہے اور یہ مخفی دینا چاہیے تا کہ دکھاوا کی قباحت سے محفوظ رہے الغرض محفل نعت میں عمرہ کے ٹکٹ دینے کی دو ہی

marfat.com

صورتیں ہیں صورۃ اول محفل نعت میں خلاف شرع (فوٹو، ویڈیو، نعت خواں داڑھی کٹانے والے) ہورہے ہوں تو اس صورت میں عمرہ کا ٹکٹ دینا خلاف شرع کام کے دیکھنے پر موقوف ہوا یعنی عمرہ کا ٹکٹ تب ملے جب محفل نعت میں شرکت کی جائے اور محفل نعت میں خلاف شرع کام ہونے کی وجہ سے شرکت ناجائز ہوگی لہذا اس صورت میں عمرہ کا ٹکٹ حاصل کرنا ناجائز ہوگا۔

صورۃ ثانیہ محفل نعت سنت کے مطابق ہورہی ہو تو اس صورت میں انتظامیہ کو چاہیے کہ صدقہ نفلی کو مخفی اور پوشیدہ دینا چاہیے تاکہ دکھاوا نہ ہو۔

انتظامیہ عمرہ کا ٹکٹ دے کر شہرت چاہتی ہے

ہم قارئین کی خدمت میں پہلے عرض کر چکے ہیں کہ عمرہ کا ٹکٹ صدقہ نفلی ہے تو صدقہ نفلی میں شہرت اور دکھاوا نہیں ہونا چاہیے مگر انتظامیہ اشتہارات پر عمرہ کے ٹکٹ لکھ دیتی ہے یہ شہرت اور دکھاوا ہے نیز محفل نعت میں آنے والوں کی نیت میں اخلاص نہیں رہے گا۔

شہرت اور دکھاوا کی دلیل

اگر کوئی آدمی جا کر محفل نعت کی انتظامیہ سے علیحدگی میں ملاقات کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے ذوق اور شوق ہے روضہ رسول ﷺ کی زیارت کا تو مجھے ٹکٹ خرید دیں تو اکثر انتظامیہ حضرات اس آدمی کو ٹکٹ نہیں دیں گے اور محفل نعت میں تو عمرہ کے ٹکٹ ملتے ہیں لہذا ادنی تامل سے اور ادنی سمجھ رکھنے والا معلوم کرے گا یہ صرف دکھاوا اور شہرت ہے اگر ثواب مقصود ہوتا تو انتظامیہ ضرور پوشیدہ طور پر بھی ٹکٹ دے دیتی حالانکہ یہ چیز تجربہ سے ثابت ہے کہ وہ اسے پوشیدہ طور پر ٹکٹ نہیں دیں گے لہذا معلوم ہوگیا کہ کہ ٹکٹ دینا دکھاوا ہے اور صدقہ نفلی میں دکھاوا نہیں چاہیے

ایک واقعہ:

پاکستان سے چند دوست ہندوستان شہر لکھنو میں گئے تو یہ دوست جن کے مہمان ٹھہرے وہ اُن سے کہنے لگے آؤ تمہیں ایک رنگین محفل میں لے کر چلتے ہیں ہم نے کہا چلو بھی آپ

marfat.com

کے مہمان ہیں جدھر لے چلو گے چلے جائیں گے، رات کا پروگرام تھا جب بازار میں پہنچے تو اندازہ ہو گیا کہ یہ تو بازار حسن ہے جب ہم کوٹھے پر پہنچے تو وہاں پر ایک زبردست قسم کا مجرا شروع ہونے والا تھا جب مجرا شروع ہوا تو لوگوں نے پیسے دینے شروع کر دیئے۔ میں یہ سب دیکھتا رہا آخر کار مجھ میں صبر نہ رہا تو میں بھی اُٹھا جیب سے پانچ ہزار تھے اس گانے والی پر نچھاور کر دیئے، جب میں نے نوٹ نچھاور کیے تو نائکہ بیٹھی تھی اور جو گا رہی تھی اس نے عجیب نظروں سے مجھے دیکھا، جب مجرا ختم ہوا تو ہم جانے لگے ملازم نے آکر کہا کہ آپ کو بائی جان بلا رہی ہے میں نے دل میں سوچا کہ مجھ سے متاثر ہو گی کیونکہ سب سے زیادہ نوٹ میں نے لٹائے تھے، جب میں اس کے کمرہ میں گیا تو بائی جان کہنے لگی لگتا ہے آپ پاکستان سے آئے ہیں میں نے کہا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہا تمہارے اس اوچھے طریقے سے نوٹ برسانے پر، ہم طوائف ضرور ہیں مگر آپ نے ہماری توہین کی ہے نوٹ دینے کا کوئی طریقہ ہوتا، یہ سن کر مجھے بہت ندامت ہوئی۔

گھر آکر سوچتا رہا میری اس حرکت نے پاکستان کو اور خود کو بدنام کیا پھر سوچتا رہا کہ ہمارے پاکستان میں تو سرکار مدینہ ﷺ کی محفل میں اس طرح نوٹ برسائے جاتے ہیں اُن کو کوئی نہیں روکتا، اس کو کوئی توہین نہیں کہتا، واقعی ایک طوائف پر نوٹ برسائے تو اس نے اوچھے طریقے کو غیر مہذب کہا تو محفل نعت تو اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے ان محافل میں اللہ و رسول (عزوجل و ﷺ) کی حمد و ثناء ہوتی قرآن و حدیث پڑھا جاتا ہے اس کا ادب تو کروڑوں درجہ بہتر ہونا چاہیے۔ اس واقعہ کو تقریباً پندرہ سال ہو گئے جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو بہت زیادہ شرمندگی محسوس ہوتی ہے اور اللہ رب العزت اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں۔

پھر اس کے بعد بہت سی محفلوں میں شرکت کی مگر اس اوچھے طریقے سے نعت خواں حضرات پر نوٹ نہ برسائے اب تو میں اپنے دوسرے دوستوں کو اس طریقہ سے روکتا ہوں۔

marfat.com

نعت رسول کریم ﷺ بآیاتِ قرآن حکیم

وہ مصطفیٰ ہیں ...... ان الله اصطفیٰ ادمِ ونوحاً وال ابراهيم

(سورۃ آل عمران نمبر ۳۳)

مجتبےٰ ہیں...... والكن الله يجتبى من رسلهٖ من يشآءُ

(سورۃ آل عمران نمبر ۱۷۹)

احمد ہیں...... ومبشراً برسولٍ ياتی من بعدی اسمه احمد

(سورۃ صف نمبر ۶)

محمد ہیں...... محمد رسول الله

(سورۃ فتح نمبر ۲۹)

یٰسٓ ہیں...... یٰسٓ ○ والقراٰن الحکیم ○ إنك لمن المرسلين

(سورۃ یٰسٓ نمبر ۱)

طٰہٰ ہیں...... طٰهٰ○ ما انزلنا عليك القران لتشقى

(سورۃ طٰہٰ نمبر ۱)

کملی والے ہیں...... يايها المزمل

(سورۃ مزمل نمبر ۱)

چادر والے ہیں...... يايها المدثر

(سورۃ مدثر نمبر ۱)

نبی اُمّی ہیں...... الذين يتبعون الرسول النبی الامی

(سورۃ اعراف نمبر ۱۵۷)

marfat.com

داعی الی اللہ ہیں...... **وداعیاً الی اللہ باذنہ**

(سورۃ احزاب نمبر ۴۶)

ہادی ومُنذر ہیں...... **انمآ انت منذر" ولکل قومٍ ھاد**

(سورۃ رعد نمبر ۷)

روشن چراغ ہیں...... **وسراجاً منیرا**

(سورۃ احزاب نمبر ۴۶)

شاہد ہیں...... **انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا**

(سورۃ احزاب نمبر ۴۵)

بشیرونذیر ہیں...... **ومآ ارسلنک الا کآفۃ للناس بشیرا ونذیرا**

(سورۃ سبا نمبر ۲۸)

مزکی نفوس انسانی ہیں...... **ویزکیھم**

(سورۃ آل عمران نمبر ۱۶۴)

معلم کتاب وحکمت ہیں...... **ویعلمھم الکتب والحکمۃ**

(سورۃ آل عمران نمبر ۱۶۴)

نُور ہیں...... **قد جآءَکم من اللہ نور وکتب مبین**

(سورۃ مائدہ نمبر ۵۸)

تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں...... **لتخرج الناس من الظلمات الی النور**

(سورۃ ابراہیم نمبر ۱)

غلط بندھنوں سے نجات دلانے والے ہیں...... **ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم**

(سورۃ اعراف ۱۵۳)

marfat.com

وہی ہر بات کے شارح ہیں...... **لتبین للناس مانزل الیهم**

(سورۃ نحل نمبر ۴۴)

حامل صدق ہیں...... **والذی جآء بالصدق**

(سورۃ زُمر نمبر ۳۳)

مرکز حق ہیں...... **یایها الناس قد جآءکم الرسول بالحق من ربکم**

(سورۃ النساء نمبر ۱۷۰)

بُرہان ہیں...... **قد جآءکم برهان" من ربکم**

(سورۃ النساء نمبر ۱۷۴)

حاکم برحق ہیں...... **لتحکم بین الناس بما ارٰک الله**

(سورۃ النساء نمبر ۱۰۵)

صاحب قول فیصل ہیں...... **ما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم**

(سورۃ احزاب نمبر ۳۶)

سراپا ہدایت ہیں...... **وانه لهدًی ورحمة للمؤمنین**

(سورۃ النمل نمبر ۳۷)

سراپا رحمت ہیں...... **ومآ ارسلنك الا رحمة للعلمین**

(سورۃ الانبیاء نمبر ۱۰۷)

رؤف ورحیم ہیں...... **حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم**

(سورۃ التوبہ نمبر ۱۲۸)

تمہارے گواہ ہیں...... **لیکون الرسول علیکم شهیدا**

(سورۃ الحج نمبر ۷۸)

marfat.com

صاحبِ خُلقِ عظیم ہیں...... **انك لعلی خلق عظیم**

(سورۃ القلم نمبر ۴)

اوّل المؤمنین ہیں...... **امن الرسول بمآ انزل الیه من ربه**

(سورۃ البقرۃ نمبر ۲۸۵)

اوّل المسلمین ہیں...... **وانا اول المسلمین**

(سورۃ الانعام ۱۶۳)

خاتم النبین ہیں...... **ولكن رسول الله وخاتم النبین**

(سورۃ احزاب نمبر ۴۰)

عبد (کامل) ہیں...... **سبحان الذی اسری بعبده لیلاً**

(سورۃ بنی اسرائیل نمبر ۱)

صاحب کوثر ہیں...... **انا اعطینك الكوثر**

(سورۃ الکوثر نمبر ۱)

صاحب رفعت شان وشہرت علم...... **ورفعنا لك ذكرك**

(سورۃ الم نشرح نمبر ۴)

ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے...... **النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم** (سورۃ احزاب نمبر ۶)

ان الله وملئكته یصلون علی النبی یایها الذین امنو صلو علیه وسلموتسلیما (سورۃ احزاب نمبر ۵۶)

بے شک اللہ اوراس کے فرشتے غیب بتانے والے (نبی) پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والوان پر درود اور سلام خوب بھیجو

marfat.com

صحابہ کرام کی نعت

حضور سرورِ کائنات ﷺ کے جانثار صحابہ کرام علیہم رضوان نے اپنے آقا و مولا (علیہ التحیۃ الثناء) سے جس طرح ٹوٹ کر محبت کی اس کی مثال کہیں مل ہی نہیں سکتی۔ محبت کے اظہار کی ایک صورت ''نعت'' بھی ہے چنانچہ اس صورت میں بھی اظہار ہوا۔ سید عبدالقادر ہاشمی ندوی لکھتے ہیں۔ ''مسلمانوں کو عموماً صحابہ کرام علیہم رضوان کو خصوصاً جو محبت اور دل بستگی ذات قدسی صفات حضرت رسالت مآب ﷺ سے تھی اس کا تقاضا ہی یہ تھا کہ دل کی بات زبان پر آئے اور جب آئے تو کیوں نہ شعر و سخن بن کر آئے۔ اس لیے تقریباً تمام صحابہ کرام علیہم رضوان نے جو شعر کہتے تھے، نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ کسی نے بہت کم اور کسی نے بہت زیادہ۔

علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی نے اپنی تالیف ''المجموعۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویۃ'' میں جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ اشعار دیئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

marfat.com

حضرت عبداللہ بن رواحہ وفات ۸ ہجری	۱۰ اشعر
حضرت ابوجرول زہیر بن صرد الجشمی رضی اللہ عنہ	۳ شعر
حضرت عمر بن مالک الخزاعی رضی اللہ عنہ	۶
حضرت العباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ	۱۷
حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ	۵۹
حضرت قرۃ بن عبیرۃ العامری رضی اللہ عنہ	۳
اعرابی	۱۴
حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ	۲۱
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	۶
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ	ایک مرثیہ
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	ایک مرثیہ
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	ایک مرثیہ
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	ایک مرثیہ
حضرت سیدہ فاطمہ بنت رسول ﷺ	۲
حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	8
حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ	۲۳
حضرت حسان رضی اللہ عنہ	۱۴۹
نامعلوم بزرگ صحابیہ رضی اللہ عنہا	۳
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۸

marfat.com

نامعلوم صحابی رضی اللہ عنہ	۷
حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ	۲۵
حضرت عبداللہ بن زبصری رضی اللہ عنہ	۲۰
حضرت ابوعزۃ الجمعی رضی اللہ عنہ	۴
حضرت قتیلہ بنت الحارث رضی اللہ عنہ	۲
حضرت اعشیٰ بکر بن وائل رضی اللہ عنہ	۲۳
حضرت مالک بن غط الہمد انی رضی اللہ عنہ	۹
حضرت اسید بن ابی اناس بن زنیم رضی اللہ عنہ	۳
حضرت اصید بن سلمہ السلمی رضی اللہ عنہ	۵
حضرت مالک بن عوف النصری رضی اللہ عنہ	۵
حضرت قیس بن بحالا شجعی رضی اللہ عنہ	۴
حضرت عمرو بن سبیع الرہاوی رضی اللہ عنہ	۹
حضرت کلیب بن اسید الحضر ی رضی اللہ عنہ	۳
حضرت نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ	۳
حضرت اعشیالمازنی رضی اللہ عنہ	۱
حضرت فضالہ اللیثی رضی اللہ عنہ	۳

marfat.com

نعت رسول کریم ﷺ باحادیث مبارکہ

سات آسمانوں کے پرے دیکھا

ان فرط لکم وانا شهيد عليكم وان والله انظر الیٰ حوضی الان وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض ومفاتیح الارض وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکو ابعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیها

(بخاری جلد ا، ص ۱۷۹)

دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اس وقت اپنے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم میں اپنے بعد میں یہ نہیں ڈرتا کہ تم شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم دنیا میں لگ جاؤ گے۔

جائے مرگ

حضور اکرم ﷺ نے جنگ بدر سے ایک روز قبل میدان جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جگہ جگہ ٹھہر کر با قاعدہ فرماتے تھے کہ کل فلاں کافر کی لاش یہاں ہوگی اور یہاں فلاں فلاں کافر جہنم رسید ہوگا جملہ قریشان کے نام اس گنوائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاں حضور ﷺ نے دست مبارک سے نشان لگایا تھا اس سے ذرہ بھر بھی فرق نہ ہوا اور ہر کافر اسی جگہ مرا

(مسلم جلد ا، ص ۱۰۲، ابوداؤد جلد ۲، ص ۸)

marfat.com

مردوں کا سننا یا سماع موتی

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ایسے جسموں سے کلام فرماتے ہیں جن میں جان نہیں بھلا وہ کیا سنیں گے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

(بخاری جلد۲،ص۵٦٦)

لولاک لما اظهرت الربوبية

اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں ہرگز اپنی ربوبیت ظاہر نہ فرماتا

لولاک لما خلقت الافلاک

اگر آپ نہ ہوتے تو افلاک پیدا نہ کرتا

(مدارج النبوۃ جلد۲،ص٦١٩)

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص ہیں برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

حرف مشدد سے مراد اسم محمد ﷺ کا میم ہے جو حا اور دال کے درمیان برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق الٰہیہ سے متخلق ہیں ان کی بینائی و بصیرت نور وحدت کے سے سرگین ہے

marfat.com

مردوں کا سننا یا سماع موتی

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ایسے جسموں سے کلام فرماتے ہیں جن میں جان نہیں بھلا وہ کیا سنیں گے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

(بخار جلد ۲، ص ۵۶۶)

لولاک لما اظهرت الربوبية

اے حبیب اگر تو نہ ہوتا تو میں ہرگز اپنی ربوبیت ظاہر نہ فرماتا

لولاک لما خلقت الافلاک

اگر آپ نہ ہوتے تو افلاک پیدا نہ کرتا

(مدارج النبوۃ جلد ۲، ص ۶۱۹)

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل

خواص ہیں برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

حرف مشدد سے مراد اسم محمد ﷺ کا میم ہے جو حا اور دال کے درمیان برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق الہیہ سے متخلق ہیں ان کی بینائی و بصیرت نور وحدت کے سے سرمگین ہے

marfat.com

یک نظر همی بیند دوگزے راہ
یک نظر کونین دید و روئے شاہ

(رومیؒ)

انی اری مالا ترون واسمع مالاتسمعن اطت السماء حق لها ان تسط لیس فیها موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبهه ساجد لله

جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چر چرا رہا ہے اور کیوں نہ کرے فرشتوں کے لیے سجدہ کرنے کے لیے چار انگشت کے برابر بھی جگہ خالی نہیں۔

نبی

اللہ تعالیٰ کے الہام کے مطابق
غیب کی خبریں دینے والا

الصلوۃ والسلام علیک یا صاحب المقام المحمود

marfat.com

ان اولی الناس بی اکثرھم علی صلوٰۃ

(الحدیث)

لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو مجھ پر کثرت سے دورد شریف پڑھتا ہے۔

اسمع صلوٰۃ محبتی واعرفھم

(دلائل الخیرات)

اہل محبت کا دورد میں خود سنتا ہوں اور میں انہیں پہچانتا ہوں۔

لیس من عبد یصلی علی الابلغنی صوتہ حیث کان

(جلاء الافہام)

کوئی شخص بھی جب مجھ پر درود شریف پڑھے تو اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو۔

انی اسمع مالا تسمعون

حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آسمانوں پر فرشتوں کے سجدہ کرنے سے جو چر چر کی آواز پیدا ہوتی ہے میں وہ سنتا ہوں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک یہودی بچہ کی عیادت کے لیے ان کے گھر تشریف لے گئے اس کا باپ اس وقت توریت شریف پڑھ رہا تھا حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ھل تجدنی فی التورتہ نعتی وصفتی؟

کیا تو توریت میں میری نعت اور صفت نہیں پاتا! اس یہودی نے نفی میں جواب دیا تو یہودی بچہ فوراً پکار اٹھا حضور میرا باپ اس وقت جھوٹ بول رہا ہے۔ توریت شریف میں آپ ﷺ کی نعت اور صفت موجود ہے جو یہ اکثر تلاوت کیا کرتا ہے۔ گویا حضور کی نعت اور صفات تو سابقہ کتب مقدسہ اور صحائف میں بھی موجود تھیں۔

من رانی فقد راء ی الحق

جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا

قال ھل ترون قبلتی ھھنا فواللہ ما یخفیٰ علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لا رالکم من واء ظھری

کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ (صرف) یہاں ہے تو اللہ کی قسم مجھ پر نہ تو تمہارا خشوع پوشیدہ نہ تمہارا رکوع بیشک میں ضرور تمہیں اپنے پس پشت سے دیکھتا ہوں۔

marfat.com

کن فیکون جدوں آکھیا آہا تاں اساں دی کولے آہے
ہکے لامکان مکان اساڈا ہکے بہت وچ آن پھنسایا ہے
ہکے ملک اسانوں سجدے کردے ہکے خاک وچ آن رلایا ہے
بلھے شاہ نفس پلیت نے پلیت کیتا کوئی مڈھ دے پلیت تاں نا ہے

کن فیکون تاں کل دی گل اے اساں اگے پریت لگائی
توں میں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی میم گواہی
اجے وی سانوں اوہ پئے دسدے بیل بوٹے کاہی
مہر علی شاہ رل تاہیوں بیٹھے جداں سک دوہاں نو آہی

سارباناں! مہرباناں! راہیا شالا جیویں خیر تھیوی ماہیا

کُنتُ کَنزاً مَخفِیا فاحبت ان اعرف فقد خلقت الخلق

اول ما خلق الله نوری

حضرت امام احمد بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُسند عبدالرزاق سے بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کی ہے کہ کہا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تھا۔ فرمایا سب سے پہلے اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا اور یہ نور بقدرت ومشیت خداوندی پھرتا رہا جہاں اس نے چاہا۔ اس وقت کوئی شے نہ تھی۔ نہ لوح نہ قلم نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ آدمی۔ پھر جب مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ ہوا تو

marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نور کو چار اجزا میں تقسیم فرمایا پہلے جزو سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش کو پیدا کیا اور چوتھے جزو کو پھر چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے سے آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے جنت اور دوزخ پیدا کئے پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے سے مومنین کی آنکھوں کا نور دوسرے سے ان کے دلوں کا نور تیسرے سے نور توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو پیدا کیا۔ حضرت سید محمد خفاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ چوتھے حصے سے ارواح انبیاء پیدا کئے گئے اور باقی کو پشت آدم میں رکھا گیا۔

اس حدیث مبارکہ کو اشرفعلی تھانوی نے نشر طیب کے شروع میں لکھا ہے۔

حضرت عراقی نے فرمایا

چوں خود کردند راز خویش فاش — عراقی را چرا بدنام کردند

جب سے لاگے تورے سنگ نین پیا — نیند گئی آرام نہیں ساری ساری رین پیا
دکھ آئے سکھ بھاگ گئے — سب عیش مٹا سارا چین پیا
تن من دھن سب تجھ پر واروں — وار دیوں کونین پیا
جیا تڑپت ہے درشن دیجو — صدقہ حسن حسین رضی اللہ عنہم پیا
وصل علی کیا شانن ہے — لا ملک فی الدارین پیا
مہر علی ہے حب نبی اور حب نبی ہے مہر علی — محمد لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا
جب سے لاگے تورے سنگ نین پیا — نیند گئی آرام نہیں ساری ساری رین پیا

marfat.com

دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
آدم تھیں تا عیسیٰ مسیح ‏ ‏ نفسی بلیسن سب نبی
ایتھے بولسی ہک امتی ‏ ‏ احمد نبی صاحب کمال
دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
ربی الٰہی حمدی ‏ ‏ صل وسلم علی النبی
فاطمۃ الزہر وعلی رضی اللہ عنہم ‏ ‏ حسنین جگ دی پناہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
مہرعلی توں کون بچارا ‏ ‏ نپٹ لاشے تے روگن ہارا
سر تے چاکے عیباں دا بھارا ‏ ‏ لاویں پریت توں شاہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
لاکے پریتاں کدیں نہ نسیے ‏ ‏ بھیت دلاں دا مول نہ دسیے
اندرروئیے تے باہر ہسیے ‏ ‏ ملیے سلاں پے چاہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
مہرعلی کیوں پھریں اداسی ‏ ‏ اج کل سوہناں آگل لاسی
ہوسن خوشیاں تے غم جاسی ‏ ‏ ملساں لمیاں کرکر باہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال ‏ ‏ جتھے دم مارن دی نہیں مجال
لاکے پریتاں کدیں نہ نسیے ‏ ‏ بھیت دلاں دا مول نہ دسیے

marfat.com

دہر میں سب سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات

قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

لا یمکن الثنا کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بریں نازم کہ ہستم امت تو   گنہگارم ولیکن خوش نصیم

ترمذی شریف میں حدیث مبارکہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں میں یہ فخریہ ہیں کہتا، میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا فخریہ نہیں کہتا، کوئی نبی آدم علیہ السلام اوران کے سوا ایسا نہ ہوگا جو میرے جھنڈے تلے نہ ہوگا، فخریہ نہیں کہتا

یہ لواالحمد ''حمد کا جھنڈا'' اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت جو صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطا ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حمد سب سے افضل ہے قیامت کے دن سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی کریں گے ایسی حمد جو پہلے کسی نہ کی ہو۔ایک مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حمد فرمانا اور آپ کی حمد کا اعلان کرنا قیامت کا حساب چار گھنٹے میں ہوگا باقی پچاس ہزار سال کا دن حضور کی مدح خوانی میں صرف ہوگا۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے ''عسیٰ انْ یبعثک ربک مقاما محمودا'' ان وجوہ سے حضور اکرم صلی اللہ

marfat.com

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اسماء گرامی احمد، محمد اور محمود ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کا نام ہے حمادوں

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

''شان حبیب الرحمان'' میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

''ھوالاول والآخر والظاھر والباطن وھوبکل شیء'' علیم''

یہ حمد باری تعالیٰ بھی ہے اور نعت رسول اکرم ﷺ بھی ہے

مُحَمَّدٌ ﷺ

تعریف والا

الصلوۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ

marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
المتوفی ۱۳ھ/۶۳۴ء

یا عین فابکی ولا تسأمی   وحق البکاء علی السید
تو اے آنکھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تھمیں   قسم ہے سرورِ عالم پر رونے کے حق کی

علیٰ خیر خندف عند البلاد   ءِ امسیٰ یغیب فی الملحد
خندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا   جو غم والم کے ہجوم میں سر شام گوشۂ قبر میں چھپادیا گیا

فصلی الملیك ولی العبا   د ورب العباد علی احمد
مالک الملک بادشاہ عالم، بندوں کا والی   اور پروردگار، احمد مجتبیٰ پر سلام ورحمت بھیجے

فکیف الحیاہ لفقد الحبیب   وزین المعاشر فی المشهد
اب کیسی زندگی، جو حبیب ہی بچھڑ گیا   اور وہ نہ رہا جو زینت دہ یک عالم تھا

فلیت الممات لنا کلناً
کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی

فکنا جمیعا مع المهتدی
آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے

marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الشہید ۲۳ھ/۶۴۴ء

الم تر ان اللہ اظہر دینہ — علی کل دین قبل ذلک حائد
کیا نہیں دیکھا تم نے اللہ نے اپنے دین کو غالب کردیا — ہر اُس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا

واسلبہ من اہل مکۃ بعد ما — تدعوا الیٰ امر من الغی فاسد
اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کردیا حضور سے جب — اُن لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی

غداہ اجال الخیل فی عرصاتہا — مسومۃ بین الزبیر وخالد
اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے — جن کی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں، زبیر وخالد کے درمیان

فامسی رسول اللہ قد عزّ نصرہٗ
پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا

وامسیٰ عداہ من قتیل وشارد
اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھاکے بھاگے

marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الشہید ۳۵ھ/۶۵۶ء

فیا عینی ابکی ولاتسأمی

تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

وحق البکآء علی السید

اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آچکا

marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الشہید سنہ ۴۰ھ/ ۶۶۱ء

امن بعد تکفین النبی ودفنه　　باثوابه اٰسی علی هالك ثویٰ

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے　　کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جابسا

زرانا رسول الله فینا فلن نریٰ　　بذاك عدیلا ماحیینا من الرویٰ

رسول اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب　　جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے

وکان لنا کالحصن من دون اهله　　له معقل حرز حریز من الروی

رسول اللہ ہمارے لیے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن　　سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وکنا بمراٰه نری النور والهدی　　صباحا مساء راح فینا اواغتدیٰ

ہم جب ان کو دیکھتے تو سراپا نور وہدایت کو دیکھتے　　صبح بھی اور شام بھی جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے

لقد غشیتنا ظلمة بعد موته　　نهارا فقد زادت علی ظلمة الدجی

ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھاگئی جس میں　　دن، کالی رات سے زیادہ تاریک ہوگیا

فیا خیر من ضتم الجواغ والحشا

انسانی بدن اور اس کے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہوئے ہیں ان میں سب سے

ویا خیر میت ضمة الترب والثری

بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جن کو خاک نے چھپایا ہے سب سے بہتر ہیں

marfat.com

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المتوفی ۳۲ھ/۶۵۳ء

من قبلها طبت فی الظلال وفی مستودع حیث یخصف الورق
آپ اس سے پہلے سایۂ خاص میں بسر کر رہے تھے اور اُس منزل محفوظ میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا

ثم هبطت البلاد ولا بشر انت ولا مضغة" ولا علق
پھر آپ بستی میں اُترے مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی

بل نطفة ترکب السفین وقد الجم نسرا واهله الغرق
اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے جب سیلاب کی موجیں چوٹی کو چھو رہی تھیں اور لوگ ڈوب رہے تھے

تنقل من صالب الی رحم اذا مضی عالم بدا طبق
منتقل ہوتا رہا صُلب سے رحم کی طرف پھر جب ایک عالم گزر چکا مرتبہ حال کا ظہور ہوا

وردت نار الخلیل مکتتما فی صلبه انت کیف یحترق
آپ آتش خلیل میں اترے، چُھپے چُھپے آپ اُن کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے

حتی احتوی بیتك المهیمن من خندف، علیاء تحتها النطق
تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے جس کا دامن زمین پر لوٹتا تھا

وانت لما ولدت اشرقت الا رض وضائت بنورك الافق
اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین اور روشن ہوگئے آفاق سماوی آپ کے نور سے

فنحن فی ذلك الضیاء وفی النور
تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں

وسبل الرشاد نخترق
ہیں اور ہدایت واستقامت کی راہیں نکال رہے ہیں

marfat.com

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المتوفی ۶۸ھ/ ۶۸۷ء

اغر علیہ للنبوہ خاتم	من اللہ مشھود یلوح ویشھد
یہ وہ ہیں جن پر مہر نبوت چمک رہی ہے	اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے اور دیکھی جاتی ہے
وضم الا الہ اسم النبی الی اسمہ	اذقال فی الخمس المؤذن اشھد
اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملا رکھا ہے	جب کہ پانچ وقت مؤذن اشھد کہتا ہے
وشق لہ من اسمہ لیجلہ	فذوالعرش محمود وھذا محمد
اللہ نے انکا نام ان کے اعزاز کے لیے اپنے نام سے مشتق کیا ہے	صاحب عرش محمود ہے، اور یہ محمد ہیں
نبی اتانا بعد باس وفترہ	من الرسل والاوثان فی الارض تعبد
یہ ایسے نبی جو ہمارے پاس ایک خوف اور طویل وقفہ کے بعد آئے ہیں	اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پوجے جارہے تھے
فامسی سراجا مستنیرا وھادیا	یلوح کما لاح الصیقل المھند
یہ نبی آئے اور روشنی والے چراغ اور رہنما ہوگئے	وہ اس طرح چمکے جیسے صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکے
وانذرنا نارا وبشر جنۃ	وعلمنا الاسلام فاللہ محمد
اور انھوں نے آگ سے ڈرایا جنت کی بشارت دی	اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی ہم اللہ کے شکر گزار ہیں
وانت الہ الخلق ربی وخالقی	بذلك ماعمرت فی الناس اشھد
اے اللہ تو دنیا کا معبود ہے میرا رب اور خالق ہے	جب تک لوگوں میں زندہ رہوں گا اس کی شہادت دیتا رہوں گا
تعالیت رب الناس عن قول من دعا	سواك الھا انت اعلی وامجد
اے سارے انسانوں کے پروردگار تو ان کے اقوال سے بلند	اعلیٰ اور برتر ہے جو تیرے سوا کسی اور کو معبود بنائیں

marfat.com

لك الخلق والنعمآء والامر كله

تو ہی پیدا کرنے والا نعمت دینے والا اور حاکم مطلق

فایاك نستهدی وایاك نعبد

ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے اور تیری ہی پوجا کرتے ہیں

مَنصُورٌ

مدد دیا ہوا

الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع الامۃ

marfat.com

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلصُّبحُ بَدَامِنْ طَلْعَتِہٖ وَالَّیلُ دَجیٰ مِنْ وَّفْرَتِہٖ
صبح ظاہر ہوئی آپ ﷺ کی پیشانی سے اور رات رُونما ہوئی آپ ﷺ کی زلفوں سے

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًاوَّعُلَا اَھْدَی السُّبُلَالِدَلَالَتِہٖ
آپ سبقت لے گئے تمام پیغمبروں پر بزرگی میں اور بلندی میں دین کے تمام راستے روشن ہوگئے آپ کی رہنمائی سے

کَنْزُالْکَرَم مَوْلَی النِّعَم ھَادِی الْاُمَم لِشَرِیْعَتِہٖ
آپ بخشش کے خزانے اور رحمتوں کے مالک ہیں تمام امت کو راہ ہدایت دکھانے والے اپنی شریعت سے

اَزْکَی النَّسَب اَعْلَیَ الْحَسَب کُلُّ الْعَرَب فِیْ خِدْمَتِہٖ
بہت پاکیزہ نسب والے اعلیٰ خاندان والے تمام عرب (کل جہان) آپ کی خدمت میں ہیں

سَعَتِ الشَّجَرْ، نَطَقَ الْحَجَرْ شَقَّ الْقَمَرْ بِاِشَارَتِہٖ
دوڑے آئے درخت کلام کیا پتھروں نے دوٹکڑے ہوگیا چاند آپ کی انگلیوں کے اشارے سے

جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی وَالرَّبُّ دَعٰی لِحَضْرَتِہٖ
جبریل علیہ السلام آئے معراج کی رات آپ کے پاس اور اللہ تعالیٰ نے بُلایا آپ کو اپنے سامنے

نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰہُ عَفَا عَنْ مَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِہٖ
آپ کی بدولت لوگوں کو بزرگیاں حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے معاف فرمائے وہ گناہ جو امت نے کیے تھے

فَمُحَمَّدُنَا ھُوَسَیِّدُنَا وَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ
پس محمد ﷺ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے لیے عزت ہے کہ آپ کے قبول فرمانے میں

marfat.com

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

الشہید ۸ھ/۶۲۹ء

روحی الفداء لمن اخلاقهٗ شهدت　　بانهٗ خیر مولودٍ من البشر

میری جان ان پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں　　کہ وہ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں

عمت فضائلهٗ کل العباد کما　　عم البریة ضوء الشمس والقمر

ان کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لیے عام ہیں　　جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کے لیے عام ہیں

لو لم یکن فیه اٰیات مبینة"

اگران کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں

کانت بدیهته تکفی عن الخبر

تو خود اُن کی واضح شخصیت اُن کی صداقت کافی تھی

marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

الشہید ۳ھ/۶۲۵ء

حَمِدتُ اللّٰہَ حِینَ فُؤَادِیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَالدِّیْنِ الْمُنِیْف
میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب اُس نے میرے دل کو اسلام اور بلند مرتبہ دین کی توفیق بخشی

لِدِیْنٍ جَآءَ مِنْ رَّبٍّ عَزِیْزٍ خَبِیْرٍ بِالْعِبَادِ بِھِمْ لَطِیْف
اُس دین کی جو عظمت وعزت والے پروردگار کی طرف سے آیا جو بندوں کے تمام حسابات سے باخبر اور اُن پر بڑا مہربان ہے

اِذَا تُلِیَتْ رَسَائِلُہٗ عَلَیْنَا تَحَدَّرُ مَعَ ذِی اللُّبِّ الْحَصِیْف
جب اس کے پیغاموں کی تلاوت ہمارے سامنے کی جاتی ہے تو ہر صاحب عقل اور صائب الرائے کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں

رِسَآئِلُ جَآءَ اَحْمَدُ مِنْ ھُدَاھَا بِاٰیَاتٍ مُّبَیِّنَۃِ الْحُرُوف
وہ پیغامات جن کی ہدایتوں کو احمد لے کر آئے واضح الفاظ وحروف والی آیتوں میں

وَاَحْمَدُ مُصْطَفًی فِیْنَا مُطَاعًا فَلَا تَغْشُوْہُ بِالْقَوْلِ الْعَنِیْف
اور احمد ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے لہذا تم اُن کے سامنے نا ملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا

فَلَا وَاللّٰہِ نُسْلِمُہٗ لِقَوْمٍ
تو خدا کی قسم ہم ان کو اس قوم کے حوالے کبھی نہیں کریں گے

وَلَمَّا نَقْضِ فِیْھِمْ بِالسُّیُوْفِ
جن کے بارے میں ہم نے ابھی تلواروں سے کوئی فیصلہ نہیں کیا

marfat.com

حضرت ابو طالب بن عبد المطلب

المتوفی ۳ھ / ۶۲۰ء قبل از ہجرت

وَاللّٰہِ لَنْ یَّصِلُوْ اِلَیْکَ بِجَمْعِھِمْ حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنَا
خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک ہرگز پہنچ نہیں سکتے جب تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹا نہ دیا جائے

فَاصْدَعْ بِاَمْرِکَ مَا عَلَیْکَ غَضَاضَۃ" وَاَبْشِرْ وَقَرِّ بِذَاکَ مِنْکَ عُیُوْنًا
تو اپنا کام کئے جا تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے اور خوش رہ اور اس کام کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کئے جا

وَدَعَوْتَنِیْ وَزَعَمْتَ اِنَّکَ نَاصِحِیْ وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَکُنْتَ ثَمَّ اَمِیْنًا
تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے تو نے سچ کہا، اور پھر تو تو ایک امانت دار (امین) رہ چکا ہے

وَعَوَضْتَ دِیْنًا لَا مُحَالَۃَ اِنَّہٗ مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّۃِ دِیْنًا
اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے

لَوْلَا الْمَلَامَۃُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّۃٍ
اگر ملامت کا خوف اور سبکی کا اندیشہ نہ ہوتا

لَوَجَدْتَّنِیْ سَمَحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا
تو اس دین کو قبول کر لینے میں تو یقیناً مجھ بر ملا فراخ دل پاتا

فقال اللہ لجبریل اذھب الی لحمد فقل انا سنرضیک فی امتک............ (مشکوۃ شریف)

marfat.com

امام زین العابدین، علی السجاد بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المتوفی ۹۵ھ/ ۷۱۲ء

ان نلت یاروح الصبا یوما الی ارض الحرم	**بلغ سلامی روضۃ فیھا النبی المحترم**
اے باد صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو	تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں
من وجھہ شمس الضحیٰ من خدہ بدر الدجی	**من ذاتہ نور الھدی من کفہ بحر الھمم**
وہ جن کا چہرہ انور مہر ونیمر ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہ کامل	جنکی ذات نور ہدایت ہے، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا
قرانہ برھاننا فسخا لادیان مضت	**اذجآء نا احکامہ کل الصحف صار العدم**
ان کالایا ہوا قرآن ہمارے لیے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا	جب اس کے احکام ہمارے پاس آئے تو پچھلے سارے صحیفے معدوم ہو گئے
اکبادنا مجروحۃ من سیف ھجر المصطفیٰ	**طوبی لاھل بلدہ فیھا النبی المحتشم**
ہمارے جگر زخمی ہیں فراق مصطفےٰ کی تلوار سے	خوش نصیبی اُس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں
یا لیتنی کنت کمن یتبع نبیا عالما	**یوما ولیلا دائما وارزق کذالی بالکرم**
کاش میں اسکی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے	دن اور رات ہمیشہ اے خدا یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما
یا رحمۃ للعالمین انت شفیع المذنبین	**اکرم لنا الحزین فضلا وجودا والکرم**
اے رحمت عالم آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں	ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشیے
یا رحمۃ للعالمین ادرک لزین العابدین	**محبوس ایدی الظالمین فی الموکب والمزدحم**
اے رحمت عالم زین العابدین کو سنبھالیے	وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی وپریشانی میں ہے

marfat.com

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

المتوفی ۵۷ھ/ ۶۷۸ء

متی یبد فی الداجی البھیم جبینہ
یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

اندھیری رات میں اُن کی پیشانی نظر آتی ہے
تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ

فمن کان اومن قد یکون کاحمد
نظام لحق اونکال لملحد

احمد مجتبیٰ کے جیسا کون تھا اور کون ہوگا
حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا

•

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب عرض کی گئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلق بیان فرمائیں تو آپ نے فرمایا ''کان خلقہ القران'' سارے کا سارا قرآن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلق عظیم ہے۔ سبحان اللہ

حسیبُ

بزرگ، کافی

marfat.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
المتوفی سنہ ۱۱ھ/۶۳۲ء

ماذا علی من شم تربۃ احمد الا یشم مدی الزمان غوالیا

جس ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے

صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام عدن لیا لیا

حضور کی جدائی میں وہ مصیبتیں ٹوٹی ہیں کہ اگر یہ مصیبتیں "دنوں" پہ ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدل ہو جاتے

اغبر افاق السمآء وکورت شمس النھار واظلم الازمان

آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہوگئیں اور لپیٹ دیا گیا دن کا سورج اور تاریک ہوگیا سارا زمانہ

والارض من بعد النبی کئیبۃ اسفاً علیہ کیثرہ الحزان

اور زمین نبی کریم ﷺ کے بعد مبتلائے درد ہے اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا

فلیبکہ شرق البلاد وغربھا یا فخر من طلعت لہ النیرانٌ

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جدائی پر فخر تو صرف اُن کے لیے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

یا خاتم الرسل المبارک صنوۃً

اے آخری رسول ﷺ آپ برکت وسعادت کی جوئے فیض ہیں

صلیٰ علیک منزل القران

آپ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے

marfat.com

اُستنِ حنّانہ کی آہ وبکا ہجرِ رسول ﷺ میں

اُستنِ حنّانہ درہجر رسول
نالہ می زد ہمچو اربابِ عقول

اُستنِ حنّانہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جدائی میں اِس طرح گریہ وزاری میں مشغول دیکھا گیا جس طرح عقل وسمجھ رکھنے والے یعنی انسان گریہ وزاری کرتے ہیں۔

درمیان مجلس وعظ آں چناں
کزوے آگہ گشت ہر پیر وجواں

مجلس وعظ کے درمیان یہ واقعہ حیرت افروز اس طرح واضح طور پر ظہور پذیر ہوا کہ اس گریہ وزاری کی آواز کو ہر بوڑھے اور جوان نے سن لیا۔

درتحیر ماندہ اصحاب رسول
کزچہ می نالد ستون باعرض وطول

اِس حیرت انگیز واقعے کو دیکھ کر اصحابِ کرام حیران رہ گئے اور انہیں یہ فکر دامن گیر ہوگئی کہ ایسی کون سی وجہ ہے کہ جس کے باعث یہ ستون پورے جسم سے گریہ وزاری میں مصروف ہے۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں
گفت جانم ازفراقت گشت خوں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ازراہِ شفقت اس کو اپنے حضور منگوا کر بغل گیر فرمایا اور اس سے آہ وبکا کی وجہ دریافت فرمائی۔ ستون نے آپ سے جدائی کا غم بیان کرتے ہوئے اپنے ناقابلِ برداشت دل کی کیفیت کا اظہار فرمایا۔

marfat.com

ازفراق تو مراچوں سوخت جاں
چوں نالم بے توائے جانِ جہاں

ستون نے عرض کیا کہ آپ کی محبت اور جدائی کے غم نے میری جان کو جلا ڈالا تو پھر اے جانوں کی جان میں آپ کے ہجر میں گریہ وزاری کیوں نہ کروں۔

مسندت من بودم ازمن تاختی
برسرِ منبر تو مسند ساختی

میں آپ کی جائے نشست تھی مجھ سے آپ نے جدائی اختیار کر لی ہے اور آپ نے منبر کو نشست بنالیا ہے۔

پس رسولش گفت اے نیکو درخت
ای شدہ با سرِ توہمراز بخت

پھر یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ اے مبارک ستون تیرا نصیبہ بیدار ہو گیا۔

گرہمی خواہی ترا نخلے کنند
شرقی وغربی زتو میوہ چنند

اے ستون اب اگر تو کہے تو تجھ کو ایسا عظیم درخت بنادیں کہ تیرے پھل سے تمام اہل عالم مستفید ہوں۔

یادراں عالم حق سروے کند
تاتروتازہ بمانی تابد

یا اگر تو کہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو عالم عقبیٰ میں ایک عظیم الشان سرو بنادے اور تو ابدالآباد تروتازہ رہے اور تجھے حیات ابدی حاصل ہو جائے۔

marfat.com

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنوا اے غافل کم از چوبے مباش

اُس ستون نے عرض کیا حضور والا میں تو دائمی بقا کا طالبگار ہوں تا کہ وہاں مجھ کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہو سکے۔ اِس واقعے کے بیان کا ماحصل یہ ہے کہ اے غافل انسان ذرا غور کر ایک لکڑی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول جانتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی بقاء دائمی سے واقف ہے۔ افسوس وصد افسوس کہ تو اس سے غافل ہے۔ کوشش کر اور اپنی غفلت کو دور کر تا کہ اس لکڑی سے پیچھے نہ رہ جائے۔

آں ستوں رادفن کرو اندر زمیں
تاچو مردم حشر گردد یومِ دیں

الغرض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس ستون کو زمین میں دفن کرنے کا حکم فرمایا تا کہ کل قیامت کے دن اس ستون کا حشر انسانوں جیسا ہو۔

صورت از بے صورتی آمد بروں
باز شد انا الیہ راجعون

marfat.com

امام اعظم ابوحنیفہ کوفی، نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المتوفی ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء

سید السادات جئتك قاصدا — ارجو رضاك واحتمی بحماك

اے سرداروں کے سردار! میں آپ کے حضور آیا ہوں — آپ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ کی پناہ کا طلبگار

واللہ یاخیر الخلائق ان لی — قلبا مشوقا لا یروم سواك

اللہ کی قسم اے بہترین خلائق میرا دل صرف — آپ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طلب نہیں

انت الذی لولاك ما خلق امرء — کلا ولا خلق الوریٰ لولاك

آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا — اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

انت الذی لما توسل اٰدم — من ذلة بك فاز وهو اباك

آپ وہ ہیں جب حضرت آدم نے آپ کا توسل اختیار کیا — اپنی لغزش پر تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں

وبك الخلیل دعا فعادت ناره — بردا وقد خمدت بنور سناك

اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی — اُن کی آگ سرد ہوگئی وہ آگ آپ کے نور کی برکت سے بجھ گئی

ودعاك ایوب لضر مسه — فازیل عنه الضر حین دعاك

اور حضرت ایوب نے اپنی بیماری میں آپ کے وسیلے سے دعا کی — تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہوگئی

وبك المسیح اتیٰ بشیرا مخبرا — بصفات حسنك مادحا لعلاك

اور آپ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیح آئے — انھوں نے آپ کے حسن وجمل کی مدح وثناء کی اور آپ کے رتبہ بلندی کی خبر دی

وکذاك موسیٰ لم یزل متوسلا — بك فی القیمة محتمی بحمدك

اور اسی طرح حضرت موسیٰ بھی آپ کا وسیلہ اختیار کیے رہے — اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے

وهود ویونس من بهاك تجملا — وجمال یوسف من ضیاء سناك

اور حضرت ہود اور حضرت یونس علیہم السلام نے بھی آپ ہی کے حسن سے زینت پائی — اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال بھی آپ ہی کے جمال باصفا کا پر تو تھا

قد فقت یا طه جمیع الآنبیاء — طرا فسبحن الذی اسرك

اے طٰہٰ! آپ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی — پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی

marfat.com

والله یا یسین مثلك لم یكن — فی العلمین وحق من انباك

خدا کی قسم اے یٰسین لقب! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا قسم ہے اسی کی جس نے آپ کو سربلند کیا

عن وصفك الشعراء یا مدثر — عجزوا وكلوا من صفات علاك

اے کملی والے آپ کے اوصاف جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شعرا عاجز گئے آپ کے اوصاف عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں

بك لی قلیب مغرم یاسیدی — وحشاشة محشوه بهواك

میرے سرکار! میرا حقیر دل آپ ہی کا شیدا ہے اور میرے اندر تو آپ ہی کی محبت بھری ہے

یا اكرم الثقلین یا كنز الوری — جدلی بجودك وارضنی برضاك

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصل کائنات! مجھے اپنی بخشش وعطا سے نوازیے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے

انا طامع بالجود منك ولم یكن — لابی حنیفة فی الانام سواك

میں آپ کے جودوکرم کا دل سے طلبگار ہوں کہ اس جہان میں ابوحنیفہ کے لیے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے

صلی علیك الله یا علم الهدی — ماحن مشتاق الی مشواك

اے ہدائت کے علم سربلند! مشتاقان زیارت کے شوق بے حد کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درود وسلام آپ پر نازل ہوتا رہے۔

marfat.com

حضرت امام بوصیری، شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

(۶۰۸ھ تا ۶۹۵ھ) (۱۲۱۳ء)

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

محمد ﷺ ہیں دونوں جہانوں کے، دونوں اہم مخلوق یعنی جن وانس کے اور عرب وعجم دونوں گروہوں کے

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاھِیْ فَلَا اَحَدٌ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمٖ

آپ ہمارے نبی ہیں اچھائیوں کا حکم دینے والے اور بُرائیوں سے روکنے والے پس آپ کے مقابلے میں ہاں اور نہیں کے اعتبار سے زیادہ سچا کوئی دوسرا نہیں۔

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لکل ھول من الاھوال مقتحم

آپ ہی اللہ کے وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی آس ہر خوف وہراس میں اور قیامت کی شدید گھڑیوں میں لگائی جائے

دعا الی اللہ فالمستمسکون بہ مستمسکو بحبل غیر منفصم

آپ نے اللہ کی طرف دعوت علم دی پس جن لوگوں نے آپ کا دامن تھام لیا انھوں نے وہ رسی پکڑ لی جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں

وفاق النبین فی خلق وفی خلق ولم یدانوہفی علم ولا کرم

آپ صورت وسیرت میں تمام پیغمبروں پر فوقیت رکھتے ہیں اور علم ہو یا کرم میں بھی کوئی بھی آپ کی برابر کو نہیں پہنچا

marfat.com

وکلھمن رسول اللہ ملتمس غرفامن البحر اورشفا من الدیم

اورسب کے سب خواہاں ہیں اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول ﷺ سے کہ اس دریائے کرم سے ایک چلواور اس ابر رحمت سے ایک قطرہ مل جائے۔

ظلمت سنۃ من اء حی الظلام الی ان اشکت قد ماہ الضر من ورم

میں نے اس نبی کی سُنت پر ظلم کیا جس نے راتوں کوزندہ رکھا اس حد تک کہ آپ کے پاؤں مُبارک پر ورم (سوج) آ گئی۔

وکیف تدعو الی الدنیا ضرورۃ من لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی کوئی ضرورت کس طرح مائل کرے اگر آپ جلوہ افروز نہ ہوتے تو دنیا بھی عدم سے وجود نہ آتی۔

فھو الذی تم معناہ وصورتہ ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

ظاہری اور باطنی کمالات آپ پر مکمل (ختم) ہو چکے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں آپ کو دوستی کے لیے چن لیا

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم واحکم بما شئت مدحا فیہ واحکم

نصاری (عیسائیوں) نے جو کچھ اپنے نبی کو کہا تم وہ نہ کہنا جتنی چاہو آپ کو مدح، تعریف کرو اور باہم سناؤ

marfat.com

فان فضل رسول اللہ لیس لہ حد فیعرب عنہ ناطق بفم

حضور اکرم ﷺ کے فضل ورفعت کی کوئی حد نہیں جتنا بھی کوئی فصیح اپنے من سے آپ کا فضل بیان کرے

جاء ت لدعوتہ الاشجار ساجدۃ تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

آپ ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے آئے اپنی پنڈلیوں پر بغیر پاؤں کے چل کر آئے

تبارک اللہ فا وحی مکتسب ولا نبی علی غیب بمتھم

اللہ تعالیٰ کی ذات برکتوں والی ہے وحی محنت سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی غیب کی خبر دینے پر نبی پر تہمت لگی ہے۔

یا أکرم الخلق مالی من أ لوذ بہ سواک عند حلول الحادث العمم

اے مخلوق میں سب سے زیادہ مہربانی اور کرم کرنیوالے میرے لیے کون ہے
آپ کے سوا جس کی پناہ لوں حادثوں اور بلاؤں کے پہنچنے کے وقت

ولن یضیق رسول اللہ جاھک بی اذا الکریم تجلی باسم منتقم

میری شفاعت کرنے کے وقت حضور کا مقام ومرتبہ کم نہ ہوگا جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے نام منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا۔

فاغفرلنا شدھا واغفرلقارء ھا سالتک الخیر یاذا الجود والکرم

یا اللہ مصنف اور پڑھنے سننے والے کے لیے بخشش فرما اے جود وکرم کے مالک! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

marfat.com

مقالات از حضرت مولانائے رُومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سید و سرور محمد نورِ جاں
بہتر و مہتر شفیع مذنباں

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دونوں جہاں کے سردار اور ہم سب کی جانوں کے نور ہیں۔ آپ سب سے بہتر اور سب سے برگزیدہ ہیں اور ہم سب گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔

با محمد نور عشق پاک جفت
بہر عشق اورا خدا لولاک گفت

حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نور عشق نے قرار پکڑا۔ اِس امر کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ فرمایا۔ یعنی اے پیارے اگر میں تم کو پیدا نہ کرتا تو سارے جہان کو پیدا نہ کرتا۔

گر نو بودے بہر عشق پاک را
کے وجودے دادمے افلاک را

اگر میرے اظہارِ عشق کے روبرو تیری مقدس ذات نہ ہوتی تو اے پیارے میں ان افلاک کو کیونکر وجود بخشتا۔

منتہی در عشق اوچوں بود فرد
پس مراد راز انبیاء تخصیص کرد

عشق خداوندی کی تکمیل کے لیے چونکہ آپ کی ذات گرامی بدرجۂ اتم کامل اور مکمل تھی اس وجہ سے حق تعالیٰ نے جماعت انبیاء الصلوٰۃ والسلام سے آپ کو برگزیدہ فرمایا۔

marfat.com

مکسل از پیغمبر ایام خویش
تکیہ کم کن برفن وبرکام خویش

پس تم سب کے لیے میری نصیحت یہ ہے کہ اپنے وقت کے پیغمبر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اپنے رشتۂ عقیدت وارادت کو ہرگز نہ توڑنا۔ اور آپ کی وساطت کے بغیر اپنے کسی کمال اور کام پر بھروسہ نہ کرنا۔

اے خدائے قادر بیچون وچند
از تو پیدا شد چنیں قصر بلند

اے خدائے بے مثل وبے مانند، تیری ہی قدرت کاملہ سے جہاں کا عظیم الشان محل تیار ہوگیا۔

واقفی برحال بیرون ودروں
بے کم وبے بیش بے چندی وچوں

اے مولائے کریم تو ہمارے ظاہری اور باطنی حالات سے واقف ہے اور ایک ایک ذرے سے باخبر ہے۔

جُرمہا بینی وخشمے نادری
اے بقر بانت چہ نیکو داوری

اے رحیم وکریم تو ہمارے جرموں کو دیکھتا ہے اور غصہ نہیں کرتا میں تجھ پر قُربان جاؤں تو کتنا اچھا مالک ہے۔

مانبود یم وتقاضا ئے مانبود
لطف تو ناگفتہ مامی شنود

marfat.com

اے میرے مولا نہ ہمارا کوئی وجود تھا اور نہ تقاضائے پیدائش تھا مگر تیرا کرم ہماری تمام نہ کہی ہوئی باتوں کو سُن رہا تھا۔

جرم بخش و عیب پوش اے بے نیاز
عاصیاں را گاہ و بیگہ چارہ ساز

اے بے نیاز تو ہماری عیب پوشی فرما۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ ہم گناہگاروں کی مدد فرما۔

گفتہ او گفتن اللہ بو گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
ہست قدرت اولیاء از الہ تیر جستہ باز گرداندز راہ
آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید ازوے رُو متاب

ابلیس، آدم علیہ السلام کی صورت اور اس کی مادی جسمانیت سے گمراہ ہوا اور اس صورت کے اندر علم اور نور کی جولا متناہیں قوتیں تھیں ابلیس کی عقل جزوی کی رسائی نہ ہو سکی۔

مہترین و بہترین انبیاء جز محمد ﷺ نیست در ارض و سما
شاہ باز لامکانی آن او رحمۃ اللعالمین در شانہ او
یاد او سرمایہ ایمان بود ہر گدا از یاد او سلطان بود
اے صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر بہر حق سوئے غریباں یک نظر
جہد کن در بے خودی خود را یاب زور تر واللہ اعلم بالصواب

marfat.com

علامہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن نورالدین جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

نعت شریف

تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یارسول اللہ ﷺ
دِلم پُر درد آوارہ زِ عصیاں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم آپ کے غم ہجر میں میرا تن ناکارہ اور میری جان پارہ پارہ ہوگئی۔ میرا دل گناہوں کے سبب غم واندوہ میں مبتلا ہو کر بالکل بیکار ہو گیا۔

چو سوئے من گذر آری من مسکیں زِنا داری
فدائے نقش نعلینت کن جاں یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اگر میرا نصیبہ بیدار ہو جائے اور آپ مجھ نادار مسکین کی طرف تشریف لے آئیں، میرے پاس تو کوئی شے ایسی نہیں کہ جس کو حضور عالی کے روبرو پیش کر سکوں۔ مگر ہاں جس مقام پر آپ کے نعلین پاک کا نشان پڑے گا میں ضرور اس پر اپنی جانِ مشتاق نثار کر دوں گا۔

زِ کردۂ خویش حیرانم سیہ شد روزِ عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یارسول اللہ ﷺ

جو کچھ میں نے کیا ہے اس پر سخت پریشان ہوں۔ گناہوں کے باعث میرا چہرہ سیاہ ہو گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم میں بے حد شرمندہ ہوں میں نہایت ہی شرمندہ ہوں، میں از حد شرمندہ ہوں۔

marfat.com

زجامِ حُبّ تو مستم بہ زنجیر تو پا بستم
نمی گویم کہ من ہستم سخنداں یارسول اللہ ﷺ

میں آپ کی شراب محبت سے مست ہُوں اور آپ کی زنجیر غلامی کا پابند ہوں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو کچھ آتا ہے یا میں کسی کام کے لائق ہوں۔

چو بازوئے شفاعت راکشائے برگنہگاراں
مکن محروم جامی رادراں دم یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب آپ گنہگاروں کی شفاعت کے لیے بحضور پروردگار کمرِ ہمت باندھیں تو جامی گنہگار کی آپ سے یہ التجا ہے کہ اُس حالت پریشانی میں مجھ کو فراموش نہ فرمائیں۔

ترحم ترحم خدارا ترحم بکویت فتادہ غریب الدیارے
فدایم ہزاراں بجان گرامی بہ آں شہر خوبی چناں شہر یارے

نسیما جانب بطحا گزر کن زاحوالم محمد ﷺ را خبر کن
توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ زروئے لطف موئے من نظر کن
ببرایں جان مشتاقم درآنجا فدائے روضہ خیر البشر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش خدایا ایں کرم بار دگر کن

marfat.com

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

وَصَلَّی اللہ عَلٰی نُورٍ کَزُوشُد نورہا پیدا
زَمِیْن اَزْحُبِّ اُوْ سَاکِن فَلَکْ دَرْ عِشْقِ اُوْ شَیدا
ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہردلے شوقے
وزو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وشوکت
نہ عیسیٰ آن مسیحا دم نہ موسیٰ ان ید بیضا
محمد احمد و محمود ویرا خالقش بستود
کزوشد بود ہر موجود وزو شد دیدہا بینا
زسر سینہ اش جامی الم نشرح لک برزخوان
زمعراجش چہ مے پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے پینتالیس دفعہ حج کیا اور اتنی ہی بار روضہ رسول ﷺ پر حاضری دی سفر واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کر کے اجازت طلب کرتے۔ مندرجہ ذیل رباعی کے پہلے "مصرعے حضرت جامی علیہ الرحمۃ عرض کرتے

marfat.com

سیدی مرشدی و مولائی
بسفر می روم چہ فرمائی

روضہ اطہر سے جواب ملتا:

بسفر رخشت مبارک باد
بسلامت رومی و باز آئی

ترجمہ: آقا میں واپس سفر پر جانا چاہتا ہوں میرے لیے کیا حکم ہے جواباً ارشاد ہوتا سفر پر جانا مبارک ہو خیر سے جاؤ اور خیر سے واپس آؤ۔ آخری مرتبہ خیر سے جاؤ کا ارشاد ہوا اور خیر سے واپس آؤ کا جملہ نہ فرمایا اور حضرت جامی اپنے وطن پہنچ کر انتقال فرما گئے۔

بَشِیرٌ

خوشخبری دینے والا

الصلوۃ والسلام علیک یا سید والد آدم

marfat.com

رُباعیات

از مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یارب برہانیم ز حرماں چہ شود
راہے دہیم بسوئے عرفاں چہ شود

اے میرے مولا اگر مجھ کو محرومی سے نجات دلا دے تو تیرے دریائے جودوکرم میں کیا کمی ہو جائے گی اور مجھ عاجز کو عرفان کا راستہ دکھا دے تو کیا حرج واقع ہو جائے گا۔

صد گبر چواز کرم مسلماں کردی
یک گبرد گرکنی مسلماں چہ شود

اے مولائے من تو نے ہزاروں کافروں کو مسلمان کر دیا ہے۔ایک اور کافر یعنی مجھ کو مسلمان بنا دے تو کیا کمی واقع ہو جائے گی۔

آنی تو کہ حال دل نالاں دانی
احوال دک شکستہ بالاں دانی

اے مولائے من تو وہ کہ تڑپنے والوں کے دلوں کا حال جانتا ہے اور تو مجبوروں کے دلوں کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہے۔

گرخوانمت ازسینۂ سوزاں شنوی
وردم نہ زنم زبان لا لاں دانی

اے مولائے من اگر میں تجھ کو سوزِ جگر کے ساتھ بلاؤں تو بھی سُنتا ہے اور اگر میں دم نہ ماروں تو بھی سُنتا ہے کیونکہ تو گونگوں کی زبان بھی جانتا ہے۔

marfat.com

مولانا جامی نورالدین عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یاشفیع المذنبین بارگناہ آوردہ ام
بردرت ایں بارباپشت وعتاہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشاء موئے سفید من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
آں نمی گوئم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آں گمرہ کہ اکنوں روبراہ آوردہ ام
عجز و بے خویشی ودرویشی ودل ریشی و،درد
ایں ہمہ بردعوئ عشقت گواہ آوردہ ام
دیوِ رہ زن درکمیں نفس وہوا اعدائے دیں
زیں ہمہ باسایۂ لطفت پناہ آوردہ ام
گرچہ روئے معذرت نگزاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبان عذر خواہ آوردہ ام
بستہ ام بریک دگر نخلے زخارستانِ طبع
سوئے فردوس بریں مشتے گیاہ آوردہ ام
دولتم ایں بس کہ بعداز محنت ورنج دراز
برحریم آستانت می نہم روئے نیاز

marfat.com

زِرحمت یک نظر بر حال زارم یارسول اللہ ﷺ

زرحمت یک نظر بر حال زارم یارسول اللہ ﷺ
غریبم بے نوایم خاکسارم یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے حال زار کی طرف ایک نظر کرم فرمائیے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بے سہارا ہوں۔ میں مفلس ہوں۔ میں بے وقعت ہوں۔

توئی تسکین دل آرام جاں صبر وقرارِ من
رُخِ پر نور بنما بے قرارم یارسول اللہ ﷺ

آپ ہی میرے دل کے لیے باعث تسکین ہیں۔ آپ ﷺ ہی میرے لیے آرام جان ہیں۔ آپ ﷺ ہی میرا صبر وقرار ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں نہایت ہی بے چین ہوں۔ اپنے چہرہ مبارک کی زیارت سے مشرف فرمائیے۔

دم آخر نمائی جلوہ دیدار جامی را
زلطف تو ہمی امیدوارم یارسول اللہ ﷺ

بوقت نزاع اپنے دیدار پاک سے جامی کو مشرف فرمائیے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے لطف وکرم سے ہم ایسی ہی امید رکھتے ہیں۔

marfat.com

حضرت سرمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرمد گلہ اختصار می باید کرد
یک کار ازیں دو کارمی باید کرد

اے سرمد شکایت مختصر کرنی چاہیے اوران دوکاموں میں ایک کام کرنا چاہیے۔

یا تن برضائے دوست می باید داد
یا قطع نظر زیارمی باید کرد

یاتواپنے جسم کودوست کی مرضی کے سپردکردیناچاہیے یاپھردوست سے علیحدگی اختیار کرلینی چاہیے۔

لاحد

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ
گر کافر وگبر بت پرستی باز آ

اے مخاطب تو جس حال میں بھی ہے واپس آجا واپس آجا اگرتو کافر ہے۔ آگ پرست ہے، بُت پرست ہے واپس آجا۔

ایں درگہِ مادرگہِ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

یہ میری بارگاہ ناامیدی کی جگہ نہیں ہے اگرچہ تونے سینکڑوں بارتوبہ کرکے توڑدی ہے پھربھی واپس آجاتیرے لیے میرے پاس جگہ باقی ہے۔

marfat.com

جب تک زمین کی گرفتاری سے نہ چھوٹے گا آسمان پر نہ پہنچے گا

ز شہر تن نکنی دل بملک جاں نرزی
بدیں جہاں نہی پابداں جہاں نرسی

جب تک تن کے شہر سے نہ نکلے گا جان کے ملک میں نہ پہنچے گا۔ جب تک اس جہاں کو نہ چھوڑے گا اس جہاں میں نہ پہنچے گا۔

حضیض نفس زمین وآسماں است درره عشق
توپائے بست زمنی بآسماں نرسی

اے مخاطب راہ عشق میں نفسانی کدروتیں اور کثافتیں ہی سد راہ ہیں جب تک تو زمین سے نہ چھوٹے گا آسمان پر نہ پہنچے گا یعنی جب تک نفس کو جملہ خواہشوں سے پاک نہ کرے گا عروج نہ دیکھے گا۔

دوروزہ حبس قفس سہل باشد اے بلبل
ازاں بترس کہ دیگر بوستاں نرسی

اے خوشنوا بلبل دوروز اس پنجرے کی صعوبت کو جھیل لینا آسان ہے۔ اس بات سے ڈر کہ کہیں تو اس پنجرے ہی میں گھبرا کر مر جائے یعنی بے ایمان مرے تو پھر تجھ کو باغِ جنت میں پہنچنا نصیب نہ ہوگا۔

نشان عشق چہ پرسی زہر نشاں بگسل
کہ تا اسیر نشانی بہ بے نشاں نرسی

marfat.com

اے مخاطب مجھ سے نشان حق کیا پوچھتا ہے سُن لے ہر نشان سے جدا ہو جا تمام دل بستگیوں کو چھوڑ دے کیونکہ جب تک تُو کسی نشان کا گرفتار ہے وہ ذات جو بے نشان ہے اس تک نہ پہنچے گا۔

صد اے بانگ جرس می رسد و لے از دور
برہ مخسپ مبادا بکارواں نرسی

اے مخاطب تیرا قافلہ دُور نکل گیا۔ ابھی قدرے اس کے گھنٹے کی آواز آرہی ہے اگر تو چاہتا ہے کہ اس قافلے میں پہنچ جائے تو اب تجھ کو راستے میں ہرگز سونا نہ چاہیے ورنہ تو قافلہ میں نہ پہنچے گا یعنی حصول تقرب الی اللہ میں تو پیچھے رہ گیا ہے۔ عمر بہت گذر چکی ہے کوشش کر سونا چھوڑ دے ورنہ اس دولت سے محروم ہو جائے گا۔

حجاب سرّ حقیقت ہمیں توئے جامی
گماں مبرکہ ازیں بگذی بآں نرسی

اے جامی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے رازوں میں در حقیقت تیری خودی ہی حجاب اکبر ہے اس کو دُور کرنے اور اس سے رہائی حاصل کرنے میں کوشش بلیغ کر اور اس بات کا خیال ہرگز نہ کر کہ اس سے نجات پانے کے بعد بھی تو اس تک نہ پہنچے گا نہیں نہیں ہرگز نہیں تو یقیناً اُس تک پہنچ جائے گا۔

سیدی مرشدی و مولائی بسفر می روم چہ فرمائی
بسفر رفتنت مبارکباد بسلامت روی و باز آئی

marfat.com

زمن بر صوفی و ملا سلامے پیامے از خدا گفتند را
ولے تاویل شا در حیرت اندخت خدا و جبرئیل و مصطفے را

؎

تو مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
میری دانش ہے افرنگی میرا ایماں ہے زناری

ایف سی (F.C) کالج لاہور کے عیسائی پرنسپل نے ایک دفعہ میاں افتخار الدین (کانگریسی لیڈر) کی وساطت سے حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور استفسار فرمایا کہ کیا آپ کا بھی یہ عقیدہ ہے قرآن پاک کے الفاظ (Uttered by God Himself) یا یہ الفاظ حضور اکرم ﷺ نے کہے؟ اس پر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارا شک تو نبی کریم ﷺ پر نازل شدہ کلام کے الفاظ پر ہے! میرے اپنے کلام کے الفاظ میرے نہیں مجھ پر الہامی کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں کلام بولے جاتا ہوں یعنی یہ کلام مجھ پر الہامی صورت میں نازل ہوتا ہے جسے آمد کہتے ہیں۔ اسی نکتہ کی وضاحت کے لیے انہوں ایک جگہ فرمایا

گر بحر خم غیر قراں مضمر است

باقی کلام اس مجموعہ میں نقل کیا ہوا ہے۔

marfat.com

حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غلام حلقہ بگوش رسول ﷺ ساداتم
زہے نجات نمودن مذہب وآیاتم
کفایت است ز روح رسول ﷺ اولادش
ہمیشہ وردِ زباں جملہ مہماتم
زغیر آل نبی ﷺ حاجتے اگر طلبم
روادار یکے از ہر حاجاتم
دلم ز عشق محمد پُر است وآل مجید
گواہ حال من است ایں سر حکایاتم
چو ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاک لحد
تو بشنوی صلواتالاجمیع ذراتم
کمینہ خادم خُدام خاندان توام
زخادمی تو دائم بود خاجاتم
سلام گویم وصلوات برتو ہرنفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام وصلواتم

marfat.com

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے اَز شعاع روئے تو خورشید تاباں راضیا
آنی کہ ہستی راشرف بالا تراز عرش علا

گرچہ بصورت آمدی بعداز ہمہ پیغمبراں
اما بمعنی بودہٗ سرخیلِ جملہ انبیاء

ہرگز نخواندی یک ورق خلقے گرفت از تو سبق
انگشت مہ راکرد شق اے خواجہ معجزنما

یاران تو چار آمدند پاکیزہ کردار آمد ند
گل ہائے بے خار آمدند ازخویش فانی باخدا

marfat.com

نعت

از حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۳۷ھ تا ۶۳۲ھ

در جاں چو کرد منزل جانانِ ما محمد ﷺ
صد در کشاد در دل از جان ﷺ

جب سے محبوبوں کی جان حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہماری جان میں منزل فرمائی ہے۔آپ کے باعث ہمارے دل میں سینکڑوں دروازے کُھل گئے ہیں۔

ما بلبلیم نالاں در گلستان احمد ﷺ
مالُو لُویم و مرجاں عمانِ ما محمد ﷺ

ہم سب اگرچہ خوش الحان بلبلیں ہیں مگر ہمارے چہچہانے کا مقام گلستانِ احمدی ہے اور ہم سب قیمتی موتی اور مرجان ہیں مگر ہمارے پیدا ہونے کی جگہ درحقیقت بحرِ بے پایانِ محمدی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم
پژ مُردہ چوں گیاہیم بارانِ ما محمد ﷺ

ہم سب گنہگار ہیں اور بدرگاہِ رب العزت میں عذر خواہ ہیں۔ہم سب بے جان گھاس کی مانند ہیں مگر ہم سب پر رحمت کی بارش برسانے والے حضرت محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ما طالب خدائیم بر دین مصطفیٰ ایم
بر درگہش گدائیم سُلطان ما محمد ﷺ

ہم سب حق تعالیٰ کے طالب ہیں اور دین متین مصطفیٰ پر قائم ہیں۔ہم سب آپ کی بارگاہ کے گدا ہیں اور ہم سب کے بادشاہ حضرت محمد ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

marfat.com

در باغ وبوستانم دیگر مخواں معینے
باغم بس است قرآں بستانِ ما محمد ﷺ

اے معین ہمارے دین وایمان کے باغ وبوستان میں کسی اور چیز کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لیے صرف آپ کا لایا ہوا قرآن اور گلستانِ محمدی کافی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

ھوالمعین

نسب نامہ بارہ واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔ "پریچنگ آف اسلام" کا عیسائی مصنف ڈاکٹر تھامس آرنلڈ آپ کی روحانی خدمات کا معترف ہے اور لکھتا ہے کہ آپ حکم پیغمبر خدا ﷺ کی تعمیل میں ہندوستان آئے اور اجمیر میں سکونت اختیار کی اور اسلام کو سرزمین ہند میں پھیلایا۔

دہلی میں پرتھوی کی حکومت تھی، خواجہ غریب نواز کی تبلیغ اسلام سے مشتعل ہو کر آپ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے جب چند گماشتے اجمیر شریف پہنچے تو آپ نے فرمایا:

رائے پرتھوی را را بدست شہاب الدین غوری زندہ گرفتار کردیم وداریم بہ لشکر اسلام"

لہذا وارنٹ گرفتاری کالعدم ہو گیا چنانچہ دہلی میں واقعتاً ایسا ہی ہوا۔

گفتہ او گفتن اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

marfat.com

حضرت شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے طائران قُدس را عشقت فزودہ بالہا

درحلقۂ سودائے تو رُوحانیاں را حالہا

اے سروراں را تو سند بشمارماں رازاں عدد

دانی سراں راہم بود اندر تبع دنبالہا

از رَحْمَۃٌ لِلْعٰلَمِین اقبال درویشاں ببیں

چُوں مہ منور خرقہا چُوں گل معطر شالہا

الصلوۃ والسلام علیک یا امام المتقین

marfat.com

رباعیات حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر بغدادی علیہ الرحمۃ

یارب بہ محمد و علی و زہرا　　یارب بحسین وحسن و آل عبا
گز لطف برا حاجتم در دوسرا　　بے منت خلق یاعلی الاعلیٰ

اے خالق ہر بلندی و پست　　شش چیز عطا بکن زہستی
ایمان و امان و تندرستی　　علم و عمل و فراخدستی

الٰہی تو بگردانی بلد را　　زمین آفتہا نگہداری تو مارا
بحق آں دو گیسوئے محمد ﷺ　　زبوں گرداں زبردستانِ مارا

شَہِیدٌ

گواہ

حَافِظٌ

حفاظت کرنے والا

marfat.com

حضرت خواجہ خواجگان ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو　　شیئًا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما　　آفریں بردست وبر بازوئے تو

منیرؔ
نوروالا

الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندی فاروقی سرہٗ

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردہ غیب
ہمہ در صورت خوب تو عیاں ساختہ اند
ہرچہ بر صفحہ اندیشہ کمشد کلک خیال
شکل مطبوع تو زیبا تر ازاں ساختہ اند

ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں آپ کی آمد پر بچیوں کا ترانہ:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب شکر علینا ما دعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا جئت من امر لمطاع
جئت تشرفتہ المدینہ مرحبا یا خیر داع

ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
ہے خوشی آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

(حفیظ جالندھری)

marfat.com

حضرت جناب مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد ﷺ چشم در راہ ثنا نیست

اللہ تعالیٰ ہماری حمد وثنا کا منتظر نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ ہماری تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس
محمد حامد وحمد خدا بس

اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی تعریف بیان کرنے کے لیے کافی ہے اور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے لیے کافی اور وافی ہے۔

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

اگر مناجات بیان کرنا چاہتے ہیں تو صرف ایک شعر پر اکتفا کر سکتے ہیں۔

محمد از تو می خواہم خدارا
الٰہی از تو حب مصطفےٰ را

اے دونوں جہاں کے تاجدار ﷺ میں آپ سے خدا تعالیٰ کا مانگتا ہوں اور اے رب العزت میں تجھ سے مصطفےٰ ﷺ کی محبت کا طالب ہوں۔

دِگر لب وامکن مظہر فضول است
سخن از حاجت افزوں تر فضولی است

اے مظہر اس کے سوا اور کسی بات کے لیے منہ نہ کھولو کیونکہ بیکار ہے اور مقصد کے سوا زیادہ بولنا اچھا نہیں ہے۔

marfat.com

نعت شریف

(حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

من گدائے تو یارسول اللہ ﷺ
جاں فدائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آپ کی درگاہ عالیہ کا ایک کمینہ فقیر اور ہوں اور میر جان حقیر آپ پر قربان ہے۔

گر بیابم بہ دیدہ سرمہ کشم
خاکپائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے دل میں یہ حسرت موجزن ہے کہ اگر مجھ کو حضور والا کے قدم ناز کی خاک میسر آجائے تو میں اس کو اپنی آنکھوں میں سرمہ بنا کر لگاؤں۔

کاش ہر موئے من زباں بودے
در ثنائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا اچھا ہوتا کہ میرے ہر رونگٹے آپ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے کے لیے زبان بن جاتے۔

ارحم الرحمین نہ ہم بخشد
بے رضائے تو یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرا اس بات پر ایمان ہے کہ جس شخص سے آپ راضی نہیں ہوں گے اس کو اللہ تعالیٰ بھی معاف نہ فرمائے گا۔

marfat.com

سر نہاد است بر درت سعدی
در ہوائے تو یارسول اللہ ﷺ

سعدی نے نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اپنا سر آپ کی چوکھٹ پر رکھ دیا ہے۔
اس امید پر کہ اس ناچیز سے راضی ہو جائیں۔

نَذِیرٌ
ڈرانے والا

الصلوۃ والسلام علیک یا قائد المرسلین

marfat.com

از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرہندی

ہر دم خدارا یاد کن دلہائے غمگین شاد کن
بلبل صفت فریاد کن مشغول شود ر ذکر ھُو

اے مخاطب ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کر اور اس کی یاد سے اپنے دل کو خوش کر بلبل کے مانند اس کی یاد میں فریاد کر اور ہمہ وقت اس کی یاد میں لگ جا۔

در روز باشی صائما در لیل باشی قائما
در ذکر باشی دائما مشغول شودر ذکر ھُو

دن میں روزہ رکھ. بوقت شب اس کی یاد میں کھڑا رہ۔ ہمہ وقت زبان اس کی یاد سے تر رکھ اور اس کی یاد میں لگ جا۔

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردہ غیب
ہمہ در صورت خوب تو عیاں ساختہ اند
ہرچہ بر صفحہ اندیشہ کشد کلک خیال
شکل مطبوعہ تو زیبا تر ازاں ساختہ اند

marfat.com

از مقالات حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
اُنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کا حُسن یوسف، دمِ عیسیٰ اور ید بیضا سے ممتاز ہے۔ الغرض دیگر حضرات کو جو کمالات تنہا تنہا حاصل تھے آپ ﷺ کی ذات مقدسہ کو منجملہ وہ کمالات حاصل ہیں۔

شیوۂ شکل وشمائل حرکات وسکنات
خطِ سبز ولعل ورخ، زیبا داری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک محبوب میں جو خوبیاں بدرجہ اتم ہو سکتی ہیں بطور شکل وصورت بروئے حسنِ اخلاق وعادات بقدرِ حرکات وسکنات وہ سب آپ کے اندر موجود ہیں۔ آپ خط سبز (نوجوانی) ولب لعل (حسن گفتار) اور چہرہ زیبا سے بھی ممتاز ہیں۔

سنبل ویاسمین ونسترن وسرد سہی
ازسر زلف وعذار وقربالا داری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ دماغ کو معطر کر دینے والے گلہائے سنبل و یاسمین اور سروسہی کے مانند ہیں اور آپ زلف دراز، چہرۂ خوب اور قدِ دلجور کھتے ہیں۔

تاتبسم نہ کنی عقل نگوید ہرگز
کاندریں آبِ خضر لُو لُوئے لالہ داری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ جب تک تبسم نہیں فرماتے عقل تسلیم نہیں

marfat.com

کرتی مگر تبسم فرماتے ہی عقل بخوبی سمجھ لیتی ہے کہ آپ کا تبسم مانند آبِ خضر اور دندانہائے مبارک گہر آبدار صفت ہیں۔

دل ودیں بردے وہوش وخرد وصبر وقرار
دگراز خسرو بے دل چہ تمنا داری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے دیدار نے خسرو کے دل، دین، ہوش وعقل اور صبر وقرار سب کو چھین لیا اب اِس مسکین کے پاس اور کیا ہے جو آپ پر نثار کر سکے۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں و رزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

من تو شدم من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

والشمس رخ زیبا ہے تیرا تو نور نشان عالم ہے
واللیل ہے تیری زلف دوتا تو راحت جان عالم ہے
سایہ ہی نہیں ہے قد کا تیرے یہ عقل ہی کیا جو تجھے سمجھے
تو لاکھ بشر اپنے کو کہے کچھ اور ہی گمان عالم ہے
کچھ حاجت بادہ وجام نہیں اور مے خانے سے کام نہیں
یہ رند تیرے بدنام نہیں تو پیر مغانِ عالم ہے

marfat.com

نعت شریف

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہر سُو رقص لبسمل بود شب جائیکہ من بودم

مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کون سا مقام تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔ ہاں اتنا معلوم ہے کہ وہاں ہر طرف جاں نثار عاشقوں کا رقص ہو رہا تھا۔ رات جہاں میں گیا تھا۔

پری پیکر نگارے سروقدے لالہ رخسارے
سراپا آفت دل بود شب جائیکہ من بودم

ایک نہایت حسین و جمیل محبوب، دل آویز قد۔ نُور برستا ہوا چہرہ دلکش مکھڑے والا وہاں تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔

رقیباں گوش برآواز اودر نازومن ترساں
سخن گفتن چہ مشکل بود شب جائیکہ من بودم

دشمن اس محفل مبارکہ کی روئیداد معلوم کرنے کی گھات میں لگے ہوئے تھے، یعنی شیطان اِس حقیقت کے معلوم کرنے کے درپے تھا۔ تاکہ راز فاش کردے۔ دریں صورت حال وہاں کچھ کہنا اور بولنا کس قدر مشکل تھا جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔

خدا خود میرِ محفل بود اندر لامکاں خسرو
محمد ﷺ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

اے خسرو اس واقعے کا ماحصل سُن وہ مقام لامکان تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے رہنے کی جگہ اس وقت خود رب تبارک وتعالیٰ اُس محفل کا صدر نشین تھا اور اس محفل کو منور کرنے والے شمع صفت حضرت جناب روحی فداہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے جہاں رات کے وقت میں گیا تھا۔

marfat.com

جب میں کعبہ شریف گیا تو مجھ کو حرم کے اندر جانے کی اجازت نہ ملی

صنمارہ قلندر سزدار بہ من نمائی

کہ دراز ودور باشد رہ ورسم پارسائی

اے میرے صنم (میرے مرشد) کیا ہی اچھا ہو کہ آپ مجھ کو عشق ومحبت کے راستے کی تلقین فرمائیں کیونکہ میں نے دیکھ لیا دوست تک پہنچنے کے لیے زہدو پارسائی دور دراز کا راستہ ہے اور اس پر چل کر میں اپنے دوست تک نہیں پہنچ سکتا۔

چو بسوئے کعبہ رفتم بحرم رہم نہ دادند

کہ برونِ درچہ کردی کہ دردن خانہ آئی

کعبہ شریف پہنچ کر جب میں نے حرم شریف کے اندر داخل ہونا چاہا تو مجھ کو اندر جانے کی اجازت نہ ملی بلکہ آوازیں آنے لگیں کہ تم نے باہر ہی کون سا اچھا کام کیا ہے کہ اندر آنا چاہتے ہو۔

بہ زمیں چو سجدہ کردم ززمیں ندا برآمد

کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی

جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمین نے پکار کر کہا اے شخص تو نے اپنے ریائی سجدوں سے مجھ کو خراب کر دیا۔ الغرض مجھ کو کہیں سکون نہ ملا اور مجھکو کسی نے قبول نہ کیا۔

درِ دَیر چوں زدم من زدروں نِدا برآمد

تو بیا بیا عراقی کہ زخاصگان مائی

جب میں نے بتکدے (عارفان حق) کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آوازیں آنے

marfat.com

لگیں۔اے عراقی بے تکلف آجاتو ہمارے خواص میں سے ہے۔تشریح: جائے قیام عارفانِ حق کو علماء ظاہر بتکدہ کہتے ہیں کیونکہ یہ حضرات اہل اللہ تصور ورابطۂ شیخ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں جو کہ اقرب طرق الی اللہ ہے مگر اہل ظاہر اس سے نا آشنا ہوتے ہیں جب میں ان حضرات کا دروزاہ کھٹکھٹایا اور ان کے حضور پہنچا تو ان حضرات نے مجھ کو سینے سے لگالیا اور ایسی کرم نوازی فرمائی کہ حد اور بس، اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کی شان یہ ہے۔

چوں تو پیوندی بداں شہ شہ شوی
ذرۂ باشی ولیکن مہ شوی

جب تو اہل اللہ حضرات سے ملے گا تو یہ ایسے شہنشاہ ہوتے ہیں کہ تجھ کو بھی بادشاہ بنادیں گے اگرچہ تو مانند ذرہ ہوگا تو بھی تجھ کو چاند صفت بنادیں گے۔

شَاهِدٌ

گواہی دینے والا

الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

marfat.com

موعظت و نصیحت

جز یادِ دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است

جز سِرّ عشق ہر چہ نجوانی بطالت است

اللہ تعالیٰ کی یاد کے سوا جو کچھ بھی کرے گا در حقیقت اپنی عمر کو ضائع و برباد کرنا ہوگا۔ اور اسرارِ حق کے سوا جو کچھ بھی پڑھے گا عمر گنوانے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیر حق

علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

اے سعدی اپنے دل کی تختی کو اللہ تعالیٰ کے سوا جس قدر بھی نقوش ہیں ان کو دھونے کی کوشش کر۔ اور اللہ تعالیٰ کی پہچان کا علم سیکھ۔ کیونکہ وہ علم جو اللہ تعالیٰ کا راستہ نہ دکھلائے وہ علم ضلالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

شنیدم کہ روز امید و بیم

بداں راں بہ نیکاں بہ بخشد کریم

اے تن سیمیں تو سوئے صحرا می روی عجب بے مہری کہ بے ما می روی

اے کہ تماشہ گاہ عالم روئے تو تو کجا بہر تماشا می روی

دیدہ ودل سعدی ہمراہ تست تانہ پنداری کہ تنہا می روی

marfat.com

جب تک رنج برداشت نہ کرو گے گنج تک نہ پہنچو گے

آن بار کہ گردوں نکشد یارِ سبکروح

گر بر دلِ عاشق بنہد بار نباشد

دوست کا وہ بوجھ کہ جس کو آسمان نہ اٹھا سکا۔ جب یارِ غمگسار اپنے عاشق کے دل پر رکھتا ہے تو وہ ہرگز بوجھ محسوس نہیں کرتا۔

تا رنج تحمل نکنی گنج نہ بینی

تا شب نرود صبح پدیدار نباشد

جب تک رنج برداشت نہ کرو گے ہرگز خزانہ حاصل نہ کر سکو گے۔ دیکھو جب تک تکلیف دہ رات کی تاریکی نہیں گزر جاتی صبح کی روشنی نمودار نہیں ہوتی۔

آہنگ درازِ شب در نجوریٔ مشتاق

با آن نتواں گفت کہ بیدار نباشد

مرد عاشق کے دل کی پریشانیوں اور درازی شب کی مصیبتوں کا حال ہرگز وہ شخص نہیں سمجھ سکتا جو کہ شب بیدار نہ ہو یعنی راتوں کو جاگنے والا نہ ہو۔

گر دست بشمشیر بری عشق ہماں است

کانجا کہ ارادت بود انکار نباشد

اگر دوست قتل کرنے کے ارادے سے تلوار کھینچ لے اور عاشق گردن پیش کر دے تو سمجھ لے عشق اسی کا نام ہے کیونکہ جہاں ارادت (دلی لگاؤ) ہوتی ہے۔ تو وہاں انکار نہیں ہوتا۔

marfat.com

دل آئینہ صورت چین است ولیکن

شرط است کہ برآئینہ زنگار نباشد

یقیناً دل چینی آئینے کی صورت ہے جو کہ بالکل صاف وشفاف ہوتا ہے اور سامنے والے نقش کو من وعن ظاہر کر دیتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کدورتوں کے باعث زنگ آلودنہ ہو۔

سعدی حیواں را کہ سراز خواب گراں شد

در بند نسیم خوش اشجار بناشد

اے سعدی وہ حیوان جو صبح کے وقت گہری نیند کا متوالا ہے وہ علی الصبح درختوں پر چلنے والی نسیم سحری کے لطف کو کیا جانے۔

آں راکہ بصارت نبود یوسف صدیق

جائے بفرد شد کہ خریدار بناشد

جس شخص کی آنکھیں روشنی سے محروم ہیں اور وہ خوبصورت اور بدصورت کی پہچان سے قاصر ہے۔ وہ یوسف صدیق کو کیا پہچانے گا بلکہ وہ شخص ان ایسی جگہ فروخت کرتا ہے جہاں کوئی خریدار نہ ہو۔

شَفِیْعٌ

شفاعت کرنے والا

marfat.com

دوست کی جفا پر صبر کرنا چاہیے

درد یست درد عشق کہ ہیچش طبیب نیست
گر درد مند عشق بنالد غریب نیست

دردِ عشق ایسا درد ہے کہ جس کا کوئی طبیب نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی عشق رکھنے والا شخص آہ و بکا کرتا ہے تو جائے تعجب نہیں۔

دانند عاقلاں کہ مجانین عشق را
پروائے پندِ ناصح وقول ادیب نیست

تمام عقلمند اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ عشق کے دیوانوں کو نصیحت کرنے والوں کی نصیحت اور ادب سکھانے والوں کی باتوں کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی۔

ہر کو شرابِ شوق نخوردہ است وورد زو
آنست کز حیات جہانش نصیب نیست

جس شخص نے دوست کی ملاقات کی شراب کو نہیں چکھا اور دوست کی لِقا کا درد اُس کے دل میں پیدا نہیں ہوا، یوں سمجھو گویا اس کو حیات دنیا سے کوئی حصہ نہیں ملا۔

در مشک وعود وعنبر وامثال طیبات
خوشتر زبوئے دوست دگر ہیچ طیب نیست

دوست کے دیوانوں کے نزدیک مشک وعود وعنبر اور جس قدر بھی خوشبودار اشیاء ہیں، دوست کی خوشبو سے بڑھ کر کوئی بھی عطر خوشبودار نہیں ہے۔

marfat.com

گر دوست واقف است کہ برما چہ می رود
باک از جفائے دشمن وجورِ رقیب نیست

جو کچھ ہم پر گزر رہا ہے۔ اگر دوست اُن باتوں سے واقف ہے تو پھر دشمن کی دشمنی اور مدعی کا کوئی خوف نہیں۔

سعدی زدست دوست شکایت کجا بری
ہم صبراز حبیب چو صبراز حبیب نیست

اے سعدی دوست کی طرف سے آئی ہوئی تکالیف کی شکایت لے کر کہاں جا رہے ہو۔ دوست کی تکالیف پر صبر ہی بہتر ہے کیونکہ دوست کے بغیر بھی تو چارہ نہیں ہے۔

قاسِمُ

تقسیم کرنے والا

الصلوة والسلام علیک یا عاقب

الصلوة والسلام علیک یا حاشر

marfat.com

مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المتوفی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء)

کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول ﷺ
اب آپڑا ہوں آپ کے در بار یارسول ﷺ
عالم نہ مُتقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں اُمتی تمہارا گنہگار یارسول ﷺ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول ﷺ
ذات آپ کی تو رحمت وشفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسول ﷺ
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیان وجرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول ﷺ
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں یارسول ﷺ

صل وسلم علی محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

کرو رُوئے منور سے میری آنکھوں کو نُورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کسی کا، سناؤ یارسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو، ہُوں تمہارا امتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جُرم وعصیاں پر نہ جاؤ یارسول اللہ

جہاز اُمت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ

حبیبِ کبریا ہو تم، امام الانبیاء ہو تم
ہمیں بہرِ خدا حق سے ملاؤ یارسول اللہ

اگرچہ ہوں نہ لائق واں کی پر اُمید ہے تم سے
کہ پھر مجھ کو مدینہ میں بلاؤ یارسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

marfat.com

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المتوفی ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)

فَلَسْتُ اَرٰی اِلَّا الْحَبِیْبَ مُحَمَّدًا

میں بجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور کو محبوب نہیں پاتا

رَسُوْلُ اِلٰہِ الْخَلْقِ جَمُّ الْمَنَاقِبِ

وہ خداوندِ مخلوقات کے رسول ہیں تمام مناقب

کے جامع

وَمُعْتَصَمُ الْمَکْرُوْبِ فِیْ کُلِّ غَمْرَۃٍ

ہر مصیبت میں مصیبت زدوں کا سہارا ہیں

وَمُنْتَجَعُ الْغُفْرَانِ مِنْ کُلِّ تَائِبٍ

اور ہر توبہ کرنے والے کی مغفرت چاہنے والے

مَلَاذُ عِبَادِ اللّٰہِ مَلْجَاءُ خَوْفِھِمْ

خدا کے بندوں کے ملاذ ہیں اور ہر خوف وہراس

میں اُن کے ملجا

اِذَا جَآءَ یَوْمٌ فِیْہِ شَیْبُ الذَّوَائِبِ

اُس دن جب ہر جوانی پر بڑھاپا آجائے گا۔

marfat.com

شیخ عبدالحق حقی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المتوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)

دگر خواہی زباں بکشائے وورراہِ سخن پوئی
ثنائے پادشاہ یثرب وسلطان بطحا کن

اگر خیریت دنیا وعقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنا کن

بیا اے دل! قدم نہ برسر کوئے وفا وانگہ
زراہِ صدق جاں راخاک راۃ آں کفِ پا کن

ثنایش گودلے چوں نیست ایفایش زتوممکن
بایں یک مدحش راعلی الاجمال ایفا کن

مخواں اوراخدا از بہر امر شرع وحفظ دیں
دگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش املا کن

خرابم درغم ہجر جمالت یارسول اللہ ﷺ
جمال خود نما رحمے بجان زار شیدا کن

جہاں تاریک شداز ظلمت سیہ کاراں
بیا وعالمے راروشن از نور تجلیٰ کن

بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ ﷺ کرم فرما
بلطف خود سروسامانِ جمع بے سروپا کن

بیا حقی! مدہ تصدیع خدام جنابش را
کہ احوال تو معلوم ست اظہارش مکن یا کن

marfat.com

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ علیہم

(المتوفی ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء)

احمد المختار یازین الوریٰ یا خاتما للرسل ما اعلاک

اے احمد مختار! اے زینت مخلوقات عالم! اے خاتم رسول! کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں

یا کاشف الضرآءِ من مستنجدٍ یا منجیاً فی الحشر من والاک

اے مصائب سے نجات دینے والے فریادی کو اے حشر میں رہائی دلوانے والے اُس کو جو آپ سے محبت رکھتا ہو

ھل کان غیرک فی الانام من استویٰ ظہر البراق وجاوز الافلاک

مخلوق میں آپ کے سوا کون ہے جو سوار ہو بُراق پر اور آسمانوں کو عبور کر گیا

واستمسک الروح الامین رکابہٗ فی سیرہٖ اوستخدم الملاک

اور جس کے رکاب کو روح الامین نے تھاما اس کے سفر اور جس نے فرشتوں سے خدمت لی

قعدت لک الرسل العظام ترقبا فعلوت مغبوطا لھم مسراک

انبیائے عظام بیٹھے آپ کی اس ترقی کو دیکھتے رہے اور آپ بلندی کی طرف بڑھے آپ کا یہ سفر سب کے لیے قابل رشک تھا

marfat.com

وامتھم فی القدس بعد تجاوز معھم بامر اللہ اذ ولاک

اور بیت المقدس میں آگے بڑھ کر آپ نے تمام انبیاء کی امامت کی

یہ اللہ کے حکم سے ہوا جس نے آپ کو اس کے لیے مقرر فرمایا تھا

وتزینت جوھر الجنان بشاشۃ بک سیدی شوقا الی لقیاک

دل کو موتی خوشی سے چمک اٹھا ہے

آپ کی وجہ سے اے میرے آقا! آپ کی ملاقات کے شوق سے

صلی اللہ علیہ وسلم

قُرَشِیٌّ

قریش والا

الصلوۃ والسلام علیک یا سید الاولین

الصلوۃ والسلام علیک یا سید الآخر

marfat.com

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی ابن شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ علیہم

(المتوفی ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء)

فیاریح الصبا عطفا ورفقا الی ذاک الحمیٰ بلغ سلامی

اے بادصبا! ازراہ لطف وکرم میرے اُس حامی وپشتیبان تک میرا سلام پہنچادے

وان جرتم علی فلی غیاث بباب المصطفیٰ خیرالانام

اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جوروستم کیا تو میرا فریادرس موجود ہے بارگاہ مصطفیٰ کی صورت میں جو ساری دنیا سے اچھے ہیں

الیہ توجھی ولہ استنادی وفیہ مطامعی وبہ اعتصامی

اُنھیں کی طرف میری توجہ ہے اور اُنھیں پر میرا اعتماد ہے اُنھیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے میں نے اُنھیں کا دامن تھاما ہے

اجرنی سیدی من ضیم سقم اشد علی من وقع الحسام

مجھے نجات دلوائے میرے آقا بیماری کے ظلم سے جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ شدید ہے

marfat.com

وذکرک سیدی حرزی وحصنی
اور آپ کا تذکرہ میرے سرکار میرا حرز جان ہے اور میرا قلعہ

اتیہ بہ علی الجیش اللھام
اسی سے بڑے بڑے لشکروں پر ہلاکت برساؤں گا

مواحبک التی لانقص فیھا
آپ پر جو عطایائے ربانی ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں

بھا ربیت من قبل الفطام
انھیں سے آپ کی پرورش و تربیت بچپن سے ہوئی تھی

فقد اعطیت مالم یعط خلق
آپ کو وہ کچھ دیا گیا جو کسی کو بھی نہ دیا گیا

علیک صلوۃ ربک بالسلام
آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہوں سلام کے ساتھ

عادل ﷺ

انصاف کرنے والا

marfat.com

شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں

(المتوفی ۹۶۳ھ/۱۵۵۶ء)

اے سرور کائنات ﷺ دراصل وجود
حقا کہ توئی حبیب حیِ معبود
برخیز ونما جمالِ عالم آرا
زیرا کہ توئی زخلقِ عالم مقصود

اللھم حبب الینا المدینۃ کما حببنا مکۃ او اشد

یا اللہ عزوجل ہمارے لیے مدینہ کو اتنا ہی محبوب کردے جتنا کہ مکہ کو کیا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ

(جذب القلوب الی دیار الحبیب)

marfat.com

مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(التوفی ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء)

فلا ملاذ سوی خیر الوری جمعا   فی الخلق والاحسان والجود

تو اب کوئی اُن کے سوا نہیں ہے جو تمام مخلوقات سے   بہتر ہیں خلقت عادت میں احسان میں اور سخاوت میں

جداہ فقد لمن یاتیہ معتفیا   فلم ھنالک من قوش لمنقود

ان کی عناعت ہر اس شخص کے لیے نجات ہے جو توبہ کر کے آئے   یہاں مکافات گناہ کی بہترین شکلیں ہیں پریشان حال کے لیے

احمی الصنادید مادی الناس مفزعھم   اذ یفزعون لاھوال صنادید

پریشانی اور گھبراہٹ میں سب سے بڑی پناہ ہیں لوگوں کے لیے   جب لوگ خوفناک صورتوں سے گھبرا اٹھیں

اختارہ اللہ محبوبا وارسلہ   لرحمتہ وارشاد وتسدید

اللہ نے ان کو محبوب منتخب کیا اور اپنی رحمت بنا کر   ارشاد اور درستگی کے لیے بھیجا

marfat.com

فاق النبيين طرا فی الکمال وفی الجمال والعزم والاجمال والسود

وہ تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں کمال میں بھی جمال میں بھی عزم میں بھی خوبی میں بھی سرداری میں بھی

ان الرسول لقد فاق وعترتہ سفینۃ مسواھا الجود لاالجودی

بلاشبہ رسول اکرم سب سے بڑھ گئے اور ان کی عترت ایک کشتی ہے جس کا مقام جو ہے جودی نہیں

افدیک یاخیر الموارد مختبطا قد طردتہ المعاصی ای تطرید

میں آپ پر فدا اے بہترین پناہ حیرانی میں خود گناہوں نے اسے دور پھینک دیا اور کتنی دور

انشدتک فاقبل مدحتی کرما حتی افوز بانشادی منشودی

میں نے آپ کے حضور مدح پیش کی ہے اپنی گرم گستری سے قبول فرمائیے تا کہ میں اس شعر خوانی کے ذریعے دامن مقصود پھر پاؤں

لاشک انک غوث الخلق اجمعھم والانبالی اباطیل المناکید

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ساری مخلوق کی فریاد سننے والے ہیں اور میں اس سلسلے میں کسی کی ہرزہ سرائی کی پرواہ نہیں کرتا

marfat.com

علیک ازکی صلوات اللہ ما مدحت   فی مورق البان ورقاء بتغرید

آپ پر اللہ کی پاکیزہ ترین رحمتیں اُس وقت تک برابر نازل رہیں جب تک "بان" کی ہر شاخوں پر اس چمنستان عالم میں طائران خوش الحان چہچہاتے رہیں۔

خلیلؔ

سجاد وست

الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

الصلوۃ والسلام علیک یا مختار

marfat.com

مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(المتوفی ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشت غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کِس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دل بے مدعا ہے خوب چیز
میں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنا چھوڑ کر

مرہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمار غم قرب مسیحا چھوڑ کر

کس تمنا پر جئیں یارب اسیران قفس
آچکی بادِ صبا باغ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن میں چھُپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

حشر میں اِک اِک کا مُنہ تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان در پہ جاتے ہیں حسن
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

marfat.com

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

پڑی ہے کش مکش میں جاں! محمد یارسول اللہ
مری مشکل بھی ہو آساں محمد یارسول اللہ
کٹھن ہے راہ، منزل دور، نادیدہ مسافر ہوں
ہے ڈر بھٹکا نہ دے شیطاں،!! محمد یارسول اللہ
تپ دروی سے جلتا ہے جگر، اور جان جاتی ہے
دکھا دو چہرۂ تاباں محمد یارسول اللہ
حسابِ روز محشر میں ٹھہرنا سخت مشکل ہے
اسی غم میں ہوں میں نالاں!! محمد یارسول اللہ
جیؤں دنیا میں جب تک میں رہوں ذکرِ الٰہی میں
اٹھوں دنیا سے بایماں محمد یارسول اللہ
حبیب بے نوا کو بھی مدینہ میں بلا لیجئے
ہوں پورے اس کے بھی ارماں محمد یارسول اللہ

(مولانا حبیب الرحمٰن قادری بدایونی)

marfat.com

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

تیرے دربار کے جبریل درباں یارسول اللہ

تیری سرکار کے خادم ہیں رضواں یارسول اللہ

مصائب دُور ہوں سب مشکلیں آسان ہوں فوراً

پکارے تم کو جب کوئی مسلماں یارسول اللہ

نہ بھُولے ہو نہ بھُولو گے قیامت تک غلاموں کو

نہ کیوں ہوں اہلِ سنّت تم پہ قرباں یارسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو

مری بھی مشکلیں ہوجائیں آساں یارسول اللہ

مکان ولامکاں، حور وملک، عرش وفلک کُرسی

تمہارے ہی لیے یہ سب ساماں یارسول اللہ

خدا کے بعد افضل جاننا تم کو دوعالم سے

یہی تو ہے ہمارا دین وایماں یارسول اللہ

براتی ساتھ ہوں دولہا کے جب میدانِ محشر میں

تو اس میں مَیں بنوں تیرا ثناخواں یارسول اللہ

جمیل قادری ی دوجہاں میں لاج رکھ لینا

طفیلِ حضرتِ احمد رضا خاں یارسول اللہ

(مولانا جمیل احمد قادری بریلوی علیہ الرحمۃ)

marfat.com

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

جہاں میں کون ہے حامی ہمارا یارسول اللہ
پکارا آپ کو جب بھی پکارا یارسول اللہ

ملے گا ہم کو جو کچھ بھی، ملے گا آپ کے در سے
سہارا آپ کا ہے بس سہارا یارسول اللہ

شب یلدا ہے، موجِ غم ہے، طوفانِ حوادث ہے
نظر آتا نہیں کوئی کنارہ یارسول اللہ

جھپکتی ہیں مری آنکھیں نہ مجھ کو نیند آتی ہے
ازل سے ہُوں میں مشتاقِ نظارہ یارسول اللہ

ابھی تقدیر کا ڈوبا ہوا تارا اُبھر آئے
اگر چشمِ کرم کا ہو اشارہ یارسول اللہ

اگر مجھ کو لحد میں آپ کا دیدار ہوجائے
تڑپ کر زندہ ہوجاؤں دوبارہ یارسول اللہ

وہ اپنے نام لیواؤں پہ کرتے ہیں شہاب احساں
مدد کو آگئے جس نے پکارا یارسول اللہ

(شہاب دہلوی)

marfat.com

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم

صدرِ بزم کثرت یارسول اللہ   رازدارِ وحدت یارسول اللہ
ہر جہاں کی رحمت یارسول اللہ   بہترین خلقت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

محو خوابِ غفلت یارسول اللہ   ہوگئی ہے امّت یارسول اللہ
سویا بخت ملّت یارسول اللہ   کیجئے عنایت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

صاحبِ ہدایت یارسول اللہ   چھایا ابر ظلمت یارسول اللہ
بھٹکی ساری خلقت یارسول اللہ   کیجئے قیادت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

درپئے شرارت یارسول اللہ   کفر کی جماعت یارسول اللہ
ناتواں ہے اُمّت یارسول اللہ   کیجئے حمایت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

مالکِ شفاعت یارسول اللہ   بیکسوں کی طاقت یارسول اللہ
میزبانِ اُمّت یارسول اللہ   ایک جامِ شربت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

آپ کی اطاعت یارسول اللہ   وہ خدا کی اطاعت یارسول اللہ
حس کو بصرت یارسول اللہ   دیکھو شان قربت یارسول اللہ
نعرۂ رِسالت یارسول اللہ

marfat.com

دید کے ہوں طالب خدا سے موسیٰ ان سے لن ترانی کہدے رب تمہارا
پر تمہارے رب سے تم کو میرے مولیٰ ہے پیام وصلت یارسول اللہ

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

کرنا تھا خدا کو ہم پر آشکارا آخری نبی ہے اس کو سب سے پیارا
کوئی بھی نبی ہو پچھلی اُمتوں کا تم کو سب پہ سبقت یارسول اللہ

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

تم ہو نُورِ یزداں شمع بزم مکاں تم ہو وجہ ہر شے دہر کی رگ جاں
تم سے کوہ وصحرا تم سے یہ گلستاں تم بقاءِ خلقت یارسول اللہ

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

دہر ہی ہے کیا شے تم سے جو نہاں ہے تم پرحال اختر بالیقین عیاں ہے
بس میری خموشی ہے مری زبان ہے کیا کروں شکایت یارسول اللہ

نعرۂ رسالت یارسول اللہ

(مولانا اختر رضا خاں بریلوی)

marfat.com

سیدنا محمد صلی الله علیه واله واصحابه وبارك وسلم

نگاہ مرحمت چشم عنایت یارسول اللہ
پریشاں حال ہیں ہم اہلِ سنّت یارسول اللہ

اٹھا رکھا ہے سر ہر سمت پھر تخریب کاروں نے
بظاہرین کے ہمدردانِ ملت یارسول اللہ

وُہ جو ہیں صاحبانِ جُبّہ ودستار کہلاتے
بباطن آپ سے جن کو عداوت یارسول اللہ

وہ چہرہ جن کا مومن کا مگر دل ہے ابوجہلی
ہے اُجلا جن کا تن، گندی ہے سیرت یارسول اللہ

زبان پر نعرۂ توحید دل ایمان سے خالی
ہے کلمہ لب پہ اور دل میں کدورت یارسول اللہ

وہ جو ہیں آپ کی تعظیم اور تکریم کے منکر
وہ گستاخان دربارِ رسالت یارسول اللہ

یہ رہزن راہ بر بنکر نکل آئے ہیں میداں میں
کریں، کس، طرح ہم اپنی حفاظت یارسول اللہ

مقابل دشمنانِ دین کے جو مردِ میداں تھے
وہ ہیں شیر نیستانِ سیاست یارسول اللہ

سجا تھا جن کے تن پر جامۂ الفقر ماضی میں
ہے اب زر کی تگ ودَوان کی خلعت یارسول اللہ

کسی کو صِرف ہے درکار خوشنودی امیروں کی
کِسی کو صرف کرسی کی ضرورت یارسول اللہ

انہی میں سے نئے فیشن کے کچھ مفتی معاذ اللہ
مسائل میں بھی کر بیٹھے ہیں جدت یارسول اللہ

ہمارے رہبران دین وملت کی یہ حالت ہے
کہیں ہم کس سے اپنے دل کی حالت یارسول اللہ

تُلے ہیں دشمنان دیں ادھر تخریب کاری پر
مکدّر ہے فضائے دین وسنّت یارسول اللہ

دَرِ والا پہ اختر استغاثہ لے کے آیا ہے
حبیب حق شہنشاہِ رسالت یارسول اللہ

مدینے سے اٹھے پھر ابرِ رحمت یارسول اللہ
کرم ہو پھر بشکلِ اعلیٰ حضرت یارسول اللہ

(اختر الحامدی الرضوی)

marfat.com

مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸۵۶ء تا ۱۹۲۱ء

واہ کیا جودوکرم ہے شہ بطحا تیرا نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
آسمان خواں زمیں خواں زمانہ مہمان صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

مولانا سید ارشاد علی صاحب اور مولانا سید محمد شاہ صاحب ناطق اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر تھے عرض کی حضرت ایسی نعت پاک نظر سے نہیں گزری جس میں چار زبانیں عربی، فارسی، اردو اور ہندی ہوں چنانچہ آپ نے فی البدیہہ یہ نعت کہی:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
البحر علا والموج طغےٰ من بیکس وطوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا
یا شمس نظرت الیٰ لیلی چو طیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا
انا فی عطش وسخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

marfat.com

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا لمعۂ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا
تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا
بڑھ چلی تیری ضیاء اندھیر عالم سے گھٹا کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا
تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا تیرے صدقہ سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ جس سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا
کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا
اللہ اللہ یہ علو خاص عبدیت رضا بندہ ملنے کو قریبِ حضرت قادر گیا
ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد غیروں کی طرف دھیان گیا میرے مولا میرے آقا تیرے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اورتم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

marfat.com

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا ملک خادمان سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر خدائے محمد ﷺ برائے محمد ﷺ
محمد ﷺ برائے جناب الٰہی جناب الٰہی برائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زبان پر محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم۔ اژدھائے غضب تھا گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گذریئے کہ ہے رب سلم صدائے محمد ﷺ
فرش سے فلک تک فلک سے عرش تک بنائے دو عالم برائے محمد ﷺ
لرزتا ہے کہسار خوف خدا سے جو آیات پڑھ کر سنائے محمد ﷺ

ایک محفل نعت میں علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مندرجہ بالا نعت شریف سننے کے بعد یہ دو اشعار فی البدیہہ اسی محفل میں پڑھے

تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشہ تو دیکھو کہ آتش دوزخ لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

(حوالہ نوادرات اقبال ص ۲۵ مطبوعہ سرسید بکڈپو علیگڑھ)

marfat.com

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول لب پھول دہن پھول زمن پھول بدن پھول
واللہ جو مل جائے ترے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

ہے کلام الٰہی میں شمس الضحیٰ ترے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن وادا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے روح امین
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخی طبع رضا کی قسم

marfat.com

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

قصر دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا جلوہ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نور مہر میں مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوق ہے خودی دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی گرنے لگی صبا کہ یوں

باغ میں شکر وصل تھا ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکہ آئے
لا اُسے پیش جلوہ زمزمہ رضا کہ یوں

حجازی ﷺ

حجاز والا

marfat.com

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

واللہ کیا جہنم اب بھی سرد نہ ہوگا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مُسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھادیئے ہیں

رہ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رُو محرم نہیں
مصطفےٰ ہیں مسند ارشاد ہر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے مااوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبل سدرۃ تک انکی بُو سے بھی حرم نہیں

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ
بیش کثرت کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں

پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امّی کس کے منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرا ربک الاکرم نہیں

اوس مہر حشر پر پڑجائے پیا سو تو سہی
اس گل خنداں کا رونا گریہ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم کی باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا وہ نہ ہوں عالم نہیں

سایہ دیوار وخاک در ہو یارب اور رضا
خواہش دیہیم قیصر شوق تخت جم نہیں

انکو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں
صاحب کوثر کے ہمسر صاحب زم زم نہیں

marfat.com

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کہ یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
ہے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروح مدح اہل دوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

marfat.com

رُخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبداللہ اور عالم امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق حق کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگین رضا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

marfat.com

(مکتوبات معصومیہ ص ۲۴۷ طبقہ جدیدہ حسین حلمی بن سعید استانبولی..........استنبول ترکی)

علم ممکن را در جنب علم واجب تعالیٰ چہ مقدار است، قدرت او را با قدرت او تعالیٰ کدام اعتبار و علیٰ ھذا القیاس سائر الصفات پس با اعتبار ایں مشابہت صوری و مناسبت اسمی بر سبیل تجور وتشبیہ میتواں گفت ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ، اینجا لطیفہ ایست دقیق، لفظ علیٰ صورتہ گویا ایمائے ست بآنکہ ایں مشارکت و مناسبت در صورت و در اسم نہ در حقیقت چہ ایں کمالات و اوصاف کہ در ممکن است در جنب صفات، کمالات واجبی باعتبار اختلاف آثار گویا حقیقت دیگر دارند و ماہیت مختلف شرکتے نیست مگر در نام و صورت

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو
آب زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے ابر رحمت کا یہاں زور سے برسنا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا یاں سیاہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
اولین خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں آفریں بیت نبی ﷺ کا بھی تجلا دیکھو
زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو
جمعہ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لیے مجرمو آؤ یہاں عید دو شنبہ دیکھو
رقص بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

marfat.com

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا — نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل — اور رَسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو — نمکین حسن والا ہمارا نبی ﷺ
جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل — ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ
ملک کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ
لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے — ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ
سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے — ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی ﷺ
جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے — نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی ﷺ
سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیے — اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی ﷺ
جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد — ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

marfat.com

یاالٰہی رحم فرما مصطفٰے کے واسطے　　یارسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر مشکل کشا کے واسطے　　کربلائیں رد شہید کربلا کے واسطے

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ ﷺ کی　　دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی
قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے　　جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ ﷺ کی
لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا　　بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا　　ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی
سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک　　اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ ﷺ کی
ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے　　پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ ﷺ کی
اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور　　نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی
اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور　　تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ ﷺ کی

حَکِیمٌ ﷺ
حِکمت والا

عَادِلٌ ﷺ
انصاف کرنے والا

marfat.com

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

توزندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ترا کھائیں اور تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

marfat.com

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے ان کے خدا بچائے جلال باری عتاب میں ہے

انھیں کی بو مایہ سمن ہے انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں انھیں کی رنگت گلاب میں ہے

سیاہ لباسان دار دنیاو سبز پوشان عرش اعلےٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لبہائے نازک انکے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر ونکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

marfat.com

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پلِ صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر
مومنو اتمامِ حجت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

marfat.com

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے
ماہ مدینہ اپنی تجلی عطا کرے
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
من زار تربتی وجبت لہٗ شفاعتی
ان پر دُرود جن سے نوید اِن بُشر کی ہے
اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ بھی ہے انھیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انھیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
مولیٰ علی نے واردی تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُن پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تُونے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

marfat.com

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے
مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے
نور الہ کیا ہے محبت حبیب کی
جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے
ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
آ کچھ سنادے عشق کے بولوں میں اے رضا
مشتاق طبع لذت سوز جگر کی ہے
ما وشما تو کیا کہ خلیل جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے
قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے
ان پر کتاب اتری بیاناً لکل شیء
تفصیل جس میں ماعبر وماغبر کی ہے

marfat.com

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

ستر ہزا صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

عاصی بھی چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر وشر کی ہے

کعبہ دلہن ہے تربت اطہر نئی دلہن
یہ اشک آفتاب وہ غیرت قمر کی ہے

ما و شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو

marfat.com

کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج

یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

جنت نہ دیں نہ دیں تری رویت ہو خیر سے

اس گل کے آگے کس تو ہوس برگ و بر کی ہے

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے

نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن

جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اوّل و آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ مجد

نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیاں سماں تھا یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَن تَرانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

marfat.com

خِرد سے کہدو کہ سر جھکالے گماں سے گزرے گزرنے والے

پڑے ہیں یاں خود جہت کولالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

محیط ومرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل

کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر

اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی کی طرف گئے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے

ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیے تھے

نبی رحمت شفیع اُمت رضا پہ لِلّٰہ ہو عنایت

اسے بھی خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

رؤفٌ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت پیار کرنے والا

رحیمٌ صلی اللہ علیہ وسلم

بہت مہربانی فرمانے والا

marfat.com

صبحِ طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا — مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا — بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا
ان کے قصرِ قدر سے خلد ایک کمرہ نور کا — سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا
عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا — یہ مثمن بُرج وہ مشکوئے اعلیٰ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا — بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا — نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے سملہ نور کا — دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا — سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا — لو، سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا
شمعِ دِل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا — تیری صورت کے لیے آیا ہے سُورہ نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا — مَنْ رَاٰنِی کیا یہ آئینہ دکھایا نور کا
ناریوں کا دَور تھا دل جل رہا تھا نور کا — تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا — نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا — ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا
یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا — بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک — حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

marfat.com

صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھیعص اُن کا ہے چہرہ نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

ناصِرُ

مدد دینے والا

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول رب العلمین

الصلوۃ والسلام علیک یا احمد

marfat.com

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

خوش رہے گل سے عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

marfat.com

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوُں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

marfat.com

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گُل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہِ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود
یادگاری اُمت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن!
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

جس آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کو ہمت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبےٰ سید الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بیکس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام

جان نثارانِ بدر و اُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقیں سید المتقیں
چشم وگوش وزارت پہ لاکھوں سلام

ترجمان نبی ہمزبان نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

درمنثور قرآں کی سِلک بہی
زَوج دو نور عِفت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

مرتضٰی شیر حق اشجع الاشجعیں

ساقیِ شیروشربت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف

چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقٰی والنقٰی

جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب

تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا

بندۂ ننگِ خِلقت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں

شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور

بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے

چنین وچناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے

ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم

وجود عدم حدوث وقدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

کلیم ونجی مسیح وصفی خلیل ورضی رسول ونبی

عتیق و وصی غنی وعلی ثنا کی زباں تمہارے لیے

اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل

حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک

زمین وفلک سماک سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکاں

یہ ہر تن وجاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لیے

ظہور نہاں قیام جہاں رکوع مہاں سجود شہاں

نیازیں یہاں نمازیں وہاں یہ کس لیے ہاں تمہارے لیے

یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر

یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

marfat.com

یہ فیض دیے وہ جود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحاب کرم روانہ کیے کہ آب نعم زمانہ پیے
جو رکھتے تھے ہم وہ چاک سیے یہ ستر بداں تمہارے لیے

نہ جن و بشر کہ آٹھوں پہر ملائکہ در پہ بستہ کمر
نہ جبہہ و سر کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لیے

نہ روح امیں نہ عرش بریں نہ لوح مبیں کوئی بھی کہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

جناں میں چمن چمن میں سمن سمن میں پھبن پھبن مین دلہن
سزائے محن پہ ایسے منن یہ امن واماں تمہارے لیے

یہ طور کجا سپہر تو کیا کہ عرشِ عُلا بھی دُور رہا
جہت سے ورا وصال ملا یہ رفعت شاں تمہارے لیے

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

marfat.com

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے — اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہ خدا — وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

گِلہ نہیں ہے مُرید رشید شیطاں سے — کہ اس کے وسعت علمی کا لاغ لے کے چلے

مگر خدا پہ جو دھبہ دروغ کا تھوپا — یہ کس لعیں کی غلامی کا داغ لے کے چلے

وقوع کذب کے معنی دُرست اور قدوس — ہیئے کی پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے

جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے — کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے — بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے — تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

پھر اُسی آن کے بعد اُن کو حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ ان کا — جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے

اوروں کی روح کتنی ہی لطیف — اُن کے اجسام کی کب ثانی ہے

پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی — روح ہے پاک ہے نورانی ہے

اس کی ازواج جائز ہے نکاح — اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے

یہ ہیں حیِ ابدی ان کو رضا — صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

marfat.com

مثنوی رَدِ امثالیہ

مولوی معدن راز نہفت رحمۃ اللہ علیہ خوش بگفت
کارِ پاکاں را قیاس از خودمگیر گرچہ مانند در نوشتن شیر وشیر
مصطفےٰ نور جناب امرکن آفتاب برج علم من لدن
معدن اسرار علام الغیوب برزخ بحرین امکاں و وجوب
بادشاہ عرشیان و فرشیان جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں
راحت دل قامت زیبائے او ہر دوعالم والہ و شیدائے او
مصطفےٰ مہریست تاباں بالیقین منتشر نورش بہ طبقات زمین
در دو عالم نیست مثل آں شاہ را درفضیلتہائے در قرب خدا
ماسوی اللہ نیست مثلش از یکے برتراست ازدی خدا مہتدے
رازہا برقلب شاں مستور نیست لیک افشا کردنش دستور نیست
دست احمد عین دست ذوالجلال آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگریزہ می زند دستِ جناب مارمیت از رمیت آید خطاب
وصف اہل بیعت آمد اے رشید فوق ایدہم یداللہ المجید

marfat.com

اے خدا اے مہرباں مولائے من　　اے انیس خلوت شبہائے من

اے کریم کارساز بے نیاز　　دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے کہ نامت راحت جان دوعالم　　اے کہ فضل تو کفیل مشکلم

ماخطا آریم تو بخشش کنی　　نعرہ انی غفورا می زنی

ہیچ می آید زدست عاجزاں　　جز دعائے نیم شب اے مستعان

چوں فتاد از روزن دل آفتاب　　ختم شد واللہ اعلم بالصواب

جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے تلخیصات کے طوالت کا سبب یہ ہے۔

فن شعری شہریار اپنی جگہ　　نعت کہنے کو احمد رضا چاہیے

صلی اللہ علیہ وسلم

نور

روشن

marfat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ (گولڑہ شریف)

(المتوفی ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء)

اج سک متراں دی ودھیری اے
کیوں جندڑی اُداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں
اَلصُّبحُ بَدَا مِنۡ طَلۡعَتِہٖ
وَاللَّیۡلُ دَجٰی مِنۡ وَفۡرَتِہٖ
فَسکَرۡتُ ھُنَا مِنۡ نَظۡرَتِہٖ
نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں
مکھ چند بدر شعشانی اے
متھے چمکے لاٹ نورانی ہے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیاں ہیں مدھ بھریاں
دو ابرو قوس مثال دسن
جس تھیں نوک مژہ دے تیر چھٹن
لباس سرخ اکھاں کہ لعل یمن
چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

marfat.com

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان توں شاناں سب بنیاں
ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دِسے اس مورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
دسے راہ صورت بے صورت دا
توبہ راہ کی عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سوجھت دا
کوئی وِرلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شالا پیش نظر
رہے وقت نزع تے روزحشر
وچ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گزر
سب کھوٹیاں تھیسن تدکھریاں
یُعْطِیکَ رَبُّکَ داس تساں
فَتَرْضٰی تھیں پوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ صحیح پڑھیاں

marfat.com

لاہو مُکھ تھیں مطظ بُردیمن

من بھانوری جھلک دکھاوَ سجن

اوہا مٹھیاں گالیں الاوَ مٹھن

جو حمرا وادی سن کریاں

حجرے تھیں مسجد آوَ ڈھولن

نوری جھات دے کارن سارے سکن

دو جگ اکھیاں راہ دافرش کرن

سب انس وملک حوراں پریاں

اینہاں سِکدیاں تے کرلاندیاں تے

لکھ واری صدقے جاندیاں تے

اینہاں بردیاں مفت وکاندیاں تے

شالا آون وت بھی اوہ گھڑیاں

سُبْحَانَ اللهِ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں

marfat.com

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرنا مرنا ہر کوئی آکھے تے میں وی آکھاں مرنا
جس مرنے وچ رب راضی ہووے اس مرنے تو کی ڈرنا

ایک دفعہ حضرت سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے آپ اس وقت نماز عصر کے لیے وضو فرمارہے تھے سید فضل شاہ صاحب نے فرمایا کہ یا حضرت ایک مصرع ذہن میں ہے دوسرا سمجھ نہیں آرہا تو آپ نے پہلا مصرع سننے کے بعد فی البدیہہ دوسرا مصرع کہہ دیا

ہیر نوں جدھ رانجھا ملیا ویکھ کے پچھوں تانی کیوں
پچھلی عمراں نوں پچھتاوے رانجھے باجھ دہانی کیوں

الصلوۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ

marfat.com

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

واہ کریم اُمت دا والی مہر شفاعت کردا!
جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سر کردا
اوہ محبوب حبیب ربا ناں حامی روزحشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سرے تے دھردا
جے لکھ واریں عطر گلابوں دھوییے نت زباناں
نام انہاں دے لائق ناہیں کی قلمے دا کاناں
نعت انہاں دی لائق پاکی کداساں ناداناں
میں پلیت ندی وچہ وڑیاں پاک کرے تن جاناں
نال اشارت ٹکڑے کیتا جس نے چن اسمانی
سک روڑاں تھیں جس پڑھایا کلمہ ذکر زبانی
معجزیوں اس بہت ودھائی تھوڑی سی مہمانی
لشکر تسا سبھ رجایا ہکسے کاسے پانی!
صدر نشین دیوان حشر دا افسر وچہ اماماں
کل نبی محتاج انہاندے نفراں وانگ غلاماں
دنیاں تے جد ظاہر ہویا گُھریا دین دماماں
کوہ قافاں نے سیس نمایا کوٹ کفار تماماں
تخت چبارے شاہی کنبے ڈھٹے کفر منارے
چھیک دتے قرآں اودھے نے اگلے دفتر سارے

marfat.com

سبھو نورادے دے نوروں اس دا نور حضوروں

اس نوں تخت عرش دا ملیا موسیٰ نوں کوہ طوروں

لولاک لما خلقت الکون آیا شان انہاندے

جن انسان غلام فرشتے دوئے جہان انہاندے

نور محمد روشن آہا آدم جدوں نہ ہویا!

اول آخر دوئے پاسے اوہو مل کھلویا

پاک جمال اوہدے نوں سکدے روح نبیاں سندے

حوراں بلک انہاندی خاطر خدمت کارن بندے

ولی جہاں دی اُمت سندے نبیاں نال برابر

امت اسی دی نبیاں لوڑن مرسل ہور اکابر

حسن بازار اوہدے سے[100] یوسف بردے ہووکاندے

ذوالقرنین سلیمان جیہے خدمت گار کہاندے

عیسیٰ خال انہاندے در دی گھن تیمم کردا

تاہئیں وست مبارک اس دا شافی ہر ضرر دا

خال غلامی اس دی والا لایا پاک خلیلے!

جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسماعیلے

موسیٰ خضر نقیب انہاندے اگے بھجن راہی

اوہ سلطان محمد ﷺ والی مرسل ہور سپاہی

دہ۱۰اسی۳۰ سد جہاں نوں ہویا نیڑے آء پیارا

نعت انہاں دی کی کجھ لکھے شاعر اوگنہارا

marfat.com

حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے زاہد ظاہر بیں، زقرب چہ پُرسی　　او درمن من دراُو چوں بوئے بگلاب اندر

سر دیں صدق مقال و اکل حلال　　خلوت و جلوت تماشائے جلال

اثر یہ تیرے اعجاز مسیحائی کا ہے اکبر　　الہ آباد سے لنگڑا چلا لاہور تک آیا

اکبرالہ آبادی سول جج تھے ایک دفعہ اپنے ایک Colleague جو عیسائی تھا بعد دوپہران کے کمرے میں ملاقات کے لیے گئے تین بجنے میں کچھ منٹ باقی تھے اس وقت دفاتر میں Pendulam والے کلاک ہوتے تھے گھنٹوں کی سوئی تین پر تھی منٹوں کی سوئی جب بارہ پر آئی تو اس نے ایک دفعہ ٹن کی آواز نکالی اور فوراً بند ہوگئی حالانکہ اس گھری پر تین مرتبہ (ٹن، ٹن، ٹن) کی آواز آنا تھی اس پر اکبر الہ آبادی نے عیسائی جج سے مخاطب ہوکر فی البدیہہ یہ شعر پڑھا۔

تھی تین پر سوئی میری ہیبت سے بجا ایک　　تثلیث کے قائل نے مجھ سے کہا خدا ایک

نہایت قابلیت سے ثابت کیا مجھے مردہ　　مناسب مجھ کو رونا ہے کہ یارب داد دینا ہے

marfat.com

جو ہوا ہوا کرم سے تیرے   جو بھی ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

الحمد للہ رب العالمین

در یاد تو اے دوست کر چناں مدہوشم
صد تیغ گر بزن سر نخروشم
آہے کہ زنم بیاد تو وقت سحر
گر ہر دوجہاں دہند واللہ نفروشم

(خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ)

عید میلاد النبی ہے کیا سہانا نور ہے
آگیا وہ نور وال جس کا سارا نور ہے

محمد "بشر" ولیس البشری
ہو "یاقوت" والناس الحجری

(شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے

marfat.com

سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ حسن وجمال مبیں تیرا، سبحان اللہ سبحان اللہ
بے مثل ہے تیری شان اعلیٰ، سبحان اللہ سبحان اللہ
کونین کی دولت کے مالک، معراج کے دولہا بنتے ہیں
لولاک کا سر پہ تاج دھرا، سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ شمس وقمر، یہ شجر و حجر، یہ درو گہر، یہ جن وبشر
مظہر ہیں ترے اے سیدنا، سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ چاند ستارے اور سورج، تیری ہی ضیاء سے منور ہیں
ذروں میں عیاں ہے نور ترا، سبحان اللہ سبحان اللہ
جھکتے ہیں ترے در انور پر، مغرور معظم شاہوں کے سر
ہے کعبہ کا کعبہ در تیرا، سبحان اللہ سبحان اللہ
یہ عظمت شوکت شان اتم، قربان جلالت شاہ امم
یہ کثرت کوثر قرب خدا، سبحان اللہ سبحان اللہ
رحمت کی نظر اک ہوجائے، اس خستہ جگر عرفاں پہ شہا
ہیں آپ سراپا جودوسخا، سبحان اللہ سبحان اللہ

marfat.com

مرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی

حق جلوہ گرز طرز بیان محمد ﷺ است

آرے کلام حق بزبان محمد ﷺ است

آئینہ دار پرتو مہر است ماہتاب

شان حق آشکار از شان محمد ﷺ است

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذر شتم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ است

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

منکر ونکیر کرنے لگے معذرت جب نام لیا ان کا صاحب مزار نے

دلو رام نام سے تخلص کیا خاکسی اس خاکسار نے

محمد عربی ﷺ کا بروئے ہر دو سرا است

کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراوست

marfat.com

جناب اکبر الہ آبادی معاصر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

وہاں قالوابلیٰ یہاں بت پرستی
ذرا سوچو کہا کیا تھا کیا کیا
جی کے مرنے میں ہے کیا ناز کی بات
مر کے جینا ہے امتیاز کی بات

عبث طول امل یہ ہے چناں ہوگا چنیں ہوگا
نہیں ہے دور وہ ساعت کہ تو زیر زمیں ہوگا

کہا منصور نے خدا ہوں میں
ڈارون بولے بوزنہ ہوں میں

ہنس کے کہنے لگے میرے اک دوست
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

رہ عرفاں میں حسِ حظ والم نامناسب ہے
پسند طبع اکبر ہے نہ خوش رہنا نہ غم کرنا

فلسفی کو بحث کے اندر خدا نہیں ملتا
ڈور کو سلجھا رہا ہے سرا ملتا نہیں

مال گاڑی پہ بھروسہ ہے جنہیں اے اکبر
ان کو کیا غم ہے گناہوں کی گرانباری کا

marfat.com

جناب اکبرالہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

معاصر حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

دونوں عالم ہیں نور علی نور کیوں
کیسی رونق فزا آج کی رات ہے
یہ مسرت ہے کس کی ملاقات کی
عید کا دن ہوا آج کی رات ہے

وہ حبیب خدا، سیدالمرسلین
خاتم الانبیاء شاہ دنیا و دیں
بزم قوسین میں ہوں گے مسند نشین
جشن معراج کا آج کی رات ہے

باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی
ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے

marfat.com

جذب حسن طلب ہر قدم ساتھ ہے
دائیں بائیں ۔ فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے
شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

کون جاتا ہے؟ سلطان دنیا و دیں! کس طرف؟
عرش پر ذات حق کے قریں
لینے آئے ہیں یہ کون؟ روح الامیں
کب ہے وصل خدا؟ آج کی رات ہے

عطر رحمت فرشتے چھڑکتے چلے
جس کی خوشبو سے رستے مہکتے چلے
چاند تارے جلو میں چمکتے چلے
زیرپا آج کی رات ہے

تجھ سے بندہ مرا گر کوئی پھر گیا
طبقہ نار دوزخ میں وہ گرگیا
اور جو ایمان لایا وہی تر گیا
یہ مرا مدعا آج کی رات ہے

marfat.com

اور نبیوں کا یہ مرتبہ نہیں
عرش عالم پہ کوئی ٹھہرا ہی نہیں
ایسا مرتبہ کسی کو ملا ہی نہیں
جیسا رتبہ ترا آج کی رات ہے

آمد آمد کی جنت میں دھومیں مچیں
حوریں تعظیم کے واسطے جھک گئیں
بلبلیں پھول کی ڈالیاں لے چلیں
ہر طرف مرحبا آج کی رات ہے

نزع میں قبر میں حشر میں اے خدا!
سختی و تنگی و پرسش جرم کا
خوف اکبر کو رہتا ہے بے انتہا
فضل کرنا، دعا آج کی رات ہے

marfat.com

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اے ظہورِ تو شباب زندگی
جلوہ ات تعبیرِ خواب زندگی

اے کہ تیرا ظہور زندگی کا شباب ہے ۔اور تیرا جلوہ خوابِ حیات کی تعبیر

اے زمین از بارگاہت ارجمند
آسماں از بوسہ بامت بلند

اے کہ زمیں کا پایہ تیری بارگاہ ہونے کی نسبت سے بلند ہے اور آسمان تیرے بام کو بوسہ دینے سے سرفراز ہے

شش جہت روشن زتاب روئے تو
ترک وتاجیک وعرب ہندوے تو

تیرے چہرہ کی آب وتاب سے شش جہات روشن ہیں، ترک تاجیک عرب تیرے غلام ہیں

ازتو بالا پایہ این کائنات
فقر تو سرمایہ ایں کائنات

تیری بدولت کائنات کا پایہ بلند ہے اور تیرا فقر کائنات کا ساز وسامان ہے

marfat.com

تادم تو آتشے از گل کشود
تو وہ ہائے خاک را آدم نمود
جب سے تیرے نفس سے مٹی میں آگ شعلہ زن ہوئی تو مٹی کے تودوں کو انسان بنا دیا

در جہاں شمع حیات افروختی
بندگان راخواجگی آموختی
تو نے دنیا میں شمع حیات روشن کردی اور بندوں کو آقائی کا سبق سکھا دیا

بے توازنابود مند یہا خجل
پیکران این سرائے آب وگل
تیرے بغیر اس دنیائے آب وگل کے پیکر بے بُود ہونے سے شرمندہ ہیں

ذرہ دامن گیر مہرو ماہ شد
یعنی از نیروے خویش آگاہ شد
معمولی سا ذرہ تیری بدولت سورج اور چاند کا دامن گیر ہوا یعنی اپنی قوت پنہانی سے باخبر ہو گیا۔

تا مرا افتاد بررویت نظر
از اب وام گشتہ محبوب تر
جب سے میری نظر تیرے چہرے پر پڑی مجھے تو ماں باپ سے بھی زیادہ محبوب ہو گیا

marfat.com

عشق درمن آتشے افروخت است
فرصتش بادا کہ جانم سوخت است

عشق نے میرے اندر آگ بھڑ کا دی زہے یہ عشق جس نے میری جان کو پھونک ڈالا

موسیٰ زہوش رفت بیک جلوۂ صفات
تو عین ذات می نگری دو تبسمی

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کے ایک صفاتی جلوے کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے مگر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کا یہ مرتبہ ہے کہ عین ذات کو دیکھ رہے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں

حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اپنی رہائش گاہ اقبال روڈ پر اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر ایک روشن ضمیر بزرگ آئے ہوئے ہیں ان سے ملاقات کے لیے جانا ہے مئی کا مہینہ تھا دوپہر کی گرمی کی وجہ سے رات تک جانے کا پروگرام ملتوی ہوا رات پھر نہ جا سکے علی الصبح وہ بزرگ حضرت علامہ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے آپ نے پوچھنا ہے تو امت کی زبوں حالی کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا:

گفت رومی ہر بنائے کہنہ کہ باداں کنند
تو ندانی اول آں بنیاد را ویراں کنند

marfat.com

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم
زیں جہت با یک دگر پیوستہ ایم

ہم نے اپنے دلوں کو محبوب حجازی (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سے وابستہ کرلیا ہے۔اس وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ قریب تر ہو گئے ہیں۔

رشتۂ ما یک تولایش بس است
چشم ما را کیف صہبایش بس است

ہمارے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کا تعلق ہی کافی ہے۔ہماری آنکھوں کی جلا کے لیے آپ کے حُسن لازوال کا نشہ ہی کافی ہے۔

مستی او تا بخوان ما دوید
کہنہ را آتش زد و نو آفرید

آپ کے حُسن بے کراں کی مستی ہماری خون کی رگوں میں سرایت کرگئی ہے۔آپ کے خداداد کرشمہ نے فرسودہ باتوں کو خاکستر کر کے نئی روح پیدا کردی ہے۔

عشق او سرمایۂ جمعیت است
ہمچو خوں اندر عروق ملت است

آپ کا عشق دلوں کے سکون کا بہترین سرمایہ ہے اور آپ کا عشق مانندِ خون تمام ملت اسلامیہ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔

marfat.com

عشق درجان ونسب درپیکر است

رشتہ عشق از نسب محکم تراست

چونکہ عشق کا تعلق جان سے اور نسب کا تعلق وجود سے ہے۔ بایں سبب عشق کا رشتہ محبت نسب سے مضبوط تر ہے۔

عشق ورزی ازنسب باید گذشت

ہم زایران وعرب باید گشت

لہذا عشق سے وابستہ ہو اور نسب کے بندھوں سے گزر جا۔ ایران وعرب کے خیال کو بھی دل سے نکال دے۔

امت اومثل اونور حق است

مستی ماازوجودش مشتق است

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت بھی آپ کی طرح نور حق سے مزین ہے۔ اور ہمارا وجود بھی آپ ہی سے مشتق ہے۔

نورِ حق راکس نجوید زادوبود

خلعت حق راچہ حاجت تاروپود

نور حق کو کوئی شخص کسی خاص مقام سے تخصیص نہیں کرسکتا۔ بعینہ حق تعالیٰ کے انعام کے لیے بھی کسی تانے اور بانے کی ضرورت نہیں۔

marfat.com

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باخدادر پردہ گویم باتو گویم آشکار
یارسول اللہ! او پنہان وتو پیدا من

خدائے تعالیٰ سے پردے کے ساتھ اور آپ سے ظاہری طور کہتا ہوں۔ کیونکہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی ذات پوشیدہ ہے اور آپ ہمارے روبرو ہیں۔

بخشش وانمودم زندگی را
کیشودم نکتہ فرداودی را

آپ کی بدولت صحیح معنوں میں ہم کو زندگی نصیب ہوئی۔ آپ کی ہی بدولت، ہم گزشتہ اور آئندہ آنے والے حالات سے واقف ہوئے۔

تواں اسرارِ جاں رافاش ترگفت
بدہ نطق عرب ایں اعجمی را

جان کے اسرار کو فاش تر بیان کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اس عجمی کو عرب زبان عطا فرمادیں۔

درونِ ما بجز دُودِ نفس نیست
بجز دستِ تو مرا دسترس نیست

ہمارے سینے میں حیرانیوں اور پریشانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایسی حالت میں آپ کے دست کرم کے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔

دگرافسانۂ غم با کہ گویم
کہ اندر سینہ ہا غیراز تو کس نیست

marfat.com

میں اپنے غموں کا قصہ کسے سناؤں۔ کیونکہ میرے خلوت خانہ دل میں آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔

جہاں از عشق و عشق از سینۂ تست
سرورش از مئے دیرینۂ تُست

تمام جہان عشق سے اور عشق آپ کے سینہ مبارک سے تعلق رکھتا ہے اور اس عشق کا لطف کرم خداوندی ہے جو آپ کے ساتھ مختص ہے۔

جز این چیزے نمید انم زجبریل
کہ او یک جوہر از آئینہ تُست!

سوائے اس کے جبریل علیہ السلام کے متعلق کچھ بیان نہیں کرسکتا کہ وہ آپ کے آئینہ کمالات کے ادنیٰ مظہر ہیں۔

بکوئے تو گداز یک نوابس
مرااین ابتدا، این انتہا است

آپ کے کوچے میں پہنچ کر ایک گداز میرے لیے زادِراہ کافی ہے۔ میرے لیے یہی ابتداء اور یہی انتہاء ہے۔

خراب جرات آں رند پاکم
خدارا گفت را مصطفیٰ بس

میں اس بہادر رند پاک (مرددرویش) کا غلام ہوں جس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حصول کے لیے مجھ کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کافی ہیں۔

بیا اے ہم نفس باہم بنالیم
من و تو کشتہ شان جمالیم

اے میرے دوست آ ہم دونوں مل کر گریہ وزاری کریں کیونکہ ہم اور تم دونوں

marfat.com

اُسی کے شانِ جمال کے شیدائی ہیں۔

دو حرفے برمراد دل بگویم

بپائے خواجہ چشماں رابمالیم

اور صرف سلامتی ایمان اور محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی باتیں کریں اور حضور خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں آنکھوں کو ملیں۔

دم نزع دیکھا دلآرام کو

عید ہوئی ذوق ولے شام کو

تو دانائے ما کان وما یکون ہے

مگر بے خبر بے خبر جانتے ہیں

مسلمان آں فقیر کج کلا ہے

امید از سینہ او سوز و آہ ہے

دلش نالا چرا نالا نداند

نگاہے! یارسول • اللہ نگاہے!

اگر کوئی شعیب آجائے میسر

شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

marfat.com

ترا دردِ یکے در سینہ پیچد
جہان رنگ و بو را آفریدی
دمیکہ پیکر خوب تو آفرید خدا
گہے سوئے تو گہے سوئے خویش دید خدا

(فانک باعیننا............القرآن الکریم)

بحضور رحمۃ اللعالمین ﷺ

از تو بالا پایہ ایں کائنات — فقر تو سرمایہ ایں کائنات
اے بصیری را ردا بخشندہ — بربط سلما مرا بخشندہ
گردلم آئینہ بے جوہر است — دربحرفم غیر قراں مضمر است
روز محشر خوار ورسوا کن مرا — بے نصیب از بوسہ پا کن مرا
ہست شاہ رحمت گیتی نواز — آرزو دارم کہ میرم درحجاز
کو کسیم را دیدہ بیدار بخش — مرقدے در سایہ دیوار بخش
ہو اگر خود نگر وخود گرد خود گیر خودی — یہ بھی ممکن ہے کہ تو موت سے بھی مر نہ سکے

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی — نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

دہقان وکشت وباغ وخیابان فروختند — قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

marfat.com

خوشا وہ دور تھا کہ دیدار عام تھا اس کا　　خوشا وہ وقت تھا کہ یثرب مقام اس کا

عقل را کشف صاحب اسرار کرد　　عشق را رش تیغ جوہر دار کرد

ادب گاہیست زیر زمین از عرش نازک تر　　نفس گم کردہ می آئند جنید و بایزید ایں جا

ستیزہ کار رہا ہے ازل تا امروز　　چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے دس منٹ پہلے یہ قطعہ کہا جوان کی زندگی کا ترجمان ہے، اور پھر اپنی آخری لاثانی رباعی ارشاد فرمائی۔

سرور رفتہ باز آید کہ ناید
نسیمے از حجاز آید کہ ناید
سر آمد روز گارے ایں فقیرے
دگر دانا راز آید کہ ناید

زمن بر صوفی وملا سلامے پیامے از خدا گفتند را
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت خدا و جبرئیل و مصطفیٰ را

marfat.com

علامہ اقبال بامقصد زندگی کی روشن مثال

حضرت علامہ نے شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا قول نقل کیا ہے کہ ''محمد عربی ﷺ فلک پر تشریف لے گئے اور پھر لوٹ بھی آئے۔ خدا کی قسم میں جاتا تو ہرگز واپس نہ آتا''

اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت علامہ فرماتے ہیں:

شعور ولایت اور شعور نبوت کا فرق واضح ہے صوفی نہیں چاہتا کہ واردات اتحاد میں اسے جو لذت اور سکون حاصل ہے اسے چھوڑ کر واپس آئے۔ برعکس اس کے نبی کی باز آمد تخلیقی ہوتی ہے Creative/Innovative وہ اس واردات سے واپس آتا ہے تو اس لیے کہ زمانے کی رَو میں داخل ہو جائے اور پھر ان قوتوں کے غلبہ و تصرف سے جو عالم تاریخ کی صورت گر ہیں مقاصد کی ایک نئی دنیا پیدا کرے۔ صوفی کے لیے لذت اتحاد ہی آخری چیز ہے لیکن انبیاء کے لیے اپنی ذات کے اندر نفسیاتی قوتوں کی بیداری جو دنیا کو زیر و زبر کر سکتی ہیں اور جن سے کام لیا جائے تو جہاں انسان دگر گوں ہو جاتا ہے۔

پس از من شعر من خوانند و دریابند و میگوبند　　جہانے را دگرگوں کرد یک مردے خود آگاہے

عبدہ صورت گر تقدیر ہا　　اندر او ویرانہا تعمیر ہا

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل　　یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدا مست　　یہ مذہب ملا نباتات و جمادات

جوش کردار سے مردان خدا کی تکبیر　　صف جنگاہ میں بنتی ہے خدا کی آواز

marfat.com

طور موجے از غبار خانہ اش　　کعبہ را بیت الحرم کاشانہ اش

مغز قرآں روح ایماں جان دیں　　ہست حب رحمۃ اللعالمین ﷺ

معنی حرفم کنی تحقیق اگر　　بنگری بہ دیدہ صدیق اگر

قوت قلب وجگر گرد نبی ﷺ　　از خدا محبوب تر گرد نبی ﷺ

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ　　غالب کار آفریں کارکشا کارساز
خاکی ونوری نہاد بندہ مولا صفات　　ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

کلام زندگی دیدار ذات است　　طریقش سُتن از بند جہات است

چناں باذات حق خلوت گزینی　　ترا اوبیند او را تو بینی

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

وہ زمین ہے تو مگر اے خوابگاہ مصطفےٰ　　دید۔ کعبے کو ہے تیری حج اکبر کے سوا

marfat.com

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۱۸۷۷ء تا ۱۹۳۸ء)

آیہ کائنات کا معنی دیر یاب تو   نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ وبو
لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب   گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب وخاک میں تیرے ظہور سے فروغ   ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود   فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق ترا اگر نہ میری نماز کا امام   میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پاگئے   عقل غیاب وجستجو عشق حضور واضطراب

مغز قرآں روح ایماں جان دیں   ہست حب رحمۃ اللعالمین

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو   تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

وہی اصل مکاں و لامکاں ہے   مکاں کیا شے ہے انداز بیاں ہے
خضر کیونکر بتائے کیا بتائے   اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم   اک سازش ہے دین ومروت کے خلاف
تقدیریں اس کی محکومی ومظلومی ہے   قوم جو نہ کرسکی اپنی خودی سے انصاف
فطرت افراد سے اغماز بھی کرلیتی ہے   کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

marfat.com

نسخہ کونین را دیباچہ اوست جملہ عالم بندگاں خواجہ اوست

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کے لیے خدا کا رسول بس

تُو غنی از ہر دو عالم من فقیر روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
گر حسابم را تُو بینی ناگزیر ازنگاہ مصطفٰے پنہاں بگیر

جب یہ رباعی مولوی ابراہیم سب جج گوجرانوالہ نے محمد رمضان انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خاں کے رُو برو پڑھی تو وہ سنتے ہی اچانک گر پڑے چوٹ کھائی اور بے ہوش ہو گئے انہوں نے بذریعہ خط علامہ مرحوم سے التجا کی کہ یہ رباعی انہیں بخش دی جائے تا کہ مرنے کے بعد یہ رباعی ان کے ماتھے پر لکھ کر انہیں دفن کیا جائے۔ علامہ مرحوم نے یہ رباعی عطا کر دی اور ایک رباعی کہی: جو ارمغان حجاز میں موجود ہیں۔

بہ پایاں چورسد ایں عالم پیر شود بے پردہ ہر پوشیدہ تقدیر
مکن رسوا حضور خواجہ ما را حساب من زچشم اونہاں گیر

مَن عَرفہ نفسہ فقد عرفہ ربہٗ (الحدیث)

اسرار خودی/ رموز بے خودی اس کے ترجمان ہیں

ایاز قدر خویش راشناش

marfat.com

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے بتا تری رضا کیا ہے

موت ہر شاہ و گدا کے خواب کی تعبیر ہے آں ستم گر کا ستم انصاف کی تصویر ہے

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو روسیاہی

علامہ مرحوم نے یہ شعر نومبر ۱۸۹۰ء میں ایک مشاعرہ میں پڑھا:

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

علامہ مرحوم نے جب ان کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث ہو گئے تھے تو آپ نے خواجہ حسن نظامی جو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے خواہرزادہ ہیں کو کچھ اشعار لکھ کے بھیجے اور عرض کی یہ شعر تحریر کر کے مزار کے دروازے پر لگا دیا جائے:

ہند کا داتا ہے تو تیرا بڑا دربار ہے
کچھ ملے مجھ کو بھی اس دربار گوہر بار سے

علامہ مرحوم نے ستمبر ۱۹۰۵ء جب وہ بذریعہ بحری جہاز عازم یورپ تھے جب ان کا جہاز عدن کی بندرگاہ کے قریب پہنچا تو فرمایا:

اللہ رے خاک پاک مدینہ کی آبرو
خورشید بھی گیا تو ادھر سر کے بل گیا

marfat.com

یورپی تصور وطنیت کے خلاف ردعمل کے طور فرمایا:

دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکان نہیں ہے
کھرا جس تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرکم عیار ہوگا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا نا پایدار ہوگا

علامہ مرحوم نے فکری انحطاط دور کرنے کے لیے فرمایا:

رنگ ہو یا خشت وسنگ چنگ ہو یا حرف وصوت
معجزہ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

فن Technology کے متعلق فرمایا:

نقش ہیں سب نا تمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ
اس عالم ایجاد میں ہے جو صاحب ایجاد
مسکینی و محکومی و نا اُمیدی جاوید
جس کا تصور ہو وہ اسلام کر ایجاد

وسائل کے باوجود سائنسی اور تکنیکی ترقی سے صدیوں کی غفلت کے سب مسلمانان عالم پر ظلم ہو رہا ہے:

marfat.com

خدا آں ملتے را سروری داد
کہ تقدیرش بدست خویش بنوشت

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدا مست یہ مذہب ملا و نباتات و جمادات

جوش کردار سے مردان خدا کی تکبیر
صف جنگاہ میں بنتی ہے خدا کی آواز

خانقاہے جست و ازخیبر رمید راہبی ورزید وسلطانی ندید
نقش حق داری جہاں نخچیرے تست ہم عناں تقدیر با تدبیر تست
زندگانی تاکجا بے ذوق سیر تاکجا تقدیر تو در دست غیر
شبنمی! افتندگی تقدیر تست قلزمی! پایندگی تقدیر تست
معنی تقدیر کم . فہمیدہٗ نے خودی را نے خدا را دیدہٗ
ہر کجا بینی جہان رنگ و بو آں کہ از خاکش بروید آرزو
یار نور مصطفےٰ او رابہا است یا ہنوز اندر تلاش مصطفےٰ است
از تو پرسم گرچہ پرسیدن خطا است سراں جوہر کہ نامش مصطفےٰ است
عبدہٗ زفہم تو بالا تر است زانکہ اوہم آدم وہم جوہر است
عبدہٗ صورت گر تقدیرہا اندر او ویرانہا تعمیرہا

marfat.com

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر   ما سراپا او منتظر
عبدہٗ دہر است ودہر از عبدہٗ است   ماہم رنگیم او بے رنگ وبو است
عبدہٗ با ابتدا بے انتہا است   عبدہٗ را صبح وشام ما کجا است
کس ز سر عبدہٗ آگاہ نیست   عبدہٗ بجز سیر الااللہ نیست
لاالہ تیغ و دم اُو عبدہٗ   فاش تر خواہی بگو ہو عبدہٗ
عبدہٗ چند وچگون کائنات   عبدہٗ راز دردنِ کائنات
مقامش عبدہٗ آمد و لیکن   جہان شوق را پروردگار است

وَلَہٗ الجوار المنشت فی البحر کالاعلام O فبای الآء ربکما تکذبن O (سورۃ الرحمٰن)

اوراسی کی ہیں وہ چلنے والی کشتیاں/ جہاز کہ سمندر میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ
تم اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مالکم لاترجون للہ وقارا (سورۃ نوح)
تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے

What aileth you that you do not ask for
dignity? ----- Pick thae

علامہ مرحوم ہمارے دور کے عظیم مفکر اور اسلامی تعلیمات کے بہترین شارح مانے جاتے ہیں وہ جدید اور قدیم علوم پر گہری نظر رکھتے تھے اور عصر حاضر کے منفرد مجتہد تھے اپنے آباء کی کتابوں کو جو یورپ کی لائبریریوں میں علم وہنر کے موتی قرار دیا:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ   تو دل ہوتا ہے سیپارہ

marfat.com

خطبات اقبال میں فرمایا: ''کسی قوم کا سیاسی وجود جو اس کی اقتصادی پسماندگی کا کوئی حل تجویز نہ کر سکے بے سود ہے۔''

امریکی مجموعی قومی پیداوار سالانہ (8000) آٹھ ہزار ارب امریکی ڈالر ہے اس کے برعکس تمام اسلامی ممالک (تقریباً) چھپن کی مجموعی قومی پیداوار (1200) بارہ سو امریکی ڈالر ہے۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار (60) ساٹھ ارب ڈالر ہے۔ چھپن سے زیادہ آزاد مسلمان ممالک کے تیل اور گیس کے ذخائر کا ہتھیار بھی ہماری قسمت نہ بدل سکا۔ ان چھپن اسلامی ممالک کی سالانہ مجموعی پیداوار دنیا کی کل پیداوار کا پانچ فیصد ہے۔

حضرت علامہ مرحوم نے ایک خط میں اکبر الہ آبادی کو لکھا ''یہاں لاہور میں ضروریات اسلامی سے ایک متنفس بھی آگاہ نہیں صوفیا کی دوکانیں ہیں وہاں سیرت اسلامی کی متاع نہیں بکتی''
(روزنامہ نوائے وقت لاہور 21-4-1999)

عبث ہے شکن تقدیر یزداں تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں
ہے یہی بہتر الہیات میں الجھا رہے یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے
مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں اسے

یہ بات ابلیس نے اپنی مجلس شوریٰ میں اپنے مشیروں سے کہی تا کہ منزل کی نشاندہی اس پر پوشیدہ رہے۔

آہ اس راز سے واقف نہ مُلا نہ فقیہہ وحدت افکار کی بے وحدت کردار ہے خام
قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

marfat.com

ہوائیں ان کی فضائیں ان کی سمندر ان کے جہاز ان کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکہ بھنور ہے تقدیر کا بہانہ!

کاد الفقر ان یکون کفرا

افغانستان میں طالبان کے دور حکومت میں عیسائی N.G.O نے بے شمار افغانیوں کو عیسائی بنالیا یہ صرف افغان کی غربت کی وجہ سے ہوا طالبان حکومت کے خاتمہ کے بعد ان مشنریوں کو رہائی ملی۔ تیس لاکھ سے زائد افغان مہاجرین کی کفالت میں زیادہ تر حصہ عیسائی اور غیر مسلم ممالک کرتے ہیں۔ موجودہ افغان حکومت بھی ان کو افغانستان میں آباد کرنے کے قابل نہیں۔ Food Aid کے تحت جو خورد ونوش کا سامان بھیجتے ہیں اس خوراک کا از روئے شریعت طیب ہونا ہی مشکوک ہے۔ غیر مذبوح جانوروں کا گوشت (Guillotinized) ان میں شامل ہوتا ہے۔ فاعتبروا یا اولوا الابصار

والسماء بنینھا باید وانا لموسعون O سورہ والذٰریت

تکمیل آدم کا سفر علامہ مرحوم نے فرمایا:

سبق ملا ہے معراج مصطفےٰ سے مجھے　　کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں
یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید!　　کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

چھپن اسلامی ممالک میں سے ایک کے پاس بھی ایک بحری جہاز جس پر ہوائی جہاز اتر سکیں نہیں Air Craft Carrier ایک تحقیق کے مطابق تین کھرب ڈالر انہوں نے امریکہ میں جمع کر رکھے ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کا یہ عالم کہ F-16 جیسے اعلیٰ قسم کے ہوائی جہاز بنا کر ان کو سونے کے بھاؤ بیچتا ہے یہ مبالغہ آرائی نہیں اگر اوزان سے جانچا جائے تو یہ بالکل حقیقت ہے اک ہم ہیں کہ سونا ہی کو سب سے اونچی اور قیمتی دھات مان کر آگے بڑھنے کی

marfat.com

نہیں سوچتے۔

وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا — جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں

ہر کہ خود را صاحب امروز کرد — گردِ او گرد، سپہر گرد گرد

اگر قبول کرے دین مصطفےٰ انگریز — سیاہ روز مسلمان رہیگا پھر بھی غلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان ہے کہ ''قرض غلامی'' ہے۔

جس میں ہم پاکستانی جکڑے ہوئے۔ غلاموں کی نعرہ بازی فہم سے بالاتر ہے۔ صرف آزاد شخص ہی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر تدبیر منزل کا حقدار ہے۔ غلام ہرگز نہیں!

آنچہ از خاک تو است اے مرد حر — آں فروش و آں بپوش و آں بخور

پس چہ باید کرد اے مردِ حُر!

جناب رسالتماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صفاتی اسماء میں سے ایک اسم گرامی ''مقتصد'' ہے جو کتابت کی غلطی یا علمائے کرام کی جدید علوم سے عدم واقفیت کی وجہ سے ''متصدق'' لکھا گیا حتیٰ کہ تاج کمپنی لاہور کے مطبوعات میں بھی متصدق لکھا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے اس کے معنیٰ ''میانہ رو'' لکھے ہیں جو مقتصد کے معنیٰ ہیں کہ متصدق کے جس کے معنی ''تصدیق کرنے والا'' ہیں۔ مندرجہ ذیل پانچ حوالے مقتصد کے اسم گرامی کے لیے ہیں:

1 الریاض الانیقہ فی اسماء النبی الخلیقہ ...... علامہ سیوطی الشافی علیہ الرحمۃ

2 مواہب لدنیہ

3 زرقانی

4 سیرت شامیہ (سبل الھدیٰ والارشاد ص 518 جلد اول)

5 دلائل الخیرات

قاموس العصری مطبوعہ بیروت میں ''مقتصد'' کے معنی ہیں:

marfat.com

اقتصاد ضد تفریط...... Economy

سیرۃ الرسول جلد ہشتم میں پروفیسر طاہر القادری نے "جنگ بدر کا پس منظر"

۲ھ کی اہم مہمات، غزوۂ ابوا...... حضور رسالتماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے جانثار صحابہ کو لیکر قریش کی اقتصادی ناکہ بندی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تجارتی قافلہ کا سراغ نہ مل سکا آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

غزوۂ بواط قریش پر اقتصادی دباؤ بڑھانے کے لیے اُن کے تعاقب میں مدینہ منورہ سے پچاس میل کے فاصلہ پر مقام بواط تک گئے لیکن قافلہ نہ مل سکا آپ واپس تشریف لے آئے۔

غزوۂ بدر اولیٰ کرز بن جابر مدینہ کی چراگاہ سے کچھ مویشی ہانک کر لے گیا۔ حضور ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

غزوۂ ذی العشیرہ دشمن کی اقتصادی ناکہ بندی باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت جاری تھی۔ حضور ﷺ ان کے تجارتی قافلے کو روکنے کے لیے ذی العشیرہ تک گئے لیکن قافلے کا نام ونشان نہ ملنے پر مسلمانوں کو واپس آنا پڑا۔

مؤرخین کی اکثریت نے ابن الحضرمی کے قتل اور تجارتی قافلے پر مسلمانوں کے متوقع حملے کی افواہ کو سلسلہ غزوات کا اصل سبب قرار دیا ہے اس میں شک نہیں ابن الحضرمی کے قتل نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور تجارتی قافلے کے بارے میں غلط پروپیگنڈے نے کفار کے جنگی جنون کو ہوا دی۔ جس تجارتی قافلے کو بچانے کے لیے مشرکین لاؤلشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے اس تجارتی قافلے سے ہونے والے نفع کا حصہ جنگ پر صرف ہونا تھا یہ بات مکہ کے رؤسا پہلے ہی طے کر چکے تھے۔ گویا اقتصادیات اور معاشیات کا غزوات میں اہم کردار ہے۔ آج کل گلوبل ولیج / مارکیٹ اکانومی میں سائنسی ترقی اور اقتصادیات لازم وملزوم ہیں جدید اور موثر حربی سازو

marfat.com

سامان خریدنے کے لیے اربوں ڈالر کی ضرورت ہوتی ہے یہ کہاں سے دستیاب ہونگے ؟......؟
صرف اقتصادی منصوبہ بندی کے ذریعے جنہیں کچھ کم علم دانشوروں نے دنیاوی مسائل کو نظرانداز کررکھا ہے اور قوموں کی مسابقت میں صدیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ حضرت رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کی خلاف ورزی ہے۔

در دین ما جنگ وشکوہ　　در دین عیسیٰ غار وکوہ　　(رومی)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ یوسف کو احسن القصص فرمایا جس میں اسباب معیشت کی چودہ سالہ منصوبہ بندی کا ذکر ہے غلہ کی کاشت برداشت سٹوریج ڈسٹری بیوشن اور مارکیٹنگ شامل ہیں انہیں دنیاوی معاملات کو نظرانداز کرنا یا انکی اہمیت کم کرنا صحیح فہم اسلام نہیں۔
ہر جگہ اور ہر وقت اقتصادی مشکلات کا رونا ہے مگر منصوبہ بندی برائے نام اور وہ بھی کرپشن کا شکار۔
14=7+7 سال منصوبہ بندی ہمارے ہاں ایک سال کی گندم کا ذخیرہ رکھنے کی گنجائش نہیں۔
جنگ بدر کے بعد ستر مشرکین قیدیوں کے مدینہ شریف میں قید کے دوران حضور رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ پیشکش کہ اگر ان میں سے ایک قیدی انصار مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کفار مکہ کو دینی علوم کی ابجد سے بھی ناواقف تھے انہوں نے دینی علوم سے بچوں کو کیا آراستہ کرنا تھا۔ آجکل کے علماء جو دینی اور دنیوی علوم میں تفریق پیدا کرتے ہیں یہ مناسب نہیں اور قوم کی صحیح رہنمائی نہیں۔
حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا یہ ارشاد "اطلبوا العلم ولوکان فی الصین" "علم حاصل کرو اگر چین میں ہو۔ گذشتہ چودہ صدیوں میں چین میں ایک بھی دینی درسگاہ قائم نہیں ہوئی چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کی صداقت کا تقاضا ہر طرح کے سائنسی اور تکنیکی علوم ہیں۔ (Scientific knowledge and Technology)
علامہ مرحوم نے "من شے صدیق را دیدم بخواب" میں ان کے کمالات کے جو لکھا اس

marfat.com

میں ایک یہ شعر ہے۔

آن امن الناس برمولائے ما　　آن کلیم اول سینائے ما

"امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر.........ابوبکر نے اپنا سب سے زیادہ وقت اور میری رضامندی کے لیے اپنا مال خرچ کر کے مجھ پر مہربانی کی"

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیہ بن خلف سے کثیر رقم سے خرید کر آزاد کر دیا جس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اس کی خریداری اور آزادی پر فرمایا اس سودے میں ہمیں بھی شامل کر لو جس پر انہوں نے عرض کیا۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو　　کردش آزاد پیش روئے تو

(مثنوی روم)

اسی طرح غزوہ تبوک گھر کا تمام سامان مال ومتاع پیش کر کے اسلام کی خدمت میں سبقت حاصل کی جناب رسالتمآب ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ "ماخلفت لعیالک" عرض کی "اللہ تعالیٰ ورسولہٗ" ۔ یہ واقعات اقتصادیات ومعاشیات کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔

سنت خیر الانام ص 63 پر پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری بھیرہ "انگریز کی غلامی کے دور میں عبادات ومعاملات کی تشریعی اور قانونی تفاوت کا نظریہ پیش کیا۔ نماز روزہ کو عبادت کہا اور مسلمانوں کو آزادی دیدی اپنے عدل وانصاف رواداری اور اقتصادی منصوبہ بندی کے قصیدے پڑھوائے اور زندگی کی باقی ضروریات متعلقہ اقتصادیات کو دین سے جدا کر دیا۔ اس طرح دو سو سال کی غلامی میں یہ خیال پختہ ہو گیا کہ اسلام کی عبادت اور اسلام کی اقتصادی معاشرتی اور اخلاقی نظام میں بہت فرق ہے"

شرعۃ الاسلام کے مصنف سید علی زادہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ص 74) لکھتے ہیں:

marfat.com

''امیر المومنین پر فرض ہے کہ اپنی ملکیت میں کسی کو فقیر نہ رہنے دے اور قرضدار کا قرضہ باقی نہ رہے اور کسی کو کمزور و بے یار و مددگار نہ رہنے دے اور کسی مظلوم کو دادرسی سے محروم نہ رکھے اور نہ کسی ظالم کو ظلم کرنے دے اور ہر ننگے کو لباس مہیا کرے''۔ ان تمام امور کا تعلق منصوبہ بندی سے ہے۔

جستجو را محکم از تدبیر کن انفس و آفاق را تسخیر کن
چشم خود بکشا در اشیا نگر نشۂ زیر پردہ صہبا نگر

قرآن حکیم میں کائنات میں تدبر و تفکر کے بارے میں کئی سو آیات ہیں جب کہ حقوق اللہ کے بارے میں ان سے بمشکل ایک چوتھائی۔ کائناتی مطالعہ حصول علم کا تقاضا کرتا ہے۔

انسان کو فرشتوں پر عظمت علم کی دولت کی وجہ سے ملی۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ''مجھے دین کے بعد دولت سے بہتر اور کفر کے بعد افلاس سے بدتر کوئی چیز نظر نہ آئی''

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر نوائے وقت لاہور 12-2-1992

جو لوگ رمی (دور مار ہتھیا نہیں بناتے وہ مجھ سے نہیں)

رمی To throw, thing, hurl مشکوۃ شریف

خدا اندر قیاس ما نگنجد شناس آں را کہ گوید ما عرفناک

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

marfat.com

مہر و ماہ و انجم کا محاسب ہے قلندر ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر

ہوائیں ان کی فضائیں ان کی سمندر ان کے جہاز ان کے
گرہ بھنور کی کھلے تو کیونکر بھنور ہے تقدیر کا بہانا

درحضور رسالتمآب ﷺ

ایں ہم از لطف بے پایاں تست فکر ما پروردہ احسان تست

درعجم گردیدم وہم در عرب مصطفیٰ نایاب و ارزاں بولہب

خدا اندر قیاس ما نگنجد شناس آں را کہ گوید ما عرفناک
حقیقت را بہ رندے فاش کردند کہ ملا کم می شناسد رمز دیں را

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں

marfat.com

دہر میں اسم محمد (ﷺ) سے اجالا کر دے

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں دامن کہسار میں میدان میں ہے
بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے
چین کے شہر مراکش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

''بانگ درا'' (مطبوعہ لاہور) ''جواب شکوہ'' سے انتخاب

marfat.com

حضرت بیدم وارثی

ساقی کوثر پلاتا بادہ پر جوش ہے
تشنگان حشر دوڑو وقت نوشا نوش ہے

ان کے رخ سے پردہ اٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس کو کتنی بے خودی ہے کس کو کتنا ہوش ہے

کیا بتاؤں پوچھتے کیا ہو مجھے منکر نکیر
میں ہوں دیوانہ محمد کا مجھے کیا ہوش ہے

اے مدینے والے ساقی ہو ادھر بھی اک نظر
کتنی مدت سے پیاسا تیرا بادہ نوش ہے

نعت محبوب خدا کہنے میں بیدم میرا دل
ایک تلاطم خیز دریا ہے مگر خاموش ہے

marfat.com

بیدم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء)

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لے کے مرادل آئینگے مرجائینگے مٹ جائینگے
پہنچیں ہم تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قد دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا باب کرم ہے دیکھ یہی محراب حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دُنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

تاثیرِ صُحبت

گِلے خوشبوئے درحمام روزے
رسید ازدست محبوبے بدستم

ایک روز جب میں حمام میں گیا تو ایک خوشبودار مٹی ایک دوست کے ہاتھوں مجھ کو موصول ہوئی۔

بدو گفتم کہ مُشکی یا عبیری
کہ ازبوئے دل آویز تو مستم

میں نے متعجب ہوکراس مٹی سے کہا کہ کیا تو مُشک ہے یا عبیر ہے کہ تیری بے پناہ خوشبو سے میں مست ہوگیا۔

بگفتا من گلِ ناچیز بودم
ولیکن مُدّتے باگلِ نشستم

اُس مٹی نے زبانِ حال سے جواب دیا کہ نہ تو میں مُشک ہوں نہ عبیر ہوں میں تو ایک بے قیمت مٹی ہوں لیکن حُسنِ اتفاق سے مجھ کو گلاب کے پھول کے ساتھ مجالست نصیب ہوگئی۔

جمالِ ہمنشیں درمن اثر کرد
وگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اس دوست کے حُسن نے میرے اندر ایسا اثر پیدا کر دیا ہے۔ ورنہ میں تو وہی مٹی کی مٹی ہوں۔

کچھ راہ عمل بھی چل روایت ہی نہ کر احسان بھی مان شکایت ہی نہ کر
آیات کے کچھ نہ کچھ معانی بھی سمجھ قرآں کے لفظوں کی تلاوت ہی نہ کر

(سیدنا نصیر گیلانی)

marfat.com

عالی (میرزا جمیل الدین)

نہ چھُپ کے اور نہ کسی کو دکھانے آیا ہوں

میں ایک غریب بس اپنے ٹھکانے آیا ہوں

ابھی سے کر نہ سوال اے دل ہزار خیال

کہ میں ابھی فقط آنسو بہانے آیا ہوں

جو صبح وشام عجب مدوجزر لاتا ہے

اس اضطراب کا عالم دکھانے آیا ہوں

جو لمحہ لمحہ نئے وسوسے اٹھاتا ہے

اس انتشار سے دامن چھڑانے آیا ہوں

سنا سکا ہوں نہ اب تک خدا کے گھر میں بھی

یہاں تمام کہانی سُنانے آیا ہوں

میں اپنے دل کی سیاہی مٹا کے جاؤں

میں اپنے دل کی سیاہی مٹانے آیا ہوں

ملی تھی جن کے غلاموں کی بھی نہ پابوسی

یہ کیا ہوا کہ میں ان کے سرہانے آیا ہوں

marfat.com

میر تقی میر

(المتوفی ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

جرم کی کھو شرمگینی یارسول ﷺ اور خاطر کی حزینی یارسول ﷺ
کھینچوں ہوں نقصان دینی یارسول ﷺ تیری رحمت ہے یقینی یارسول ﷺ
رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

لطف تیرا عام ہے کر مرحمت ہے کرم سے تیرے چشم مکرمت
مجرم عاجز ہوں کرٹک تقویت تو ہے صاحب تجھ سے ہے یہ مسئلت
رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

نیک وبد تیرے ثنا خوانِ ہم لطف تیرا آرزو بخشِ اُمم
ملتفت ہو تُو تو کا ہے کا ہے غم تو رحیم اور مستحق رحم ہم
رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

روؤں ہوں شرم وگنہ سے زارزار بے عنایت کچھ نہیں اسلوبِ کار
دل کو جب ہوتا ہے آکر اضطرار زیرِ لب کہتا ہوں یہ میں باربار
رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

marfat.com

روسیاہی جرم سے ہے بیشتر روسفیدوں میں خجل مجھ کو نہ کر
ایک کیا آنکھیں ہیں میری ہی ادھر تجھ سے راجع بے بصر اہل نظر

رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

جب تلک تاثیر کا تھا کچھ گماں گہ قرآں خواں میر تھے گہہ سُبحہ خواں
وقت یکساں تو نہیں اے دوستاں اب یہی ہے ہر زماں وردِ زباں

رحمۃ للعالمینی یارسول ﷺ
ہم شفیع المذنبینی یارسول ﷺ

مُصطفیٰ ﷺ
چُنا ہوا

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

marfat.com

حضرت حاجی جان محمد قدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور زاں سبب آمدہ قرآں بہ زبان عربی
بر درِ فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز رومی وطوسی و ہندی یمنی و حلبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر اے قریشی لقبی ہاشمی ومطلبی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی
غریبم یارسول اللہ غریبم ندارم جز تو حبیبم بریں نازم تو ہستم امت تو گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

امی لقبی کہ عرش یکپایہ اوست احمد نامی کہ نقد جاں مایہ اوست
گویند کہ آں مظہر جاں سایہ نداشت دیں طرفہ کہ عالم در سایہ اوست
امی و نکتہ دانِ عالم بے سایہ و سائباں عالم

الصلوۃ والسلام علیک یا من شرفہ اللہ

marfat.com

خواجہ الطاف حسین حالی

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے　　امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے　　پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں　　اب اس کی مجالس میں نہ بتی ہے نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان　　بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے　　نسبت بڑی اچھی ہے اگر حال برا ہے
دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے　　اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ ونوا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر　　مدت سے اے دور زماں میٹ رہا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی　　ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم خدا ہے
کل دیکھیے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا　　اب تک تو ترے نام پہ اک اک فدا ہے
گر دین کو جوکھوں نہیں ذلت سے ہماری　　امت تیری ہر حال میں راضی برضا ہے

marfat.com

محمد علی ظہوری مرحوم

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے — اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے
منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے — جس وقت محمد کا دربار نظر آئے
بس یاد رہا تنا سینے سے لگی جالی — پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے
دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے — جب سامنے آنکھوں کے غم خوار نظر آئے
مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں — ہم نے جدھر دیکھا سرکار نظر آئے
چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جان مدینے میں — اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

جس کی دربار محمد میں رسائی ہوگی — اس کی قسمت پہ فدا ساری خدائی ہوگی
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی — یہ ہوا کوچہ سرکار سے آئی ہوگی

حُجّۃ ﷺ
دلیل

بُرھان ﷺ
حُجت

marfat.com

خواجہ حسن بریلوی

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں لیے ہوئے دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
کھلا درغنچہ دل صدقہ بار دامن کا امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہیں
تمہاری اک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے پڑے ہوئے تو سرراہ گزار ہم بھی ہیں
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
حسن ہے جس کی سخاوت کی دھوم عالم میں انہیں کے تم بھی اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

مولانا محمد علی جوہر

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں
ہر لحظہ تشفی ہر آن تسلی ہے ہر وقت ہے دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں تسنیم کے وعدے ہیں ہر روز یہی چرچے ہر روز یہی باتیں
معراج کی سی حاصل سجدوں میں کیفیت اک فاسق وفاجر میں اور ایسی کراماتیں
بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بُلا بھیجیں بھیجی ہیں درودوں کی ہم نے بھی سوغاتیں

marfat.com

سلام (حفیظ جالندھری)

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

سلام اے ظل رحمانی سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہوگیا پھر فضل ربانی

تری صورت تری سیرت تری عادت ترا نقشہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

ترا در ہو مرا سر ہو مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سے ہے مگر تمہید طولانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہوچکی اجزائے ہستی کی پریشانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچہ الفت
عقیدت کی جبیں تری مروت سے ہے نورانی

مُرتَضیٰ ﷺ
برگزیدہ

مُجتَبیٰ ﷺ
پسند کیا ہوا

marfat.com

خالد محمود نقشبندی

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو اک آسرا یہی ہے

عطا کیا مجھکو داد الفت کہاں تو یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

انہی کے در سے خدا ملا ہے انہی سے اس کا پتہ چلا ہے
وہ آئینہ جو خدا نما ہے جمال حسن حضور ہی ہے

بشیر کہیے نذیر کہیے انہیں سراج منیر کہیے
جو سر بسر ہے کلام ربی وہ میرے آقا کی بندگی ہے

یہی ہے خالد اساس رحمت یہی ہے خالد بنائے عظمت
نبی کا عرفان زندگی ہے نبی کا عرفاں بندگی ہے

marfat.com

بہادر شاہ ظفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اے سرور دو کون شہنشاہ ذوالکرم سرخیل مرسلین و شفاعت گر امم
تو تھا سر پر اوج رسالت پہ جلوہ گر آدم جہاں ہنوز بُدس پردہ عدم
واللیل ترے گیسوئے مشکیں کی ہے ثناء والشمس ہے ترے رخ پر نور کی قسم
تیری جناب پاک میں یہ ہے ظفر کی عرض صدقے کے اپنی آل کے اے شاہ محتشم
صیقل سے اپنے لطف وعنایت سے دور کر آئینہ ضمیر سے میرے غبار غم

رخ مصطفٰے ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہمارے نیرنگ خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

دن کو اسی سے روشنی شب کو اسی سے چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

صورت تیری معیار کمالات بنا کر
دانستہ مصور نے قلم توڑ دیا

گر خیریت دنیا و عقبٰی آرزو داری
بدر گاہش بیاد ہر چہ می خواہی تمنا کر
(شیخ محقق علیہ الرحمۃ)

marfat.com

کوثرالقادری

جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو بھی وہیں پر آ جس در پہ سب کی بگڑی بنتی ہے
اک تیری تقدیر بنانا ان کے لیے کچھ بات نہیں

جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

عشق شہ بطحا سے پہلے مفلس وخستہ حال تھا میں
نام محمد کے میں قربان اب وہ میرے حالات نہیں

ذکر نبی میں جو دن گذرے وہ دن سب سے بہتر ہے
ذکر نبی میں رات جو گذرے اس سے بہتر رات نہیں

غور تو کر سرکار کی تجھ پہ کتنی عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثناخواں یہ معمولی بات نہیں

marfat.com

مولانا ظفر علی خان مرحوم

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
گر ارض و سما کی محفل میں لولاک کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نہ بتلادیا چند اشاروں میں
بو بکر و عمر و عثمان و علی ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم مرتبہ ہے یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
وہ جنس نہیں ایماں جسے لے آئیں دوکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

marfat.com

محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نمازوں میں ہے السلام علیک نبی کے لے کے لفظ ایہا کا
سلام ونداۓ نبی گر خدا کی عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

احمد ندیم قاسمی

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیر اسکی دولت ہے فقط نقش پا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایا تیرے پیکر کا نہ تھا میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا
شرق اور غرب میں بکھرے ہوۓ گلزاروں کو نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا
اب بھی ظلمت فروشوں کو گلہ ہے تجھے سے رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو تیرا ہے کرم مجھ کو جھکنے نہیں دیتا سہارا تیرا
اک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین سے آ راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا

ان اولی الناس بی اکثر ھم علی صلوۃ

لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے

خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفٰے نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

marfat.com

سید سلیمان ندوی

عشق نبوی درد معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدہ دہر میں وہ شمع ہدیٰ ہے

پڑھتا ہے درود آپ ہی تجھ پر تیرا خالق
تصویر پہ خود اپنی مصور بھی فدا ہے

نور نبوی مقتبس(۱) از نور خدا ہے
بندہ کو شرف نسبت مولا سے ملا ہے

احمد سے پتہ ذات احد کا جو ملا ہے
مصنوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے

بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیرو احمد ہے وہ محبو خدا ہے

آمد تری اے ابر کرم رونق عالم
تیرے ہی لیے گلشن ہستی پہ بنا ہے

فرمان دو عالم تری توقیع(۲) سے نافذ
تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے

(۱) مقتبس — Origin

(۲) توقیع — Signing, Signature

marfat.com

امید ڈبائیوی (ارشاد احمد فاضلی)

جو راز خدا کا ہے وہی راز محمد ﷺ

اللہ کی آواز ہے آواز محمد ﷺ

ہر ایک نبی نے تو سہے ناز خدا کے

خالق نے اٹھائے ہیں مگر نازِ محمد ﷺ

اصنام نے دی شانِ رسالت کی گواہی

اے صل علیٰ دیکھئے اعجاز محمد ﷺ

کفار دباتے رہے جس حق کی صدا کو

گونجی ہے دو عالم میں وہ آوازِ محمد ﷺ

اک دل کا تو کیا ذکر ہے اے شوق فراواں

سو دل ہوں تو قربان بہ یک نازِ محمد ﷺ

دشمن کے لیے بھی اب لب لعلیں پہ دعائیں

دیتا ہے محبت کی صدا ساز محمد ﷺ

ایمان کی منزل سے رہ صدق وصفا سے

آتی ہے مجھے آج بھی آواز محمد ﷺ

اُمید کو دنیا نے ستایا ہے دہائی

اُس پر بھی کرم اے نگہٗ ناز محمد ﷺ

marfat.com

سرور جہاں آبادی، منشی درگا سہائے

(آنجہانی ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء)

دل بے تاب کو سینے سے لگالے آجا کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طول شب غم نے نکالے آجا خواب میں زُلف کو مکھڑے سے لگاے آجا
بے نقات آج تو اے گیسوؤں والے آجا

نہیں خورشید کو ملتا تیرے سائے کا پتہ کہ بنا نورازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ تیرے چاند سے مکھڑے کی ضیاء کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوب خدا
ہے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دل ہی دل میں مرے ارمان گھلے جاتے ہیں خاک پر گر کے دُرِ اشک رُلے جاتے ہیں
تیری رسوائی پہ کم بخت تلے جاتے ہیں ہوں سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا

رہائے واماندگی وسعت دامان صراط المدد المدد اے خضر بیابانِ صراط
ہر قدم پر نگۂ یاس ہے یارانِ صراط دیکھتے ہیں تجھے مڑ مڑ کے ضعیفان صراط
ڈگمگاتے ہیں قدم کون سنبھالے آجا

کان میں کچھ جو ادھر عذر نزاکت نے کہا مرحبا بڑھ کے ادھر شاہد وحدت نے کہا
آبلائیں تری لوں جوش محبت نے کہا پہنچا محبوب تو مشاطۂ قدرت نے کہا
خلوتِ راز میں اے ناز کے پالے آجا

marfat.com

شاد شر کشن پرشاد

(آنجہانی ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء)

کانِ عرب سے لعل نکل کر سر تاج بنا سرداروں کا

نام محمد اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا

باندھ کر سر پر سبز عمامہ کاندھے پر رکھ کر کالی کملی

ساری خدائی اپنی کرلی مختار بنا مختاروں کا

تیرا چرچا گھر گھر ہے جلوہ دل کے اندر ہے

ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا

روپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی

مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

بوبکر و عمر عثمان و علی تھے چار عناصر ملت کے

کثرت وحدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا

کسبِ تجلی کرتے تھے چاروں مہرِ نبوت سے

بخت رسا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا

بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانہ سے

شاد مقدر فضل خدا سے جاگا اب میخواروں کا

marfat.com

کوثری، دلورام

(آنجہانی ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۵ء)

عظیم الشان ہے شانِ محمد ﷺ خدا ہے مرتبہ دان محمد ﷺ
کتب خانے کیے منسوخ سارے کتاب حق ہے قرآن محمد ﷺ
نبی کے واسطے سب کچھ بنا ہے بڑی ہے قیمتی جان محمد ﷺ
شریعت اور طریقت اور حقیقت یہ تینوں ہیں کیزان محمد ﷺ
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں غلامانِ محمد ﷺ
نبی کا نطق ہے نطق الہی کلام حق ہے فرمان محمد ﷺ
خدا کا نور ہے نور پیمبر خدا کی شان ہے شان محمد ﷺ
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر یہی ہیں چار یارانِ محمد ﷺ
علی ان میں وصی مصطفےٰ ہے علی ہے رنگ بستان محمد ﷺ
علی و فاطمہ شبیر و شبر بسا ان سے گلستان محمد ﷺ
بتاؤں کوثری کی شغل اپنا میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمد ﷺ

میں ہندو ہوں مگر ایماں رکھتا ہوں محمد ﷺ پر کوئی انداز تو دیکھے میری کافر ادائی کا

(پنڈت پرکاش جوہر)

انسانیت محبت باہم تمیز عقل جو چیز بھی سب عنایت رسول ﷺ کی

(کنور مہندر سنگھ بیدی)

marfat.com

کیفی دہلوی، پنڈت برج موہن دتاتریہ

(آنجہانی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء)

ہو شوق نہ کیوں نعت رسول دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا
تھی بعثت محمود خداوند کو منظور
تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دعا کا
پہنچایا ہے کس اوج سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غار حرا کا
معراج ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے خلد بریں روضہ پُر نور کا خاکہ
دے علم ویقیں کو مرے رفعت شہِ عالم
نام اونچا ہے جس طرح مرا اور صفا کا
یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جس سے
بطحا سے ہوا جلوہ فگن نور خدا کا
ہے حامی وممدوح مرا شافع عالم
کیفی مجھے اب خوب ہے کیا روز جزا کا

marfat.com

اختر، ہری چند

(آنجہانی ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء)

کسی نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کسی نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں اُس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا
شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کردیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کردیا
کہہ دیا لَا تَقْنَطُوْا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محو تمنا کردیا
سات پردوں میں چھپا تھا حُسنِ کائنات
اب کسی نے اس عالم کو آشکارا کردیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کردیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کردیا

marfat.com

عرش ملیسانی، بالمکند

کہہ دل حال شاہِ رسالت مآب سے
ہو بے نیاز ذکر عذاب وثواب سے

دل کو اگر ہے چاند بنانے کی آرزو
کر اکتساب نور اسی آفتاب سے

ذکر نبی کروں گا تو کہہ دوں گا حشر میں
لایا ہوں ارمغاں یہ جہان خراب سے

سجدہ گزار ہو کے در مصطفٰے پہ تو
ہو ملتجی کرم کا خدا کی جناب سے

کہتی ہے خلق مجھ کو خراباتی نبی ﷺ
اچھا کوئی خطاب نہیں اس خطاب سے

کیف خیالِ شاہِ رسالت سے مست ہو
بڑھ کر کوئی شراب نہیں اس شراب سے

ہونا ہے عرش دولت دیں سے جو بہرہ وَر
تو بھی رجوع کر شہِ دیں کی جناب سے

marfat.com

آزاد، جگن ناتھ

سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین بن کر
پیام دوست بن کر صادق الوعدہ امیں بن کر
سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لیے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹے میں جس نے اک اُخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی
سلام اُس پر فقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
رہا زیرِ قدم جس کے شکوہ دفتر خاقانی
سلام اس پر جو ہے آسودہ زیرِ گنبد خضرا
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پہ ناصیہ فرسا
سلام اس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

marfat.com

بھگوان، رانا بھگوان داس

نبی مکرم بشہنشاہ عالی ﷺ

بہ اوصافِ ذاتی وشانِ کمالی

جمال دوعالم تیری ذات عالی

دوعالم کی رونق ترھی خوش جمالی

خداکا جو نائب ہوا ہے یہ انساں

یہ سب کچھ ہے تیری ستودہ خصالی

توفیاض عالم ہے دات کے اعظم

مبارک ترے در کا ہراک سوالی

نگاہ کرم ہو نواسوں کا صدقہ

ترے در پہ آیا ہوں بن کر سوالی

میں جلوے کا طالب ہوں اے جانِ عالم

دکھادے دکھادے وہ شانِ جمالی

تیرے آستانہ پہ میں جان دوں گا

نہ جاؤں نہ جاؤں نہ جاؤں گا خالی

تجھے واسطہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا

میری لاج رکھ لے دو عالم کے والی

نہ مایوس ہونا یہ کہتا ہے بھگوان

کہ جودِ محمد ﷺ ہے سب سے نرالی

marfat.com

فراق گورکھپوری

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں
معلوم ہے کچھ تم کو محمد ﷺ کا مقام
وہ اُمت اسلام میں محدود نہیں

دین کی ترویج و اشاعت میں لٹریچر کا اہم عمل

قارئین کرام

اس کتاب کی قیمت برائے تسلسل اشاعت رکھی گئی ہے اس لئے وقت ادائیگی محسوس نہ فرمائیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ اسلامی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے (ادارہ)

بیرون جات کے حضرات :
روپے (بذریعہ رجسٹرڈ پارسل) منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

marfat.com

92 Designs

نائن ٹو ڈیزائنز

ہمارے ہاں گرافک ڈیزائننگ، اُردو۔ انگلش۔ عربی کمپوزنگ، فوٹوگرافی، ایڈورٹائزنگ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مسودہ دیں۔ کتاب تیار لیں

نوٹ: پروف ریڈنگ کی سہولت بھی میسر ہے۔

محمد سلیم قادری جلالی
مارکیٹنگ ایگزیکٹو

علم دین سنٹر، 7-ماتھر سٹریٹ، لوئر مال، بالمقابل گامے شاہ، لاہور
فون: 7234917-7234930

marfat.com

باذوق قارئین کے لئے

بزمِ رضویہ لاہور